شعبدہ بازی
Umair Rana
urdukutabkhanapk.blogspot

فہرست مضامین

سرِ آغاز

انسان فطرتاً عجوبہ پسند واقع ہوا ہے ہر عجیب بات ہر عجیب فعل اور ہر غیر معمولی انداز پر لٹو ہو جاتا ہے اور جب اس عجوبہ پسندی پر توہمات کا ملمع چڑھ جائے تو پھر خدا ہی حافظ ہے بھوت پریت ڈائنیں، چڑیلیں، دیو اور پریاں جادو اور ٹونے، جنتر اور منتر انسان کے ذہن پر سوار ہو جاتے ہیں ہمارے ملک کی بیشتر آبادی ایسے انسانوں پر مشتمل ہے۔ جو ان توہمات اور شعبدہ بازیوں، بہروپیے، پیروں، نجومیوں جوتشیوں اور فریب کار انسانوں کی تعداد میں اضافہ کا موجب ہو رہی ہے

ہر روز اخباروں میں ایسے دھوکہ باز اور فریب کار انسانوں کے کرتوت شائع ہوتے رہتے ہیں لوگ انہیں پڑھتے ہیں اور بعد کو مشاہدات عینی کی نوبت بھی آتی ہے لیکن اپنے توہماتی تصور سے ذرا بھی نہیں سرکتے،

شعبدات اور جادو پران کا یقین اٹل ہے اور انہیں لاکھ سمجھائیں ان فریب کاروں کی حقیقت بیان کریں وہ ہرگز نہیں مانتے کیونکہ توہمات کا جن صدیوں سے ان کے سر پر سوار ہے اور تعویذ گنڈے والے بہروپیے انہیں آئے روز اچھے کسی نہ کسی حیرت انگیز کارنامے سے مبہوت بنائے رکھتے ہیں،

یوں تو ان توہمات اور شعبدات کا شکار ہر طبقہ کے انسان

ہیں لیکن دیہی آبادی پران جادو ٹونوں اور جنتر منتروں کا زیادہ دور دورہ ہوا کرتا ہے اور خصوصاً پہاڑی آبادی کے لوگ تو اس قدر توہمات میں اُلجھے ہوئے ہیں کہ وہ ہر تکلیف ہر بیماری کو جنوں اور بھوت پریوں کے سائے سے منسوب کرتے ہیں عموماً دیکھا گیا ہے کہ اگر وہاں کسی کو بخار چڑھ جائے تو بجائے بخار کا علاج کرنے کے ان عاملوں کی تلاش میں دوڑتے ہیں جو مریض کے پاس ڈھول بجا کر اور اوٹ پٹانگ منتر پڑھ کر جن بھوت کا سایہ دور کرتے ہیں جب وہ اپنے جہالت کدہ میں بیٹھ کر اپنا یہ عمل شروع کرتے ہیں تو ان کی حماقت آثار اور توہمات بہ وار زندگی پر فہم وخرد سپر سپٹ کر رہ جاتے ہیں اس جہالت نادانی اور توہمات پسند دنیا میں تو سرباز اور پُر فریب انسان خوب کھیل کھیلتے ہیں اور من مانی کارروائیاں کرتے ہیں مجھے یہاں بزرگوں سے سنا ہوا ایک واقعہ یاد آ گیا،

کہتے ہیں ایک فریب کار انسان کو جو کسی مسجد کا ملا تھا فریب کاری اور جذب زر کی جو سوجی تو اس نے ایک چھوٹی سی بجلی کی بیٹری اور سکرین کی ایک شیشی خرید لی اور سبز پیراہن زیب کرکے گھومتا پھرتا ایک پہاڑی علاقہ میں جا پہنچا اور چشمہ کے قریب ڈیرے ڈال دیئے اور قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گیا لوگوں نے جب ایک درویش صورت انسان کو دیکھا تو آمد و رفت شروع ہو گئی دودھ کے پیالے گھی کے پراٹھے اور شرینیاں ہر طرف سے حاضر ہونے لگیں اور کافی مرد عورتیں خدمت میں ہر وقت رہنے لگے

رات کے اندھیرے میں فقیر صاحب اللہ ہو کا نعرہ لگاتے تو کوڈی کے اندر سینے کے اوپر بیٹری رکھ کر دبا دیتے ایک دم شعلہ بلند ہوتا، اور غائب ہو جاتا لوگ چہ مے گوئیاں کرنے لگے کہ فقیر بڑا صاحب کرامت ہے جب اللہ ہو کا نعرہ لگاتے ہیں تو اس کے سینے سے نورانی شعلے نکلتے ہیں فقیر صاحب کا بہت چرچا ہوا اور سب ان کی کرامت کے دلدادہ ہو گئے ایک روز اس درویش کو بستی میں لے جایا گیا جب فقیر صاحب مجمع میں بیٹھے ایک پیالہ پانی لانے کی فرمائش کی، پانی پیش کیا گیا تو فقیر صاحب نے پیالہ ہاتھ میں لے کر باتیں شروع کر دیں۔ اور لوگوں کو باتوں میں الجھا کر اپنی انگلی جس پر سکرین لگی ہوئی تھی پیالے میں ڈال دی اور تھوڑی دیر کے بعد پانی کا ایک گھونٹ پی کر فرمانے لگے میں نے پانی مانگا تھا یہ شربت ہے لو چکھو اس آدمی نے جب پانی کا گھونٹ پیا تو حیران رہ گیا حاضرین بھی حیران ہوئے لیکن ان نادانوں کو کیا خبر تھی کہ اللہ کے نعرے اور پانی کے پیالے میں بیٹری اور سکرین کا شعبدہ کار تھا اسی طرح کے کئی شعبدہ باز اور فریب کار پیروں کے بھیس میں نادان لوگوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں عورتوں کے زیور اڑا لیتے ہیں۔

ان حالات کو دیکھ کر ہمیں ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ سادہ لوح انسانوں کو ان فریب کاریوں اور شعبدہ بازیوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ایسے پُر فریب انسانوں سے محفوظ رہیں البتہ وہ شعبدہ بازیاں یا مسمریزم کے کھیلوں سے تعلق رکھتی ہیں انہیں اگر بطور

تفریح طبع یا شعبدہ بازی کا کھیل سمجھ کر کیا جائے تو چنداں حرج نہیں ہے لیکن اگر ان شعبدوں سے دھوکہ دہی اور فریب کاری کی واردات عمل میں آئیں تو سوسائٹی میں یہ قابل برداشت نہیں ہو سکتے،

اس کتاب میں ہم ایسی تمام شعبدہ بازیوں کا ذکر کریں گے جنہیں ان دنوں بطور پیشہ کے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یا بعض فریب کار بہروپئے پیر اور دھوکہ باز فقیر سادہ لوح انسانوں کو دام فریب میں لانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ کئی جنوں بھوتوں کے عامل بن کر لوٹتے ہیں تو کئی سادھو سنیاسی بن کر عوام کی عقلوں کا شکار کر رہے ہیں اور ان کی گاڑھے پسینے کی کمائی ہتھیا رہے ہیں۔

ان فریب کاریوں کو طشت از بام کرنے سے ہماری مراد یہ ہے کہ عوام ان شعبدہ بازیوں کی اصلیت اور ماہیت سے واقف ہو کر ان فریب کاروں کے چنگل میں پھنسنے سے بچ جائیں اور عوام کو بھی سنبھل جانے کی تلقین کریں تاکہ ان شعبدوں کے رموز سے آگاہ ہو کر ان فریب دہی کے آلات کا خود بھی استعمال کرنا شروع کر دیں اور ایک نہ شد دو شد والا معاملہ ہو جائے۔

دوسرے ممالک میں بھی شعبدہ بازیوں کا رواج ہے اور ان تفریح کھیلوں سے پکیل پروفیسر ہزاروں روپے کماتے ہیں۔ لیکن ان کے ذریعے وہ کبھی ولی اللہ بن کر غریب گاڑھے پسینے کی کمائی پر ڈاکہ ڈال کر اسے نان شبینہ کا محتاج نہیں بنا دیتے،

ہمارے ہاں ان شعبدہ بازیوں نے کرامتوں کا درجہ اختیار کر لیا ہے اس لیے عوام دھوکے میں آکر گٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح پیروں کے گھر میں تو گھی کے چراغ جلتے ہیں، لیکن مریدوں یا صفایا ہو جاتا ہے ۔

گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی !

جادو اور جنتر منتر

لفظ جادو ایک ایسا ہمہ گیر لفظ ہے جس کی حدوں کے اندر تمام مکاریاں فریب سازیاں اور شعبدہ بازیاں جنم لیتی ہیں۔ اور پروان چڑھتی ہیں ہر دل و دماغ پر جادو گری کی روایات مسلط ہیں جسے دیکھو یہی کہتا ہے، میاں جادو برحق ہے لیکن کرنے والا کافر ہے جادو اور جادو گرنیوں کے من گھڑت اور عجیب و غریب قصے بیان کئے جاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ڈائنیں عورتیں لوگوں کے کلیجے جادو کے ذریعے نکال کر کھا جاتی ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جادو ایک کالا علم ہے اور اس کے اڑھائی حروف ہیں انہیں جو یاد کرلے اور اس پر عمل کو پورا کرنے سے وہ ہر کام جادو کے ذریعے کر سکتا ہے کوئی جادو بھتنوں کا قائل ہے تو کوئی دیوی دیوتاؤں اور پیروں کے منتر سدھ کرتا رہتا ہے لیکن درحقیقت نہ کوئی جادو ہے اور نہ جادوگر سب قصے

کہانیاں ہیں،

مسلمانوں کو بھی بدبختی سے جادو کے برحق ہونے کا یقین ہا ہے اور اکثر علماء قرآن مجید کی آیتوں اور بعض حدیثوں کے غلط معنی سمجھ کر یہ بات قرار دی کہ قرآن مجید اور حدیثوں سے جادو کا برحق ہونا ثابت ہو جاتا ہے حالانکہ یہ خیال محض غلط تھا۔

اگلے زمانہ میں اگرچہ لوگوں کا یقین تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ جادو سے آدمی گدھا اور گدھے سے آدمی بن سکتا ہے مگر اس زمانہ میں جو لوگ زیادہ سمجھ دار تھے انہوں نے جادو کے برحق ہونے سے انکار کیا ہے منجملہ ان کے ایک حضرت امام ابو حنیفہؒ ہیں جنہوں نے فرمایا کہ سحر کی کچھ اصلیت نہیں ہے اور معتزلہ کل سحر کے برحق ہونے کے قائل نہیں ہیں اور شافعیوں میں ابو جعفر اور حنفیوں میں ابوبکر رازی اور ظاہریوں میں سے ابن خرم بھی سحر کے برحق ہونے کو نہیں مانتے اور قصے کہانیاں ان پیشہ ور عاملوں پیروں اور تعویذ گنڈہ لکھنے والوں نے ہی مشہور کر رکھے ہیں تاکہ ان باتوں کو سن کر عوام ایسی عجیب و غریب مخلوق اور ہیبت ناک علم جادو سے متاثر اور مبہوت ہو جائیں۔

ایک دانا نے کیا درست کہا ہے کہ جادو سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ جو کھیل یا شعبدہ سمجھ میں نہ آئے اسے جادو کہہ دیتا ہے ورنہ جادو کوئی چیز نہیں۔

حقیقت جب حدودِ فہم میں آنے سے بالا ہو
اُسے افسوس بتاتے ہیں اسے فسانہ کہتے ہیں

وہم ایک ایسا مرض ہے کہ جب یہ انسان کے دل و دماغ پر مسلط ہو جائے تو ہر طرف موہوم تصورات اجاگر ہونے لگتے ہیں۔ انسان کے دل میں وہم سے خوف کس طرح طاری ہوتا ہے اور وہ اسے حقیقت سمجھ کر کس طرح مرعوب ہو جاتا ہے اس کا عینی مشاہدہ بیان کیا جاتا ہے۔

ایک گاؤں کا ذکر ہے کہ شام کے بعد گاؤں کے چند لڑکے گاؤں سے باہر بیٹھے اِدھر اُدھر کی گپیں ہانک رہے تھے ہوتے ہوتے باتوں کا موضوع جنوں بھوتوں اور چڑیلوں پر چل نکلا۔ بعض لڑکوں نے کہا کہ ہمارے گاؤں سے دو فرلانگ کے فاصلے پر جو ہندوؤں کا مرگھٹ ہے اس میں بھوت اور چڑیلیں رہتی ہیں۔ رات کے وقت کوئی وہاں سے گذر نہیں سکتا اتنے میں ایک لڑکا بول اٹھا۔ ارے چھوڑو یہ سب فرضی قصے ہیں ورنہ کہیں بھوت ہیں نہ چڑیلیں یہ سن کر سب لڑکے بہ اتفاق رائے کہنے لگے نہیں دوست بات سچی ہے وہ مرگھٹ بہت خطرناک جگہ ہے وہاں سے رات کو بڑے دل گردے والے جوان بھی گذرنے سے گھبراتے ہیں وہ لڑکا اپنی ضد پر قائم رہا۔ اور کہنے لگا وہاں سے گذرنا بھی کوئی بڑی بات ہے وہاں میں ہر وقت جا سکتا ہوں اس لڑکے کی جرأت دیکھ کر دوسرا کہنے لگا اچھا اگر تم وہاں جا کر ایک کھونٹی گاڑ آؤ تو تمہیں انعام دیا جائے گا بات معقول تھی سب

لڑکے رضامند ہو گئے اور وہ لڑکا ایک کھونٹی اور ہتھوڑا لے کر روانہ ہو گیا بڑی دلیری سے مرگھٹ میں پہنچا اور کھونٹی زمین پر رکھ کر ہتھوڑے سے خوب اچھی طرح زمین میں گاڑ دی لیکن یہاں فطرت کی ستم ظریفی یہ ہوئی کہ جب جلدی جلدی اس لڑکے نے کھونٹی زمین میں گاڑ دی تو اس کے تہ بند کا پلو کھونٹی کے نیچے آ کر زمین میں دب گیا اور کھونٹی گاڑ کر جب جلدی سے بھاگنے لگا تو سخت جھٹکے سے زمین پر گرا۔ اسے یوں معلوم ہوا جیسے کسی نے اس کا دامن پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا ہے اس واقعے سے اس کے دل پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہ بیہوش ہو گیا جب اسے دیر ہوئی تو لڑکے وہاں بھاگے آئے۔ انھوں نے دیکھا کہ وہ بے ہوش پڑا ہے اور اس کے تہ بند کا ایک سرا کھونٹی کے نیچے دبا ہوا ہے وہ خوب ہنسنے لگے اور اسے اٹھا کر گھر لے گئے۔

یہ توہمات کا اثر ہے جو فی الفور انسان کے دل و دماغ پر چھاپہ مار لیتا ہے اور اسے کوئی سدھ بدھ نہیں رہتی جادو کے کھیل تماشے جو عام طور پر آپ دیکھتے رہتے ہیں یہ صرف ہاتھ کی صفائی اور چالاکی ہوتی ہے۔

یہ جادو کے ذریعے تماش کے عجیب و غریب کھیل دکھانے والے یہ انسانی سر کاٹ کر صندوق میں بند کر دینے والے یہ ایک انسان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس سے طرح طرح کے سوال پوچھنے والے شعبدہ باز جو اپنے آپ کو جادو کے پروفیسر بتلاتے ہیں سب کے سب دھوکہ باز ہیں یہ اپنی عیاری اور مکاری سے

آپ کی نظروں میں خاک جھونک کر اپنے کرتبوں کو خاص طریقوں سے سرانجام دیتے ہیں اور آپ دیکھتے رہ جاتے ہیں عوام ان کھیلوں کو دیکھ کر جادو اور جنوں بھوتوں کے کھیل سمجھتے ہیں یا اسے مسمریزم کے نام سے تعبیر کرتے ہیں لیکن یہ تمام جادو کے اثرات اسی وقت ان پر مسلط رہتے ہیں جب تک وہ ان شعبدوں کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔

ہمارے ملکی بھائیوں میں یہ بہت بڑی خرابی ہے کہ یہ ہر بات کا مخالف پہلو سوچتے ہیں چنانچہ ان تفریحی شعبدہ بازیوں سے بھی انہوں نے حسب عادت غلط طریقے پر کام شروع کر دیا ہے اکثر جہاں بھی انہیں فریب دہی کا تھوڑا سا سہارا مل جائے فوراً جلب زر کے طریقے قائم کر دیتے ہیں اور ایسی ایسی تجاویز عمل میں لاتے ہیں کہ شیطان بھی کان پکڑ کر رہ جائے۔

یورپین لوگ جنہوں نے ان شعبدہ بازی کے کھیلوں کی بنا ڈالی ہے وہ بھی جب ان کو ہمارے ملک میں ان کو انوکھے رنگ میں کارفرما دیکھتے ہیں تو انگشت بدندان رہ جاتے ہیں۔

جادُوگر

جو انسان عجیب و غریب کرتب دکھلائے اسے جادوگر کہا جاتا ہے کوئی اسے ہنومان کا عامل کہتا ہے کوئی بھیروجتی کا نام لیوا تصور کرتا ہے اس کے متعلق عوام کی رائے ہوتی ہے کہ اس کے قبضے میں جن، بھوت اور دیو پری ہیں یہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور یہ باور کیا جاتا ہے کہ یہ جس کسی میں چاہے جن بھوت ڈال دیتا ہے اور جہاں سے چاہے جن بھوت نکال دیتا ہے ان جادوگروں کی کئی قسمیں ہیں۔

میجیکل پروفیسر: یہ اپنی چھوٹی چھوٹی کمپنیوں کی صورت میں کلبوں میں جا کر بڑے بڑے افسروں اور عوام کو اپنے کرتب دکھا کر خاطرخواہ انعام حاصل کرتے ہیں بعض اوقات ٹکٹ لگا کر بھی کھیل دکھاتے ہیں یہ لوگ بڑے دلچسپ پیرائے میں تقریر کرتے ہیں اور سامعین پر اپنی شوخی تقریر اور ہاتھوں کے اشارات سے اپنا اثر بٹھا لیتے ہیں بہت نڈر اور اپنے کام کو بڑے اطمینان اور مستقل مزاجی سے کرنے والے ہوتے ہیں جب وہ اپنے معمول پر اپنے ہاتھوں اور نگاہوں کا اثر ڈالتے ہیں تو دیکھنے والے اسے حقیقت سمجھ کر مبہوت ہو جاتے ہیں یہ لوگ پردے کے اندر سٹیج تیار کر کے بڑے بڑے حیرت انگیز کھیل دکھا کر اپنے فن کا کمال دکھاتے ہیں انسان کو بے ہوش

کرکے ہوا میں معلق کر دیتے ہیں ایک انگوٹھی غائب کرکے کسی تربوز یا سنگترے سے برآمد کرتے ہیں، انسان کو بکس کے اندر بند کرکے غائب کر دیتے ہیں، یہ ان جادوگروں کی داد صورت ہے،

یہ آجکل ہی نہیں ہو رہا بلکہ پرانے زمانے کی تواریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ جادوگری کے کرتب مغلیہ سلطنت کے زمانے میں بھی عروج پر تھے چنانچہ تذکرہ نویسیوں کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بنگال کے بازی گر جہانگیر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اپنے مختلف ہنر دکھانے کی اجازت چاہی، اور انہوں نے بہت سے حیرت انگیز کھیل دکھائے ان میں سے بعض کا حال تزک جہانگیری سے اسطرح ملتا ہے

۱- پہلی رات بازیگر کھڑے ہوئے انہوں نے اپنی زبان کو بالکل نہ کھولا مگر ان کے منہ سے ایسے سریلے گیتوں کی آوازیں آئیں گویا وہ سب کے سب مل کر گا رہے ہیں۔

۲- پھر وہ پچاس نوک دار تیر اور کمان لے آئے ان میں سے ایک بازیگر نے کمان کو ہاتھ میں پکڑ کر تیر کو چھوڑا۔ اور وہ ہوا میں بلندی پر جاکر وہیں رک گیا پھر اس نے دوسرا تیر چھوڑا جس کا سرا پہلے تیر سے جاکر مل گیا اس طرح اس نے پچاس تیروں کو آپس میں ملا دیا جب آخری تیر کو چھوڑا، تو اس نے تمام تیروں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

۳- پھر انہوں نے جس میں گوشت، چاول اور مصالحہ ایک بہت بڑی دیگ میں ڈال کر ٹھنڈا پانی اس میں ملا دیا اور اسکے نیچے ایک

آگ بالکل نہ جلائی مگر وہ دیگ اپنے ہی آپ جوش میں آگئی ایک گھنٹہ کے بعد انہوں نے دیگ کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے کھانا باہر نکالا۔ اور لوگوں کو کھانے کے لئے دیا گیا۔

۴- پھر انہوں نے خشک زمین پر ایک فوارہ نصب کیا اس کے گرد گھومے یکایک وہ فوارہ جوش میں آکر بلند ہو گیا ہر لحظ مختلف رنگ کا پانی اس فوارے سے نکلتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھول جھڑتے ہیں اس فوارہ سے جو پانی نیچے گرتا تھا اس سے زمین گیلی نہ ہوتی تقریباً ایک گھنٹے تک فوارے میں یہی جوش رہا، جب انہوں نے فوارہ کو باہر نکالا تو زمین پہ پانی نشان تک نہ تھا اسی فوارے کو پھر انہوں نے نصب کیا اس مرتبہ فوارے کے ایک سرے سے پانی نکل رہا تھا اور دوسرے سے آگ جھڑتی تھی یہ تماشہ دو گھنٹے رہا۔

۵- پھر ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا، دوسرا آدمی اس کے کندھے پر چڑھ گیا اس طرح ساٹھ آدمی ایک دوسرے کے اوپر کھڑے ہو گئے پھر ایک بازیگر آیا اس نے پہلے آدمی کو اٹھا کر کندھے پر رکھ لیا اور چلنا شروع کر دیا۔

۶- پھر ایک آدمی کو لائے اور اس کے جوڑ جوڑ کو جدا کرکے زمین پر گرا دیا ایک گھنٹہ تک تمام اعضاء اسی طرح پڑے رہے پھر ان پر پردہ تان دیا گیا تھوڑی دیر کے بعد بازیگروں میں سے ایک شخص اس پردے کے اندر چلا گیا ایک گھنٹہ کے بعد وہی شوخ و شنگ بازیگر پردے سے دندناتا ہوا باہر نکلا، تو پھر وہی پردہ جو کہ پہلے تانا گیا تھا لوگوں کی موجودگی میں نہایت آہستگی سے اٹھا

دیا گیا اب وہ مرا ہوا شخص اس طرح زندہ ہو کر اٹھ بیٹھا گویا اس کے جسم پر کوئی زخم نہ تھا۔

۷۔ پھر انہوں نے ایک بڑی پرات صاف پانی سے بھر کر زمین پر رکھ دی اور ایک بازیگر نے سرخ پھول ہاتھ میں لے کر کہا جو رنگ آپ فرمائیں پانی میں لے جا کر وہی دکھاؤں چنانچہ اس نے پھول کو پانی میں ڈبو کر باہر نکالا تو زرد تھا دوبارہ ایسا کیا تو نارنجی تھا القصہ وہ پھول اس طرح سو بار پانی میں ڈبو کر باہر نکالا اور ہر بار اس سے تازہ رنگ ظاہر ہوا، بعض ازاں دھاگے کی سفید اٹی کو پانی میں ڈبویا تو وہ سرخ ہو گئی اسی طرح جتنی مرتبہ بھی اٹی کو پانی میں ڈبویا گیا وہ رنگ بدلتی رہی،

۸۔ پھر اس جماعت میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنا منہ کھولا تو یک لخت اس میں سے ایک سانپ باہر نکلنا شروع ہوا۔ ایک آدمی نے اس کا سرا پکڑ کر اسے کھینچنا شروع کیا تو اس کے منہ سے تقریباً چار گز لمبا سانپ برآمد ہوا، اس طرح اس نے بیس کے قریب سانپ اس کے منہ سے باہر نکالے ان تمام سانپوں کو زمین پر چھوڑ دیا گیا وہ سب کے سب آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے سے لپٹتے رہے

۹۔ پھر وہ یاقوتی انگوٹھی لائے ایک بازیگر نے اسے اپنی چھوٹی انگلی میں پہنا اس سے اتار کر دوسری انگلی میں ڈالا تو اس کا نگینہ زمرد کا تھا۔ دوسری انگلی سے نکال کر تیسری میں ڈالا تو اس کا نگینہ الماس کا تھا قصہ کوتاہ دو دن اور ایک رات ان بازیگروں

کی سحر سازی اور ہنگامہ بازی بادشاہ کی خاطر مقدس کے لیے خوشی کا باعث بنی رہی ان کو صلے کے طور پر پچاس ہزار روپیہ نقد اور خلعت بخشا علاوہ ازیں شہزادہ خرم اور دیگر شہزادوں اور شہزادیوں نے بھی اس قدر انعامات دیئے کہ دو لاکھ کے قریب روپیہ ان بازی گروں کو مل گیا۔

بہروپئے پیر

یہ فرقہ بڑا خطرناک ہے جو درویشوں اور پیروں کی صورت میں سادہ لوح عوام کی عزت ناموس اور مال و دولت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ایسے پیروں کے متعلق بیسیوں واقعات اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے معتقدین سے پُر اسرار طریقوں سے زیور اور نقدی اڑا لیتے ہیں۔

جنات کے عامل

یہ بھی عوام کو دھوکہ دینے والا اور فرضی قصے کہانیاں سنا سنا کر کم فہم لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے والے جادوگر ہیں یہ عجیب و غریب قسم کے لباس میں رہتے ہیں اپنے تئیں جنوں بھوتوں کا عامل ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے قبضے میں جن ہیں عموماً دیہات میں ان کا دور دورہ ہوتا ہے اور دیہاتیوں کو اپنے

دام میں پھانستے ہیں بعض عیاش اور چالاک عورتوں کو اپنے ساتھ گانٹھ لیتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنا پروپیگنڈہ کراتے ہیں یہ عورتیں گاؤں میں گھوم کر بعض عورتوں کو اپنے ڈھب میں لے آتی ہیں اور ان کے متعلق مشہور کر دیتی ہیں کہ اس عورت کو جن پڑ گیا ہے چنانچہ وہ عورت ان کو سکھلانے پر کسی روز پروگرام کے مطابق بال کھول دیتی ہے سر مارتی ہے عجیب عجیب حرکتیں کرتی ہے اول جلول بکواس کرتی ہے گھر والے گھبرا جاتے ہیں اتنے میں وہ مکار عورت آجاتی ہے اور کہتی ہے کہ اسے جن چمٹ گیا ہے فوراً ملاں عامل صاحب کو بلاؤ اس طرح سے یہ عامل مختلف جگہوں پر اپنا سکہ بٹھا کر جاہل لوگوں کو خوب لوٹتے ہیں۔

دیہاتیوں کی حالت پر خدا رحم کرے یہ تو اس قدر ان فریب کاروں کے زیر اثر آچکے ہیں کہ جب نوجوان عورتوں کو اختناق الرحم کی بیماری ہو جاتی ہے اور مریضہ عالم بے ہوشی میں اس قسم کی حرکات کرتی ہے تو یہ اسے بھی جنوں اور بھوتوں سے تعبیر کرتے ہیں اور بجائے کسی طبی یا ڈاکٹری علاج کے تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک پر زور دیتے ہیں عامل لوگ ان کم فہم انسانوں سے خوب دعوتیں اڑاتے ہیں اور جیب گرماتے ہیں۔

یہ عامل لوگ جب کسی جن بھوت زدہ عورت کا جن نکالنے کے لیے عمل کرتے ہیں تو عجیب مضحکہ خیز اکھاڑہ قائم ہو جاتا ہے عامل صاحب لال پیلی آنکھیں نکال کر بھرے مجمع میں جب اوٹ پٹانگ منتر کا جاپ کر کے سحر زدہ عورت پر پھونک مار کر اپنا اثر ڈالتے

ہیں اور سیاہ پارچہ کی دھجیوں کی بتیاں بنا کر اور آگ سے سلگا کر ان کا کثیف دھواں اس غریب عورت کی ناک میں چڑھانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیجیے حضرات اب جن حاضر ہونے لگا ہے اب منتر پڑھوں گا تو میرے پیر و مرشد کی برکت سے یہ باتیں کرے گا اسے عجیب عجیب نام بتائے گا اپنے دور دراز مقامات کا نام لے گا اور پھر ضد کرے گا کہ میں اس عورت کو نہیں چھوڑتا تب میں جادو کے زور سے اسے جلا دوں گا اور یہ چیختا چلاتا یہاں سے بھاگ جائے گا۔

عامل کی یہ پُر فریب باتیں سن کر جاہل عورتیں اسی طریق پر چلنا شروع کر دیتی ہیں جس گاؤں میں ان عاملوں کا دورہ ہو جائے وہاں جن پڑنے کی بیماری عام ہو جاتی ہے کیونکہ عامل کی ایجنٹ عورتیں اپنے فرائض بڑی سرگرمی سے ادا کرنے لگتی ہیں ویسے بھی مثل مشہور ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے ایسے دھوکہ باز اور فریب کار عاملوں سے بچ کر رہنا ہی عقل مندی ہے۔

تعویذ گنڈے والے

یہ بڑے خطرناک ٹھگ ہوتے ہیں اپنی پر فریب چالاکیوں سے بیوقوف عورتوں کو تعویذ گنڈے کے توہمات میں پھانس کر خوب من مانی دعوتیں اڑاتے ہیں اور نقد و جنس وصول کرتے ہیں کسی کو اولاد نرینہ کے لیے تعویذ دیتے ہیں تو کسی کو مال و دولت کی فراوانی کے لیے کہیں یہ اپنے تعویذ کے کرشموں سے دشمن کو خانماں برباد کرتے ہیں تو

کہیں محبوب کو عاشق کے قدموں میں لاکر ڈال دیتے ہیں بے اولاد عورتیں
نوجوان لونڈے اور پریشان بے روزگار مرداں شعبدہ بازوں کا
شکار خصوصی ہوتے ہیں ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں آکر نقد روپے اور
چاندی سونے کے زیورات نذر کر دیتے ہیں لیکن چند روز بعد
جب فریب کھلتا ہے تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں یہ فریب کار
بعض عورتوں کو کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے اوپر کسی دشمن نے وار کیا
ہے تمہارے گھر میں تعویذ دفن کر دیئے بعض کو بھوت پریت
کے سائے کا جل دیتے ہیں اگر کسی گھر میں بیمار پڑا دیکھ لیں تو وہاں
تعویذوں والا حربہ چلاتے ہیں اور کہتے ہیں تمہارے گھر میں تعویذ دفن
ہیں انہیں تعویذوں کے اثر سے تمہارے گھر سے بیماری نہیں جاتی
پھر گھر کے اندر کسی مقام پر کھدائی کراتے ہیں اور بڑی چالاکی سے
وہاں اپنے پاس سے تعویذ پھینک دیتے ہیں ایسے تعویذ بوسیدہ
کاغذ پر ٹیڑھی بڑنگی لکیریں ڈال کر یا کوئی بد شکل سی عورت
مرد کی صورت بنا کر تیار کیئے گئے ہوتے ہیں اور کسی پرانے کپڑے
کی دھجی میں بوسیدہ ہڈی کے ساتھ ملا کر بندھے ہوتے ہیں گھر
والوں کو اعتبار آجاتا ہے اور وہ ردّ بلا کے لیے خوب خاطر اور
مدارت کر کے عامل کی جیب گرم کر دیتے ہیں۔

رملی اور نجومی

یہ بھی جادوگروں کی ایک قسم ہے یہ لوگوں کی قسمت کا
حال بتاتے ہیں اور طرح طرح کی فریب آمیز باتوں سے پیسے بٹورتے

ہیں اس قسم کے لوگ گلیوں میں بھی گھوم پھر کر اپنا کاروبار چلاتے
ہیں اور بازاروں میں دوکانیں جا کر بھی بیٹھ جاتے ہیں بڑے بڑے
شہروں میں تماشا ہوں پر چٹائی بچھا کر اور جنتریاں پھیلائے
ہاتھ میں سلیٹ پکڑے بیٹھے نظر آتے ہیں اتوار کے روز خصوصاً ان
کے پاس خوب بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے کیونکہ کارخانوں کے مزدور
اور دفتر کے کلرک اپنی پھوٹی قسمت کے پرش لگواتے رہتے ہیں
یہ نجومی اور جوتشی بڑے چالاک ہوتے ہیں اور اس قسم کے مبہم
گول مٹول سی باتیں کرتے ہیں جن کا مطلب کئی معنی دیتا ہے اپنے
سائلوں کو یہ مختلف توہمات میں پھانس کر ان سے پیسے بٹورتے
ہیں اپنے کمالات فن کے اظہار میں زمین و آسمان کے قلابے
ملا دیتے ہیں اسی طرح یہ شعبدہ باز اور جادوگر مختلف
بہروپوں میں خلق خدا کے مال و دولت پر ڈاکہ زنی کرتے
رہتے ہیں اور ان ہتھکنڈوں سے سادہ لوح انسانوں کو فریب
دے کر اپنے کاروبار چلاتے ہیں عوام الناس کو ایسے عیار لوگوں
سے محتاط رہنا چاہیئے،

آگ کے کھیل

آپ نے دیکھا ہوگا کہ میجیکل پروفیسر ایک پلیٹ میں شکر
ڈال کر جادو کی لکڑی سے اسے چھوتا ہے تو شکر میں آگ لگ
جاتی ہے، اور دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔
اس شعبدہ کا راز یہ ہے کہ کلوریٹ آف پوٹاش ایک دوائی

ہے جو انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتی ہے وہ تھوڑی سی لے کر علیحدہ پیس کر شکر میں ملالیں اس مرکب کو ایک پلیٹ میں ڈال کر میز پر رکھ دیں اور حاضرین کو دکھلا دیں کہ یہ شکر ہے ادھر ایک نوک دار لکڑی اٹھا کر حاضرین سے کہیں یہ جادو کی چھڑی ہے اب اس چھڑی پر کچھ یونہی اوٹ پٹانگ منتر پڑھکر پھونک ماریں اور لکڑی کی نوک شکر والی پلیٹ میں رکھ دیں فوراً شکر میں آگ پیدا ہو جائے گی حاضرین حیران اسے دیکھتے رہ جائیں گے اور آپ کی جادوگری و کمال فن کے قائل ہو جائیں گے،

پانی میں آگ کے شعلے پیدا کرنا

اکثر دیکھا گیا ہے کہ شعبدہ باز نمک کی ڈلی کو آگ لگا کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور وہ جادو کے زور سے جلتی رہتی ہے اگر یہ شعبدہ دکھانا منظور ہو تو بازار سے خشک کافور کی چند ٹکیاں منگوا لیں خشک کافور کا یہ خاصا ہے کہ اسے اگر آگ لگائی تو جل اٹھتا ہے اور جب اس کی ٹکیہ کو آگ لگا کر پانی کے پیالہ میں رکھ دیں تو وہ جلنے لگتا ہے آپ حاضرین سے کہہ سکتے ہیں کہ لیجیے حضرات لوگ تیل جلاتے ہیں ہم پانی کو جادو کے ذریعے جلا کر دکھائیں اس کے بعد لوگوں کے روبرو سادہ پانی کا ایک گلاس لے کر کسی کھلے برتن میں ڈال دیں اور کافور کی ڈلی کو اس میں رکھ کر آگ لگا دیں ٹکیہ دھڑا دھڑ جلے گی اور ناظرین حیران رہ جائیں گے کہ پانی

کیوں جل رہا ہے یہ واقعی جادو کا کھیل ہے جب تک لوگ اس ماہیت سے واقف نہ ہوں گے تفریح طبع کا بہترین سامان پیدا پیدا ہوتا رہے گا۔

منہ میں آگ کے انگارے رکھنا

یہ تحیر انگیز کھیل ہے دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کوئی بشر اسے جادو سے تعبیر کیے بغیر نہیں رہ سکتا اس شعبدہ میں ایک معمولی سا راز ہے اسے سمجھ لینے پر یہ عجیب و غریب کرتب بہت آسان نظر آتا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ عقر قرحا اور نوشادر قدرے لیکر انہیں پیس کر برادہ بنا لیا جائے اور جب یہ شعبدہ دکھانا ہو تو تھوڑا سا سفوف لیکر منہ میں رکھ لیں جب تھوڑی دیر بعد اس کا لعاب پیدا ہو جائے، تو اس کا غرغرا کریں تاکہ تمام منہ کے اندر وہ لعاب چمٹ جائے اب اگر آگ کا جلتا ہوا کوئلہ یا چھوٹا سا انگارہ منہ میں رکھیں تو آگ ہرگز نہ کرے گا کیونکہ عقر قرحا اور نوشادر میں یہ تاثیر ہے کہ اس کے لعاب پر آگ کی تمازت کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ جب آپ آگ منہ میں رکھ لیں گے تو حاضرین حیران رہ جائیں گے اور وہ اسے ایک جادو کا کرتب تصور کریں گے

برف کے ٹکڑے میں آگ پیدا کرنا

آپ نے بعض شعبدہ بازوں کو دیکھا ہوگا کہ برف کے ٹکڑے

سے سگریٹ جلاتے ہیں تو دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں اور ان کی اس کمالیت پر عش عش کر اٹھتے ہیں عقل و فکر حیران رہ جاتی ہے بات معمولی ہے لیکن فن کاروں نے اسے صیغہ راز میں رکھ کر عجیب شعبدہ بنا دیا ہے۔ اس شعبدہ بازی میں حسب ذیل سامان درکار ہوتا ہے

خشک سگریٹ	ایک عدد
پوٹاشیم	چھوٹا سا ٹکڑا
برف	ایک ٹکڑا

جب یہ کھیل دکھایا جاتا ہو۔ تو پوشیدہ طور پر پوٹاشیم کا ٹکڑا سگریٹ کے اگلے سرے میں چھپا دیا جاتا ہے صرف اس کا تھوڑا سا سرا باہر رہتا ہے پوٹاشیم کی یہ تاثیر ہے کہ جب اسے پانی چھو جائے تو اس سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اس لیے جب سگریٹ کو برف کے ٹکڑے پر لگایا جائے گا تو اس میں کا شعلہ پیدا ہو جائے گا اور لوگ حیران ہوں گے۔ کہ برف کے ٹکڑے سے آگ کیوں پیدا ہو گئی برف کا ٹکڑا پہلے سب کو دکھلا دیا جائے۔

ہدایات

اس عمل میں حسب ذیل باتوں کا ضرور خیال رکھیں،

۱۔ سگریٹ کو اچھی طرح خشک کر لینا چاہیئے تاکہ وہ فوراً آگ پکڑ لے۔ ۲۔ پوٹاشیم کا ٹکڑا کم از کم چوتھائی انچ لمبائی میں ضرور ہو۔ تاکہ اس کا سرا کچھ باہر رہ سکے۔

۳۔ پوٹاشیم کے اثر کو اور تیز کرنے کے لیے بہتر ہے کہ سگریٹ کے

سرا کو نیپتھا (NAPTHA) کے قطرے سے ذرا تر کر لیا جائے تو سگریٹ آگ کو فوراً پکڑے گا۔

جادو کی درانتی

اس درانتی کے ذریعہ آگ کے دانے بھونے جا سکتے ہیں چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اس عجیب شعبدے کو دیکھا ہے۔

ایک دفعہ ایک مداری کھیل کر رہا تھا اس نے میدان میں ایک چادر کے چاروں کونے لڑکوں کو پکڑا دیئے اور تھوڑے جوار کے کچے دانے لے کر چادر پر ڈال دیئے پھر درانتی لے کر دانوں کو ادھر ادھر ہلاتا رہا لیکن تمام دانے جوں کے توں رہے تب اس نے آسمان کی طرف منہ کر کے ایک منتر پڑھا اور لڑکوں سے کہا زور زور سے تالی بجاؤ لڑکوں نے تالی بجانی شروع کر دی اور مداری درانتی سے دانوں کو ہلانے لگا معاً دانے بھن گئے اور ہر طرف بھنے ہوئے دانوں کے پھول نظر آنے لگے سب لوگ یہ جادو کا کھیل دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے بات کی تہہ کو پہنچنے پر معلوم ہوا کہ یہ بات معمولی ہے صرف تھوڑی سی چالاکی اور فریب کاری درکار ہے اس کھیل میں صرف راز کی بات یہ ہے کہ اس کام کے واسطے دو درانتیاں تیار کرائی جاتی ہیں جو بالکل ایک ہی شکل کی ہوتی ہیں ایک دستہ ٹھوس ہوتا ہے اور دوسری کا اندر سے خالی،

خالی دستہ میں بھنے ہوئے دانے بھرے جاتے ہیں پہلے چادر پر تھوڑے سے کچے دانے ڈال کر ٹھوس دستے والی درانتی سے ہلانے

جاتے ہیں پھر یونہی کوئی اوٹ پٹانگ سا منتر پڑھا جاتا ہے اور لڑکوں سے کہا جاتا ہے کہ تالیاں بجاؤ۔ اس اثنا میں وہ درانتی بدل لی جاتی ہے اور تالیوں کی آواز کے درمیان دستہ سے دانے گرائے جاتے ہیں۔ اور درانتی اِدھر اُدھر گھماتے جاتے ہیں دانے تمام چادر پر پھیل جاتے ہیں تو دیکھنے والے حیران ہوتے ہیں کہ یہ عجیب جادو ہے بغیر آگ کے دیکھتے ہی دیکھتے دانے بھن گئے۔

منہ سے آگ کا پیدا کرنا

ایک دفعہ ایک محفل میں دو انگریز میجک پروفیسروں نے تفریح کے طور پر بھوتوں کا پارٹ ادا کیا۔ تو دیکھا گیا کہ وہ اپنے منہ سے آگ کے شعلے پیدا کرتے ہیں اور جب وہ کسی رومال پر پھونک مارتے تو رومال جلنے لگتا تمام محفل ان کی اس جادوگری سے سخت متاثر ہوئی۔

راز بالکل معمولی سا ہے جو آج ناظرین پر ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ کسی فریب کار کے دھوکے میں نہ آئیں ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک سادھو کو دیکھا وہ جب غصے میں آتا۔ تو کسی کپڑے پر زور سے پھونک مارتا یا تھوک دیتا تو وہ کپڑا جلنے لگتا اور لوگ مارے ڈر کے اس کے پاؤں پر گر پڑتے راز صرف اس بات کا تھا کہ وہ حضرات فاسفورس کا ایک ٹکڑا لے کر خفیہ طور پر منہ میں رکھ لیتے تھے اور لعاب دھن ملا کر جیسی کپڑے پر ڈالتے آگ لگ جاتی کیونکہ یہ فاسفورس کا خاصا ہے۔

پانی میں آگ لگ جائے

یہ ایک مشہور بات ہے کہ آگ اور پانی کا بیر ہے پانی آگ بجھا دیتا ہے لیکن جادو کے ذریعے آپ پانی میں آگ لگا سکتے ہیں آپ حیران نہ ہوں یہ ایک فن ہے اور فن کے سامنے کوئی مشکل نہیں رہتی۔

اس کھیل میں آپ سب لوگوں کے سامنے ایک بالٹی کے اندر آگ کے شعلے پیدا کر سکتے ہیں اور سب تماشائی دیکھیں گے کہ پانی جل رہا ہے اس کی ترکیب یہ ہے،

پوٹاشیم اور سوڈیم دو ایسی دوائیاں ہیں جن کو پانی میں ڈالا جائے تو آگ پیدا کر دیتی ہیں یہ انگریزی دوائی فروشوں کے ہاں سے ملتی ہیں ان کی ڈلیوں کو محفوظ رکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ کسی شیشی میں مٹی کا تیل بھر کر اس میں ان ڈلیوں کو ڈال دیا جائے جو تیل کے اندر ڈوبی رہیں انہیں پانی چھونے نہ پائے کیونکہ جونہی ان کو پانی چھو جائے گا یہ فوراً جل اٹھیں گی،

جب کھیل دکھانا ہو تو ایک بالٹی پانی کی بھر کر اس میں تھوڑی سی مقدار پٹرول کی ڈال دیں اور سٹیج کی میز پر رکھ کر سب کو دکھلا دیں کہ بالٹی میں پانی بھرا ہے اس کے بعد اپنا جادو کا ڈنڈا گھماتے ہوئے منہ میں منتر بڑبڑائیں پھر چپکے سے پوٹاشیم پانی کے اندر چھوڑ دیں اس سے آگ پیدا ہو کر پٹرول میں آگ لگ جائے گی اور تمام پانی جلتا نظر آئے گا اور ہر طرف آگ ہی آگ نظر آئے گی یہ بہت ہی حیرت انگیز جادو

کا کھیل ہے۔

آگ کی تمازت اثر نہ کرے

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا بعض سادھو اور ننگ دھڑنگ فقیر کڑکتی دھوپ میں آگ کا الاؤ جلا کر بڑے آرام سے بیٹھے رہتے ہیں آگ کی تمازت ان پر بالکل اثر نہیں کرتی عوام ان کے اس فعل کو ایک کرامت سمجھتے ہیں اور انہیں بڑا برگزیدہ فقیر اور عامل سمجھ کر ان کے سامنے جھک جاتے ہیں نقدی دیتے لذیذ کھانے کھلاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں،

حضرات یہ ایک فریب کاری ہے یاد رکھئے آگ کا کام جلانا ہے اور یہ قانون فطرت ہے صرف ان فریب کاروں نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا ہوا ہے اور آگ کی تمازت سے بچنے کے لیے اپنے بدن اور چہرے پر ایک قسم کا مرکب ملا ہوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان پر آگ کی حرارت اثر نہیں کرتی، یہ مرکب بڑے مینڈک کی چربی، عقرقرحا، پارہ اور گھیکوار کے لعاب سے تیار کیا جاتا ہے اس مرکب کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر مل کر آگ کے کوئلے بھی ہاتھوں پر اٹھا لیے جائیں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی،

بس ان فقیروں اور سادھوؤں کی برگزیدگی کا یہی راز ہوتا ہے اس مرکب کو تیار کر کے وہ علی الصبح بدن پر مل کر اوپر بھبھوت مل لیتے ہیں اور آگ کا الاؤ جلا کر اس کے سامنے مزے سے آلتی

پالتی مار کر بیٹھ جاتے ہیں آنکھیں بند کر کے آنے جانے والوں پر اپنی بڑائی کا سکہ جماتے ہیں لیکن نادان لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ بھی انسان ہیں۔ اسی آب و گل سے ان کی خلقت ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آگ ان پر اثر نہ کرے پھر لطف یہ ہے کہ اپنے تئیں اتنا تارک الدنیا بتلاتے ہیں کہ نہ کپڑوں کی پرواہ ہے نہ بدن کی پرواہ ہے، اور آنکھیں بند کیے خدا کی یاد میں بیٹھے ہیں لیکن جب مال دنیا انہیں دیا جائے تو فوراً آ کر قبضہ میں کر لیتے ہیں اگر لذیذ کھانے دیئے جائیں تو مزے سے چٹ کر جاتے ہیں۔ نہ وہ لذتوں سے بے نیاز ہیں اور نہ ہی مال سے نفرت ہے۔

ایسے فریب کار انسانوں سے بچئے ان کے فریبوں میں مت آئیے یہ لالچی اور دھوکے باز ہیں اہل دنیا کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کے واسطے یہ لالچی ڈھونگ بنا کر بیٹھے ہیں۔

اگر ان کو نہلا کر اور بدن کو صاف کر کے آگ کے سامنے بٹھائیں تو چند منٹ میں ہی ان کا زہد و تقویٰ معلوم ہو جائے،

میجک پروفیسر

یہ جادو کا استاد ہے جادو اور مسمریزم کے کھیل دکھاتا ہے حیرت انگیز کرتبوں سے لوگوں کو حیران کر دیتا ہے درحقیقت یہ ایک ترقی دادہ مہذب مداری ہے، مداری کے کام چند صلاحیتیں پیدا کر کے اور کچھ لوازمات زمانہ جدید کے ملا کر یہ جدید قسم کا مداری تیار

ہو گیا ہے،

مداری لوگ عام گذرگاہوں میں ڈگڈگی اور بنسری بجا کر کھیل وکرتب دکھاتے ہیں اور اپنے پیٹ کی خاطر لوگوں سے ایک ایک پیسہ مانگ لیتے ہیں لیکن پروفیسر خیموں کے اندر پردے لگا کر اپنے کرتب دکھاتے ہیں، ٹکٹ لگا کر کھیل شروع کرنے سے پہلے ہی دام وصول کر لیتے ہیں۔ میجک پروفیسر والی جدت یورپ والوں پیدا کی ہے، پروفیسر بننے کے لیے گفتار اور کردار کی ضرورت ہے بڑے دلچسپ پیرائے میں تقریر کر سکتا ہو۔ سامعین پر اپنا اثر قائم کر سکے ان کی کسی حرکات وسکنات کی پرواہ نہ رکھے اپنے ہاتھوں اور زبان سے خوب کام لے سکتا ہو، سامعین کو اپنی باتوں میں ایسا الجھا سکے کہ اس کی حرکات پر ناظرین قطعی توجہ نہ دے سکیں بلکہ اس کی باتوں میں لگے رہیں اس کے ہاتھوں کے اسٹائل اور باتوں کا اتار چڑھاؤ اس قدر پرکشش ہو کر تماشائی بالکل محو خیال ہو جائیں اور اس کے ہاتھوں کی لچک کے ساتھ ہی ادھر اُدھر کھینچے چلے جائیں۔

ایسی باتیں حرکات وسکنات کی ٹریننگ کسی قابل پروفیسر کے ساتھ کچھ عرصہ رہنے سے حاصل کی جا سکتی ہے اور اس کے بعد خود بخود مجمع پر اپنے اثرات قائم کر لینے کے قابل ہو سکتا ہے اس پروفیسر کی وردی بھی کچھ اپنے ہی ڈھب کی ہوتی ہے یہ لباس عموماً سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو سیاہ کوٹ، پینٹ اور (واسکٹ جیکٹ) پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کپڑوں کی تراش خراش کچھ اس قسم کی ہوتی ہے نرالے ڈھب کی بے جوڑ سی جیبیں اور جھول وغیرہ ہوتے ہیں کئی قسم کی پن اور ہک

سے لگے ہوئے ہیں جن سے اس لباس کی ہیئت کچھ عجیب قسم کی معلوم ہوتی ہے ایسے لباس خاص خاص درزی تیار کرتے ہیں جسے پہن کر انسان بالکل ایک جادوگر ہی معلوم ہوتا ہے اور جب وہ عجیب عجیب حرکات کرتا ہے تو سامعین اس کی باتوں اور حرکات پر لٹو ہو جاتے ہیں۔

پروفیسر کی ٹوپی بھی کچھ نرالی وضع قطع کی ہی ہوتی ہے جو ایک پرانی قسم کی انگریزی فیشن کی ٹوپی ہے جسے ان جادوگروں کی اصطلاح میں "لارڈ سیٹ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے گو بظاہر یہ ایک پرانی انگریزی ہیٹ کی صورت پر ہوتی ہے لیکن اس کے اندر کچھ عجیب قسم کے ساز و سامان پوشیدہ ہوتے ہیں گویا یہ ٹوپی نہیں بلکہ بھان متی کا پٹارہ ہوتی ہے یہ ہیٹ خوب لمبا اور اونچا ہوتا ہے تاکہ اس کے اندر جادو کی کئی اشیا سما سکیں یورپ میں یہ ہیٹ خاص طور سے تیار کئے جاتے ہیں اور کھیل تماشے والے لوگ انہیں خرید لیتے ہیں یہ ہیٹ سیاہ ساٹن اور گتے سے تیار کی جاتی ہے اس کے اندر اوپر کی طرف ایک خانہ بنا ہوتا ہے جو سپرنگ کے ذریعے کھلتا اور بند ہوتا ہے یعنی جب ٹوپی کو میز پر اوندھا رکھ دیا جائے تو وہ خانہ کھل جاتا ہے اور جب اٹھا کر سیدھا کیا جائے تو بند ہو جاتا ہے اس خانہ میں پروفیسر اپنی ضرورت کی خاص خاص چیزیں بند رکھتا ہے اور ٹوپی کو جھٹ اتار کر اس سے نکال لیتا ہے اس ہیٹ کے ذریعے کھیل کرنے والا کئی چیزوں کو

غائب کر دیتا ہے اور کئی غیب شدہ چیزوں کو واپس لے آتا ہے گویا یہ ہیٹ پروفیسر کو وہی کام دیتی ہے جو مداریوں کو ان کا تھیلا کام دیتا ہے اسی ہیٹ کے ذریعے بعض اوقات پروفیسر کبوتر اور خرگوش کے بچے بھی پیدا کر دیتے ہیں اور آناً فاناً ہی غائب کر کے خالی ہیٹ تماشائیوں کو دکھلا دیتے ہیں یہ ہیٹ ان کھیل کرنے والوں کے لئے بہت ہی ضروری ہوتا ہے۔

سامان اگر عمدہ قسم کا اور عجیب و غریب ہوگا تو تماشائیوں پر پروفیسر کا رعب پیدا ہوگا اور ان کی نگاہوں میں اس کی قدر و منزلت بڑھ جائے گی کھیلوں کے علاوہ اگر کسی قسم کا سامان بھی سٹیج پر موجود ہو۔ تو پروفیسروں کی فنکاریوں کے متعلق حاضرین کا گمان زیادہ تقویت افزا ہوتا ہے، اس لیے ساز و سامان ہر قسم کا موجود رکھنا لازمی ہے میجک پروفیسر کو اپنی فن کاریوں پر پورے طور پر قادر اور کامیاب ہونے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات پر کاربند رہنا چاہیئے،

۱۔ اسٹیج پر کسی آدمی کو سوائے اپنے چند رازداروں کے جو بطور معاونین کام کر رہے ہوں آنے کی اجازت نہ دی جائے۔

۲۔ کام کرنے والے صرف تین آدمی ہوں تماشا کرنے والا پروفیسر دوسرا اسٹیج منیجر جو اِدھر اُدھر چیزیں رکھنے اور اٹھانے کا کام کرے اور تیسرا ایک وہ مددگار جو پردے کے پیچھے خفیہ طور پر کام کرے جس کی موجودگی کی کسی کو خبر نہ ہو۔

۳۔ جو کھیل میز پر دکھانا ہو، پہلے چند روز علیحدگی میں اس کی اچھی

طرح سے مشق کر لینی چاہیئے تاکہ سٹیج پر حاضرین کے روبرو کسی قسم کی غلطی نہ ہو۔

۴۔ جب تک کھیل کرتے ہیں۔ کسی غیر آدمی کو سٹیج کے قریب آنے کی ہرگز اجازت نہ دیں اور نہ ہی کھیل کی متعلقہ کوئی چیز کسی کو دیکھنے کا موقع دیں ہر کارروائی ایسے پُراسرار طریقہ پر ہو۔ کہ کسی کو سمجھ نہ آنے پائے

۵۔ ہر ایک پروفیسر یا تماشا گر کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا ڈنڈا ہونا چاہیئے اسے اصطلاح میں جادو کی لکڑی کہتے ہیں اسے حسب موقع سٹیج کی میز پر اور مختلف چیزوں پر گھماتے رہیں ورنہ لگتا ہے کوئی منتر پڑھ کر اس پر پھونک دیا کریں تاکہ لوگوں کو اس جادو کی لکڑی کے کرشمات پر یقین آ جائے،

۶۔ ایک کھیل کو سٹیج پر دوبارہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے ورنہ بعض محال اگر کرنا ہی پڑ جائے تو اسے کسی اور ڈھنگ سے کریں تاکہ کھیل کی اصلیت کو سمجھنے کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول۔ ہو جائے اور آپ کے جادو کا راز افشا نہ ہو جائے۔

روپے کے کھیل

سٹیج پر آکر سب سے پہلے روپے کا کھیل شروع کریں ایک روپیہ جیب سے نکال کر سب حاضرین کو دکھا دیں اور پھر اسے میز کے اوپر رکھ دیں پھر ایک خالی گلاس عوام کو دکھلا کر روپے کے قریب میز پر رکھا جائے یہ گلاس ایک خاص قسم کا بنا ہوا ہوتا ہے اس کے سرے پر ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے اس سوراخ میں باریک

ریشم کا تار یا بال جو پانچ چھ گز لمبا ہو ڈال دیا جاتا ہے پروفیسر یہ
دھاگہ گلاس میں ڈال کر اس کا دوسرا سرا اپنے خفیہ ساتھی کے ہاتھ
میں دے دیتا ہے اور پہلے سرے پر موم چپکا کر اس سے روپیہ
چپکا دیا جاتا ہے۔

جب پروفیسر ایک دو تین کہتا ہے تو وہ ساتھی ایک
دم تار ہلا دیتا ہے اور روپیہ اچھل کر گلاس میں پہنچ جاتا ہے۔ اگر
گلاس کے اندر سوراخ نہ ہو تو گلاس کے اوپر سے دھاگہ ڈال دیا
جاتا ہے اور روپیہ اچھل کر گلاس میں پہنچ جاتا ہے ناظرین دور ہوتے
ہیں اور وہ اس دھاگے کے راز سے آگاہ نہیں ہوتے لہٰذا وہ اسے
جادو یا مسمریزم کا کھیل تصور کرتے ہیں بہت عجیب کھیل ہے لیکن
ہر کھیل کے دوران چند چٹ پٹی باتیں ضرور کرنی چاہئیں ورنہ وہ
کھیل سے پورے طور پر لطف اندوز نہیں ہوتے اور کسی دوسری چیز پر
نگاہ رکھتے ہیں جب باتیں کرتے جائیں اور ہاتھوں سے اشارے بھی
ہوں تو کھیل زیادہ لطف انگیز ہو جاتا ہے،

روپیہ ہاتھوں پر دوڑے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ کھیل کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ پر روپیہ
رکھتا ہے اور وہ جھٹ ہاتھ پر سے بازو کی طرف رینگنے لگتا ہے تماشائی
اسے جادو کا کھیل سمجھتے ہیں لیکن حقیقت اس کھیل کی کچھ بھی نہ ہے
اس میں بھی بال اور موم کام کرتے ہیں اس کی ترکیب یوں ہے کسی
عورت کے سر کا ایک لمبا بال لے کر اس کے دونوں سروں پر موم

لگا دیں جب کھیل کرنے لگیں تو بال کا ایک سرا اپنے کوٹ یا قمیص کے
بٹن سے لگا دیں اب حاضرین سے ایک روپیہ لے کر اپنے الٹے ہاتھ
پر رکھیں اور موم والا سرا روپیہ سے چسپاں کر دیں اب ہاتھ کو
تھوڑا سا ہلاتے جائیں روپیہ رینگتا ہوا معلوم ہوگا اور حاضرین
حیران رہ جائیں گے یہ کھیل بتانے سے معمولی نظر آتا ہے لیکن نا
واقفی میں ایک حیرت انگیز جادو کا کھیل سمجھا جاتا ہے۔

روپیہ ہاتھ سے اڑ کر جیب میں

یہ وہ حیرت انگیز کھیل ہے جسے دیکھ کر اہل تماشا عش عش
کر اٹھیں اور انگشت بدنداں رہ جائیں آپ ایک روپیہ لے
کر حاضرین کو بتائیں کہ حضرات یہ ایک روپیہ ہے جو سب کے دیکھتے
ہی دیکھتے ہاتھ سے اڑ کر جیب میں چلا جائے گا۔

بہتر یہ ہے کہ روپیہ حاضرین میں سے کسی سے لیا جائے
تاکہ کسی کو کسی قسم کا شک نہ رہے اور اسی روپیہ کو کھیل استعمال
کیا جائے اس کھیل میں ایک رومال بھی درکار ہوگا یہ رومال بھی
خاص قسم کا ہوتا ہے یعنی دوہرا ہوتا ہے اور اس کے اندر ایک روپیہ
رکھ کر سی لیا جاتا ہے اب اس کھیل کو یوں شروع کریں، میز پر سے
رومال اٹھا کر اور جھاڑ کر حاضرین کو دکھلائیں کہ یہ ایک خالی رومال
ہے پھر حاضرین سے ایک روپیہ لے کر رومال کے نیچے رکھ لیں
اور بڑی چالاکی سے یہ روپیہ ہاتھ ہی میں رکھ کر رومال والا روپیہ

رومال کے اندر سے ہی کسی آدمی کو پکڑا دیں لوگ سمجھیں گے کہ یہ وہی روپیہ ہے جو مجمع سے لیا گیا تھا پھر آپ جادو کا ڈنڈا گھمائیں اور دو چار باتیں کر کے رومال اس آدمی کے ہاتھ سے لے کر ہوا میں جھٹک دیں اور حیران صورت بنا کر اس آدمی سے دریافت کریں۔ اجی حضرت لائیے وہ میرا روپیہ کہاں چھپا لیا سب حیران رہ جائیں گے اسی طرح چند ہنسی ٹھٹھے کی باتیں کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں جو روپیہ ہے وہ کسی نہ کسی طرح جیب میں ڈال کر نکال لیجئے اور اس سے کہئے واہ حضرت یہ شرافت ہے کہ مجھ پردیسی کا روپیہ آپ نے اڑا لیا مجمع حیران بھی ہوگا اور آپ کے فن کی داد بھی دے گا،

روپیہ گلاس میں غائب

دیکھتے ہی دیکھتے روپیہ گلاس میں غائب بھی ہو جاتا ہے اور پھر برآمد بھی کیا جا سکتا ہے اگر چاہیں تو گلاس میں غائب کر کے حاضرین میں سے کسی کی جیب سے بھی نکالا جا سکتا ہے۔

اس کھیل کے واسطے کانچ کا ایک گلاس تیار کرایا جاتا ہے جس کا پیندا ایک روپیہ کے برابر چوڑا اور اسی قدر گہرا رکھا جاتا ہے نیز ایک کانچ کا گول ٹکڑا روپے کے برابر بنوا لیا جاتا ہے جسے گلاس کے اندر ڈالیں تو وہ پیندے میں پورا فٹ ہو جائے،

اب تماشا کرتے وقت حاضرین میں سے ایک روپیہ مانگ لیں اور چالاکی سے وہ روپیہ تو ہاتھ میں چھپا لیا جائے مگر روپیہ کے بدلے وہ کانچ کا ٹکڑا رومال کے اندر پکڑ کر گلاس کے اوپر ہی پھیلائے

رکھیں اور حاضرین میں سے کسی کو میز کے قریب بلا کر رومال روپیہ اور گلاس سمیت پکڑا دیں پھر اسے کہیں کہ روپے کو چھوڑ دو۔ تب کانچ کا ٹکڑا پیندے میں گرے گا اور آواز آئے گی آپ اب خالی گلاس حاضرین کو دکھلا دیں اور گلاس کو میز پر رکھ کر حاضرین سے کہیں لائیے حضرات: آپ میں سے کسی نے میرا روپیہ اڑا لیا ہے یہ شرافت نہیں ہے خود بخود دے دیجئے ورنہ میں تلاشی لیکر نکال لوں گا پھر جادو کا ڈنڈا ادھر ادھر گھمایئے اور باتیں بتاتے ہوئے کسی شخص کی پگڑی یا داڑھی یا جیب سے وہ ہاتھ والا روپیہ برآمد کر لیجئے حاضرین سکتہ میں رہ جائیں گے اور آپ کے کمال فن کی داد دیں گے اور سمجھیں گے کہ روپیہ جادو کے زور سے اڑ کر گلاس سے غائب ہوا اور کسی کی جیب میں جا پہنچا

ایک روپیہ سے کئی روپے بنانا

اس کھیل میں حاضرین کو ایک خالی بکس دکھا دیں۔ یہ ایک ٹین کا چھوٹا سا بکس ہوتا ہے جس میں سے جادو کے ذریعے دس روپے یکے بعد دیگرے تیار کر لیے جاتے ہیں۔

کھیل شروع کرنے پر یہ ٹین خالی بکس حاضرین کو دکھلا دیا جاتا ہے اس کے بعد حاضرین سے ایک روپیہ مانگ کر ہاتھ میں رکھ لیا جاتا ہے اب بکس کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر او تھے کے قریب والی تین انگلیوں کے نیچے دس یا پندرہ روپے دبا کر رکھ لیے جاتے ہیں لیکن خالی بکس

دکھلانے کے بعد بکس میز پر رکھنے اور اٹھانے کا یہ انداز ہونا چاہیئے کہ حاضرین کو اپنی ایکٹنگ میں ایسا الجھایا جائے کہ روپے میز پرسے اٹھانے اور بکس کے اندر رکھ کر بکس اٹھانے پر حاضرین کو اس چالاکی سے ہرگز آگاہی نہ ہونے پائے اب وہ بکس معہ روپیوں کے پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیں وہ حاضرین سے مانگا ہوا روپیہ حاضرین کو دکھا کر بکس کے اندر گرانے کا اشارہ کیا جاتا ہے لیکن گرایا نہیں جاتا ہتھیلی میں ہی چھپا لیا جاتا ہے،

اور ایک روپیہ بائیں ہاتھ سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو بکس میں ٹھک کی آواز آتی ہے اور حاضرین سمجھتے ہیں کہ وہ دائیں ہاتھ والا روپیہ بکس میں ڈال دیا جاتا ہے اس کے بعد ہاتھ بکس کے نیچے ڈال کر وہ روپیہ دکھلا دیا جاتا ہے حاضرین سمجھتے ہیں کہ جادو کے ذریعے روپیہ بکس کے پیندے میں سے گزر کر نیچے آگیا ہے اب بکس اٹھا کر اس کے پیندے کو حاضرین کے سامنے کرکے ڈنڈے سے اشارہ کیا جاتا ہے کہ پیندا موجود ہے اب پھر دائیں ہاتھ سے وہ روپیہ گرانے کا اشارہ کرکے بائیں ہاتھ سے ایک اور روپیہ گرا دیا جاتا ہے جو چھن کرکے گرتا ہے اور پھر نیچے سے اٹھانے کا اشارہ کرکے ہاتھ والا روپیہ دکھا دیا جاتا ہے اب کھیل میں ذرا دلچسپی پیدا کرنے کے لئے کسی چھوٹے بچے کو پاس بلا کر کہا جاتا ہے اپنی خالی مٹھی بند کرکے بکس میں چھوڑ دو جب وہ ایسا کرتا ہے تو بائیں ہاتھ سے وہ تیں روپے گرا دیئے جاتے ہیں پھر کسی کا رومال یا پگڑی یا ٹوپی لے کر بکس پر جھاڑتے جاتے ہیں اور ہاتھ سے روپے گرائے جاتے ہیں بہت حیرت انگیز

کھیل ہے،

رومال سے روپیہ غائب ہوجائے

اس کھیل میں حاضرین سے روپیہ لے کر رومال میں رکھ کر کسی ایک شخص کو پکڑا دیا جائے اور چند منٹ کے بعد رومال کا کونہ پکڑ کر جھاڑ دیا جاتا ہے تو روپیہ غائب ہوجاتا ہے یہ جادو کا حیرت انگیز کھیل ہے جسے حاضرین دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔

اس کھیل کے واسطے ایک ایسا رومال تیار کیا جاتا ہے جو ڈبل ہوتا ہے یعنی دو رومال لے کر ان کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے تاکہ بظاہر دیکھنے میں ایک ہی رومال معلوم ہو، ان دونوں رومالوں کے اندر ایک پترہ روپے کے برابر کاٹ کر سی دیا جاتا ہے جو رومال کے اندر بالکل روپیہ ہی معلوم ہوتا ہے،

کھیل کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ حاضرین میں سے ایک روپیہ مانگ کر ہاتھ میں ہی غائب کر لیا جاتا ہے اور بڑی پھرتی سے وہ ٹین کا پترہ جو رومال کے اندر بند ہوتا ہے کسی آدمی کے ہاتھ میں پکڑ کر انگ کھڑا کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس پر نگاہیں گاڑ دے جب یہ اڑنے لگے تو فوراً اطلاع دے اب آپ کوئی یوں ہی سا منتر پڑھیں اور جادو کی لکڑی کو ادھر ادھر گھمائیں پھر رومال پر ایک پھونک مار کر رومال کا کونہ پکڑ کر جھٹک دیں روپیہ غائب ہوجائے گا اب اس آدمی کو بظاہر دھمکائیں کہ لایئے میرا روپیہ رکھ دیجئے ورنہ ابھی پولیس کو خبر کرتا ہوں پھر چند باتیں کرکے اس آدمی

کی ناک میں سے وہ ہاتھ ڈالا روپیہ نکال کر حاضرین کو دکھلا دیں۔

اس طریقہ سے گلاس بھی غائب کیا جا سکتا ہے اس کے واسطے ایک ٹین کا پترہ گلاس کے منہ کے برابر تیار کرا کر رومال کے اندر سی دیا جاتا ہے اور کھیل کے وقت گلاس کے اوپر وہ پترہ رومال میں چھپا ہوا رکھ کر گلاس اور رومال حاضرین کو دکھلا دیا جاتا ہے پھر باتیں کرتے کرتے حاضرین کی توجہ کسی اور طرف لگا کر اس کو تو جھولی یا جادو کی ٹوپی میں گرا دیا جاتا ہے اور خالی پترہ ہاتھ میں پکڑ کر حاضرین میں سے کوئی سادہ لوح سا آدمی تاڑ کر اپنے پاس بلا لیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس گلاس کو اپنی انگلیوں سے تھام لو، لیکن یہ اِدھر اُدھر نہ ہونے پائے ورنہ اُڑ جائے گا ابھی اس میں سے ایک پھولدار پودا نکلے گا اسے غور سے دیکھتے ہیں۔ حاضرین کی نگاہیں رومال پر گڑ جائیں گی آپ جادو کا ڈنڈا گھما کر رومال کا کونہ پکڑ کر جھٹک دیں گلاس غائب ہے آپ فوراً فضا میں انگلی لہرا دیں اور کہہ دیں" وہیں کھڑا رہ" حاضرین دم بخود رہ جائیں گے،

چوڑیوں میں روپیہ غائب

ہم نے ایک پروفیسر کو دیکھا میز پر چوڑیوں کے اندر روپیہ رکھا اور جب جادو کے ڈنڈے سے چوڑیوں کو اِدھر اُدھر کرکے کچھ منتر پڑھا تو روپیہ غائب ہو گیا حاضرین حیران تھے کہ روپیہ چوڑیاں کھا گئیں۔ یا میز غائب کر گئی اس جادو کے کھیل کے متعلق بہت سوچا کچھ سمجھ نہ آئی آخر ایک ماہر فن نے اس راز سے پردہ ہٹایا۔

بات صرف اس قدر ہے کہ کھیل کرتے وقت میز پر سفید کاغذ چسپاں کر دیا جاتا ہے اور اسی کاغذ کا ایک ٹکڑا ایک چوڑی کے نیچے لگا دیا جاتا ہے حاضرین میں سے روپیہ مانگ کر میز پر رکھ دیا جاتا ہے اور جادو کی لکڑی سے ہلاتے ہلاتے کاغذ والی چوڑی کو روپے کے اوپر رکھ دیا جاتا ہے کاغذ کا رنگ وہی ہوتا ہے جو میز والے کاغذ کا ہے لہٰذا یہ راز معلوم نہیں ہو سکتا جادوگر دوسری چوڑیوں کو ہلاتا رہتا ہے اور روپیہ غائب ہو جاتا ہے۔

ایک نہایت پراسرار جادو کا کھیل:

کہتے ہیں شاہ جہانگیر کے دربار میں ایک جادوگر آیا اور اپنے کمال فن دکھلانے چاہے بادشاہ نے اجازت دیدی تو اس نے اپنا جادو کا کھیل شروع کیا اس کھیل کے لیے جادوگر کی حسب مرضی ایک سٹیج تیار کیا گیا جس پر سیاہ مخمل کے پردے لگائے گئے وہ جادوگر انگریز تھا اس کے ساتھ ایک بہت خوبصورت سنہری بالوں اور نیلی آنکھوں والی لیڈی جو سراسر ایک جادو کی پری معلوم ہوتی تھی ایک خوبرو لڑکا نوخیز پھول کی مانند تھا تینوں اب زرق برق وردیاں پہن کر اسٹیج پر آئے تو حاضرین اس حسن جادو نگار کو دیکھ کر عش عش کر اٹھے دربار کی اوپر والی منزل میں ملکہ نور جہاں اپنی کنیزوں کے ساتھ بیٹھی اس نظارہ کو دیکھ رہی تھی،

تب جادوگر نے دو صندوق نکالے اور ان کے منہ کھول کر اسٹیج پر رکھ کر حاضرین کو دکھلا دیئے کہ خالی ہیں پھر ایک صندوق

میں لیڈی کو بٹھا کر اور دوسرے میں اس لونڈے کو بٹھا کر دونوں کے تالے بند کر کے تخت شاہی پہ رکھ دیئے گئے اور پردہ گرا کر جادوگر نے ایک اور کھیل شروع کر دیا تھوڑی دیر کے بعد پردہ اٹھا اور دیکھا کہ صندوق بدستور بند پڑے تھے تخت شاہی سے چابیاں لے کر بکس کھولے گئے تو لونڈے والے بکس میں لیڈی اور لیڈی والے بکس میں لونڈا تھا سب حیران رہ گئے دراصل حقیقت یہ ہے کہ یہ بکس ایک خاص ترکیب سے تیار کئے ہوئے ہیں ان میں عقبی تختے کو اس ترکیب سے لگایا جاتا ہے کہ وہ اندر سے کھل سکے اور اندر سے ہی بند ہو سکے جب کسی کو اس بکس کے اندر بند کر کے تالا لگا دیا جاتا ہے تو وہ عقبی تختی کھول کر باہر آ جاتا ہے اس طریقے سے اس لیڈی اور لڑکے نے اپنے بکس تبدیل کر لیے تھے بس —

• تنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

پروفیسر کا تھیلے اور صندوق سے پراسرار طور پر غائب ہونا

یہ تعجب انگیز کھیل ہم نے ایک کلب میں دیکھا تھا ایک انگریز پروفیسر نے ایسے پراسرار طریقے سے یہ کھیل دکھایا کہ سارا مجمع گویا خواب سے بیدار ہو گیا میجک پروفیسر کے ساتھی نے پروفیسر کو پہلے ہتھکڑی اور بیڑی پہنا کر اسیر کر لیا پھر اسے ایک چرمی تھیلے میں بند کر کے تالا لگا دیا گیا بعد اس تھیلے کو ایک صندوق میں بند کر کے تالا لگایا گیا اور چابیاں ایک سرکاری آفیسر کے حوالے کر دی گئیں اور پردہ گرا کر ایک سریلا راگ گایا گیا اور

پھر پروفیسر کے ساتھی نے کہا حضرات یہ پروفیسر بڑی مدت سے مفرور تھا میں پولیس انسپکٹر ہوں مدتوں سے یہ کسی کی گرفت سے نہ آتا تھا اب بڑی مشکل سے میرے قابو میں آیا ہے آپ اس گرفتاری میں میرے گواہ ہیں میں اب اسے نکال کر عدالت میں لے جاؤں گا اور وہاں آپ کو شہادت دینی ہوگی کہ اس پروفیسر کو ہمارے سامنے گرفتار کیا گیا تھا یہ کہہ کر پردہ اٹھایا اور چابیاں لے کر بکس کھولا تو وہ سر پیٹ کر رہ گیا بکس میں صرف تھیلا ہتھکڑی اور بیڑی موجود تھی لیکن پروفیسر غائب تھا پروفیسر کے ساتھی نے کہا حضرات معلوم ہوتا ہے کہ اس مجمع میں اس مجرم کے ساتھی موجود ہیں یہ ساری ذمہ داری ان حضرات کی ہے جس کے پاس چابیاں تھیں یہ سن کر سارا مجمع ہنسنے لگا اس آدمی نے تالی بجائی تو پروفیسر مجمع کے ایک کونے سے ہنستا ہوا اسٹیج پر آ گیا حاضرین انگشت بدنداں رہ گئے۔

بڑی مدتوں ہم بھی اس ٹوہ میں رہے کہ بات کیا ہے آخر راز کی تہہ کو پا لیا بات معمولی سی ہے کہ اس کھیل کے واسطے ہتھکڑی بیڑی اس قسم کی بنائی جاتی ہے جو ایک خاص طریقے سے خود بخود کھل جاتی ہے اور تھیلہ بھی اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس کے اندر کی جانب بیچ بٹن لگا کر ان پر کپڑا اور چمڑا اس طرح لگا دیا جاتا ہے کہ وہ معلوم نہ ہو سکیں اس طرح تھیلہ کو جب چاہیں اندر سے کھول کر باہر آ سکتے ہیں۔

یہ صندوق اور تھیلہ حاضرین کو دکھلا دیئے جاتے ہیں کہ دونوں

مضبوط اور خالی ہیں پھر پروفیسر کا ساتھی پروفیسر کو ہتھکڑی اور بیڑی پہنا کر تھیلے میں بند کرکے تالا لگا دیتا ہے اور تھیلہ صندوق میں بند کرکے مقفل کر دیتا ہے پروفیسر تھیلے کے بٹن کھول کر باہر آتا ہے اور بکس کی عقبی تختی کھول کر پردہ کے پیچھے غائب ہو جاتا ہے۔

ایک گلاس کا دھواں دوسرے گلاس میں کیطرح آئے

اس کھیل میں دو گلاس شیشے کے کام کرتے ہیں ایک گلاس میں سگریٹ کا دھواں ڈال کر اوپر سے بند کر دیا جاتا ہے تو یہ دھواں آہستہ آہستہ دوسرے گلاس میں نمودار ہونے لگتا ہے ایک گلاس میں دھواں بند کرکے جب آہستہ آہستہ سے پلیٹ اٹھائی جاتی ہے تو اس گلاس کا دھواں خارج ہوکر دوسرے گلاس میں داخل ہونے لگتا ہے اس کھیل کا طریقہ یہ ہے دو شیشے کے گلاس اور دو چینی کی پلیٹیں ہیں اور ایک شیشی میں تیزاب شورہ دوسری شیشی میں لیکوئیڈ امونیا فورٹ ڈال کر اپنے پاس رکھیں جب کھیل شروع کرنے لگیں تو پردے کے پیچھے ہی گلاس رکھ کر ایک گلاس میں دو تین بوندیں تیزاب شورہ ڈال دیں اور الٹی پلیٹ سے گلاس کا منہ بند کر دیں اور پلیٹ کے پیندے میں دو تین بوندیں لیکوئیڈ امونیا فورٹ ڈال دیں اب دوسرے گلاس پر بھی ایسی ہی پلیٹ الٹی کرکے رکھ دیں۔ اور دونوں گلاس میز پر رکھ دیں ناظرین سے خطاب کریں کہ حضرات یہ دو خالی گلاس آپ کے سامنے موجود ہیں ایک گلاس میں سگریٹ کا دھواں چھوڑا جائے تو وہ جادو کے ذریعے دوسرے گلاس جو دور پڑا ہے

خود بخود چلا جائے گا۔ اب یوں کریں کہ خالی گلاس کی پلیٹ اٹھا کر سگریٹ کے چند کش لگا کر دھواں گلاس میں چھوڑ دیں اور اس پر پلیٹ سیدھی کرکے رکھ دیں تاکہ دھواں گلاس کے اندر بند رہے۔

اس کے بعد جادو کا ڈنڈا گھما کر دوسرے گلاس کو چھوئیں اور کہیں کہ دیکھئے جناب یہ گلاس خالی ہے اب میں دوسرے گلاس سے دھواں چھوڑوں گا تو وہ اس گلاس کے اندر آ جائے گا یہ کہہ کر آہستہ سے اس گلاس کو سیدھا کر دیں جوں ہی آپ پلیٹ کو سیدھا کر دیں گے اسکے پیندے پر جو تیزاب نمک کی بوندیں ہیں وہ گلاس کے اندر گریں گے تو یہ تیزاب کی بوندیں تیزاب شورہ سے مل کر آہستہ آہستہ دھواں پیدا کرنے لگیں گی لہٰذا آپ جلدی سے دوسرے گلاس کی پلیٹ ذرا اوپر اٹھائیں اس طرح اس گلاس سے تو دھواں آہستہ آہستہ خارج ہونے لگے گا اور دوسرے گلاس میں تیزابوں کا دھواں بننا شروع ہو جائے گا حاضرین یہی خیال کریں گے کہ دوسرے گلاس کا دھواں جادو کے ذریعے اس گلاس میں نمودار ہو رہا ہے اسی طرح آہستہ آہستہ یہ گلاس بالکل خالی ہو جائے گا اور دوسرا گلاس دھوئیں سے بھر جائے گا۔

گلاس کا ایک اور عجیب کھیل

یہ ایک ایسا کھیل ہے کہ دیکھنے والے آنکھیں مل مل کر دیکھیں اور حیران رہ جائیں یعنی گلاس کو الٹا دینے سے بھی پانی نہ گرے گویا پانی

گلاس کے اندر جم جائے اور ایک بوند بھی نیچے نہ گرے۔

ہم نے یہ کھیل اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میجک پروفیسر نے کھیل کرتے کرتے ایک خالی گلاس لے کر اس میں پانی بھرا۔ اور میز پر رکھ دیا پھر مجمع میں سے ایک لڑکے کو بلایا اور اس سے چند مذاق کی سی باتیں کرتا رہا باتیں کرتے کرتے بولا لڑکے گلاس الٹ دو، لڑکے نے گلاس کو الٹ دیا تو سارا پانی نیچے بہہ گیا پروفیسر ہنسا واہ لڑکے تم نے تو پانی گرا دیا ارے دوست یہ تو جادو کا گلاس ہے اس میں سے پانی نہیں گرتا پھر پروفیسر نے ادھر اُدھر سٹیج پر گھوم کر پانی کا ایک شیشے کا جگ اٹھایا اور لڑکے سے کہا اچھا بھئی لڑکے لو ہم یہ گلاس اپنی ہتھیلی پر رکھتے ہیں تم اسے پانی سے بھر دو۔ تب پروفیسر نے دائیں گلاس ہتھیلی پر رکھ کر آگے بڑھایا تو لڑکے نے جگ میں سے پانی گلاس میں بھر دیا تب پروفیسر نے گلاس پر کچھ منتر پڑھا اور دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی گلاس کے اوپر رکھ کر الٹ دیا اور بولا۔۔۔۔ کیوں لڑکے دیکھا اب یہ پانی نہیں گر رہا۔ تو لڑکے نے کہا واہ واہ یہ کیا بات ہے آپ نے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی سے پانی روک دیا ہے اس لیے پانی نہیں گر رہا ہے تب پروفیسر نے ہتھیلی ہٹائی تو حاضرین نے دیکھا کہ پانی گلاس میں قائم ہے ایک بوند بھی نہیں گر رہا۔ یہ نظارا دیکھ کر سب حاضرین نے تالیاں بجائیں اور بہت خوش ہوئے کئی لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ ارے بابا! ایسا جادوگر تو دریاؤں کے پاٹ بھی روک سکتا ہے، ناظرین آپ حیران نہ ہوں یہ جادو بہت مشکل نہیں ہے آپ بھی اس طرح گلاس کے اندر پانی کو روک سکتے ہیں اس میں صرف

تھوڑی سی چالاکی اور سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے آیئے ہم آپ کو اس راز سے آگاہ کریں، جادو کا راز یہ ہے۔ اس جادو کے کھیل میں ایک واٹر گلاس اور ایک ٹکڑا باریک ابرق کا کام کرتا ہے بس ان ہر دو اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے بازار سے ایک واٹر گلاس اور ابرق کا باریک ٹکڑا منگائیں پھر گلاس ابرق کے ٹکڑے پر الٹا رکھ کر اس کے ارد گرد کسی لوہے کے سوئے سے نشان لگائیں اور اس نشان پر سے اس طرح کاٹیں کہ وہ ٹکڑا بالکل گلاس کے منہ کے برابر کٹے یعنی جب گلاس کے منہ پر رکھا جائے تو اس کے کناروں تک اس طرح سے آجائے کہ نہ تو باہر کی طرف سے کوئی کونہ کھدرا بڑھا ہوا ہو کہ دیکھنے سے معلوم ہو سکے اور نہ ہی اس قدر چھوٹا ہو کہ گلاس کے اندر گر پڑے کھیل کرتے ابرق کا ٹکڑا میز پر پڑا ہو، اور جب باتیں کرتے کرتے اِدھر اُدھر جائیں تو اس کو اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لگا کر رکھ لیں اور بائیں ہاتھ پر گلاس رکھ کر دوسرے آدمی کے ذریعے اس میں پانی ڈلوالیں پھر دائیں ہتھیلی جس پر ابرق کا ٹکڑا گلاس کے منہ پر رکھ کر گلاس کو الٹا دیں اور اچھی طرح سے ابرق کے گلاس کے منہ پر چپکا کر ہتھیلی ہٹالیں اور اب پانی نہیں گرے گا کیونکہ ابرق گلاس کے منہ پر چپک جائے گا ابرق

گلاس اور پانی کا رنگ ایک ہی ہے اس لیے دور سے کوئی نہیں شناخت کر سکتا کہ گلاس کا منہ بند ہے۔

پانی سیاہی اور سیاہی پانی بن جائے

یہ ایک حیرت انگیز کھیل ہے دو گلاسوں میں حاضرین کے سامنے پانی ڈالا جاتا ہے پھر ایک گلاس سیاہی بن جاتا ہے دوسرے میں پانی تھوڑی دیر بعد وہی سیاہی دوسرے گلاسوں میں جاتی ہے اور صاف پانی رہ جاتا ہے اس حیرت انگیز کھیل کا راز یہ ہے بازار سے ایک ہی سائز اور ایک ہی صورت و شکل کے دو گلاس منگائیں دو گلاس سیاہ کاغذ کے بغیر پیندے کے ایسے جو ایسے جو ان گلاسوں کے اندر آسکیں اب کھیل دکھاتے وقت پہلے دو خالی گلاس حاضرین کو دکھلا کر میز پر رکھ دیں پھر ان میں سادہ پانی بھر لیں اور مجمع کو دکھلا دیں کہ حضرات سادہ پانی کے دو گلاس ہیں اب دونوں گلاسوں پر رومال ڈال دیں اور رومال ڈالتے وقت ایک گلاس کے اندر وہ سیاہی دار کاغذ والا گلاس چپکے سے ڈال دیں پھر گلاسوں کے اوپر جادو کی لکڑی گھما کر رومال اٹھا دیں تو ایک میں سیاہی ہوگی اور دوسرے میں سادہ پانی پھر رومال ڈال دیں اور پہلے گلاس سے سیاہ گلاس نکال دیں اور دوسرے میں رکھ دیں اب کہ جب رومال اٹھے گا تو سیاہ پانی سفید نظر آئے گا اور سفید پانی سیاہ ہو جائے گا ناظرین اس پر حیران رہ جائیں گے۔

سیاہی سے پھول بن جائیں

آپ نے بعض پروفیسروں اور جادوگروں کو یہ کھیل کرتے دیکھا ہوگا کہ ایک گلاس میں سیاہی گھول کر کسی شریف آدمی پر انڈیل دیتے ہیں تو وہ بجائے سیاہی کے پھول بن جاتے ہیں حاضرین حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ سیاہی سے پھول کیونکر بن گئے کوئی اسے نظر بندی کا کھیل کہتا ہے اور کوئی جادو کا کرشمہ سمجھتا ہے لیکن حقیقت کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتی کہ اس جادوگری میں راز کیا ہے،

لیجئے آپ کو ہم اس راز سے آگاہ کیے دیتے ہیں کہ سیاہی بھی حقیقت میں سیاہی ہوتی ہے اور پھول بھی حقیقت میں پھول ہوتے ہیں لیکن صرف ان کے گرانے میں کمال یہ ہے کہ سیاہی سے پھول بن جاتے ہیں اور وہ یوں ہوتا ہے کہ جب پروفیسر یا کھیل کرنے والا ایک شیشے کے گلاس میں سیاہی گھول کر رکھ دیتا ہے اور حاضرین کو باتوں میں الجھائے رکھتا ہے اتنے میں اس کا خفیہ ساتھی ایک گلاس میں سیاہ کاغذ کا خول رکھ اس میں تازہ پھول رکھ دیتا ہے اور وہ سیاہی والا گلاس اٹھا لیتا ہے جو باہر سے سیاہی کا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے حاضرین کے قریب پہنچ کر کھیل کرنے والا کسی سفید پوش کو تاڑ کر اس کی طرف لپکتا ہے کہ گلاس انڈیل دے لیکن سیاہی کا گلاس دیکھ کر حاضرین جھینپ جاتے ہیں اور ہر ایک تماشائی پہلو تہی کرنے لگتا ہے کہ اس پر گلاس نہ گرایا جائے اتنے میں پروفیسر ایک آدمی پر گرا ہی دیتا ہے تو پھول

ہر طرف بکھر جاتے ہیں اور لوگ ہنسنے لگتے ہیں۔

ھدایت

اس کھیل میں یہ احتیاط رکھیں کہ پھولوں والے گلاس کے خول کو
دیکھنے نہ پائے جب ایک جھٹکے سے پھول گرا دیں تو لوگوں کی نگاہ ابھی
پھولوں پر ہی ہو کہ آپ جھٹ گلاس پر رومال ڈال کر کاغذ کا غلاف
محفوظ کر لیں اور گلاس میز پر رکھ دیں۔

جادُو کا چھلا

یہ بھی ایک حیرت انگیز کھیل ہے ایک دھاگے سے چھلے کو لٹکا دیا
جاتا ہے اور دھاگے میں آگ لگا دی جاتی ہے دھاگہ جل جاتا ہے لیکن
چھلا بدستور اپنی جگہ پر دھاگے سمیت لٹکا رہتا ہے ناظرین اس
حیرت انگیز معاملہ کو دیکھ کر محو حیرت ہو جاتے ہیں۔
اس کھیل میں جادو کا راز صرف یہ ہے کہ سوت کا ایک پختہ دھاگہ
اس غرض کے لئے اس طرح سے تیار کیا جاتا ہے کہ دھاگہ کو نمک کے
گاڑھے سے لوشن میں تر کر کے کچھ دیر رکھ دیا جاتا ہے اور پھر
دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے کھیل کرتے وقت اس دھاگے میں کوئی
ہلکا سا چھلا باندھ کر کہیں ٹانگ دیں اور ماچس سے دھاگے کو آگ
لگا دیں دھاگہ جل جائے گا لیکن چھلا بدستور قائم رہے گا اور جلا
ہوا دھاگہ بھی بدستور قائم رہے گا مگر جب اسے ہاتھ لگایا جائیگا
تو فوراً نیچے گر جائے گا۔

پُراسرار گیند

یہ گیند اپنے ماسٹر کے کہنے پر چلتا ہے رکتا ہے اور پھر چل پڑتا
ہے ہر خطرے پر فوراً اپنے قدم روک لیتا ہے اور موقع پاتے ہی پھر
اپنی رفتار تیز کر دیتا ہے بڑا دلچسپ اور حیرت افزا کھیل ہے۔
یہ ایک گیند ہے اس میں دھاگہ ڈالا ہوا ہے پروفیسر اسے دونوں
طرف سے پکڑ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے گولے چل تو وہ آہستہ
آہستہ سرکنے لگتا ہے جب ماسٹر کہتا ہے خطرہ خطرہ تو گولا جھٹ
رک جاتا ہے۔
بظاہر یہ ایک گول مٹول لٹو ہے اس میں مضبوط ڈوری ڈالی گئی
ہے اسے جب ڈوری پکڑ کر کوئی نیچے اوپر کرے تو نہایت آسانی
سے نیچے اوپر چلا جاتا ہے پھر اٹھنے سے اوپر بھی آجاتا ہے بظاہر
اس میں کوئی روک معلوم نہیں ہوتی اور دیکھنے والا اس پر کوئی شبہ
نہیں کر سکتا لیکن اس میں ایک راز ہوتا ہے جو اس کی بناوٹ کے
اندر رکھا ہوا ہے اسی بناوٹ کے ذریعے کھیل کرنے والا اپنی
حسب منشاء اس گولے سے کام لے سکتا ہے۔
اس گولے کی صورت
اس طرح ہوتی
ہے۔
اس تصویر سے
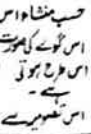
جادو کے گولے
کی اندرونی صورت

اندرونی سوراخ

آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ

اس کا اندرونی سوراخ ذرا ٹیڑھا سا بنوایا جاتا ہے اور سوراخ کے اس ٹیڑھے پن میں ہی گولے کے چلنے اور رکنے کا راز ہے کھیل کرتے وقت ڈوری کا ایک سرا دائیں ہاتھ اور دوسرا بائیں ہاتھ میں ہوتا ہے جب ڈوری کو ڈھیلا چھوڑ دیں تو گولا چلنے لگتا ہے اور جب ذرا سخت کریں تو رک جاتا ہے چنانچہ جب گیند کو چلتے چلتے کہتے ہیں رک جاؤ خطرہ ہے تو وہیں ڈوری کو کھینچ دیتے ہیں تو گیند رک جاتا ہے اس طرح سے گیند کو اپنی حسب منشا چلایا جاتا ہے اور حاضرین اسے جادو کا گیند سمجھتے ہیں جو اشاروں پر چلتا ہے۔

جلے ہوئے رومال سے بیسیوں رومال بنانا

اس کھیل میں دیا سلائی سے ایک رومال کو جلا دیا جاتا ہے اور پھر اس ایک رومال سے دیکھتے ہی دیکھتے کئی خوبصورت فینسی رومال نکل آتے ہیں لیکن اس فن میں کافی پریکٹس اور چالاکی درکار ہوتی ہے تاکہ حاضرین میں سے کوئی سرنہ ہو جائے،

طریقہ یہ ہے کہ ایک دیا سلائی کی ڈبیہ لے کر حاضرین کو دکھلا دیں کہ حضرات یہ ایک ماچس بکس ہے اور اس کے اندر صرف تیلیاں ہیں اس ڈبیہ کا حصہ جدھر تیلیوں کا مصالحہ ہوتا ہے باہر نکال کر میز پر رکھ دیں۔ اور دوسرا حصہ جو خالی ہو گیا ہے اس میں ریشمی رومال کی ایک گولی سی بنا کر رکھ لیں اس کے بعد کاغذ کا ایک ٹکڑا ہاتھ میں لے کر حاضرین سے کہیں لو جناب یہ کاغذ کا ٹکڑا جو میرے ہاتھ میں ہے میں اسے جلا دوں گا۔ اور جلنے کے بعد یہ اپنا رنگ بدلے گا۔

اب وہ ڈبیا اپنی طرف سرکا کر اس میں سے ایک تیلی نکال لیں لیکن تیلی کے ساتھ ہی بڑی پھرتی سے پچھلے حصے سے رومال بھی اڑا لیں یعنی ڈبیا کو بند کرنے کے بہانے وہ رومال اپنی ہتھیلی میں چھپا لیں اب وہ چپ کی تیلیاں ماچس پر رگڑ کر آگ پیدا کریں اور کاغذ کے ٹکڑے میں لگا دیں لیکن کاغذ کو پورا جلنے نہ دیں اسے فوراً اٹھا کر ہاتھوں میں مسلنا شروع کر دیں اور ہاتھوں میں مسلتے مسلتے وہ رومال والی گولی ہتھیلیوں میں سے جھٹ ایک ہاتھ سے جھٹک کر رومال دکھا دیں ناظرین حیران ہوں کہ جلے ہوئے پھرے رومال کیسے بن گیا اس کے بعد آپ حاضرین کو مخاطب کریں کہ حضرات اس ایک رومال سے کئی رومال پیدا ہو جائیں گے، اس موقعہ پر ایک بات اور یاد رکھیں ادھر جب آپ یہ کھیل دکھلا رہے ہوں تو آپ کا خفیہ ساتھی چار پانچ رومالوں کی گولی بنا کر میز پر رکھ دے اور آپ وہ رومال ان رومالوں والی گولی پر بچھا دیں پھر جب رومال اٹھانے لگیں تو ساتھ ہی وہ رومالوں کی گانٹھ بھی اٹھا لیں اور ہتھیلیاں ملتے ملتے ایک دو تین چار پانچ رنگ برنگ کے رومال نکال کر حاضرین کو دکھلا دیں سب حیران رہ جائیں گے کہ یہ اس قدر رنگ برنگ کے رومال کہاں سے آ گئے۔

حیرت انگیز رومال

یہ ایسا عجیب رومال ہے کہ اسے اگر کسی کی آنکھوں پر ڈال دیں تو فوراً آنسو بہانے لگے گا مصنوعی طور پر اور فوری طور پر رونے اور آنسو

بجانے کے واسطے یہ رومال بہت کارآمد تحفہ ہے ایکٹروں اور ایکٹریسوں کو ایسے موقع پر اس سے کام لینا چاہیئے یہ رومال تیار کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک ململ کا صاف رومال تیار کرا کر اسے عرق پیاز میں بھگو کر سایہ میں خشک کریں اسی صورت سات بار اسی عرق میں خشک کریں اور اپنے پاس رکھ لیں عرق پیاز تیار کرنے کی ترکیب ہے کہ پیاز بیکر کونڈے ڈنڈے سے کچلیں تو پانی نکل آئے گا اسے کسی برتن میں جمع کرتے جائیں اور رومال تر کریں لیکن پیاز کے پانی کو چھان کر صاف کر لیں تاکہ رومال کی رنگت نہ خراب ہو جائے یا رومال ہلکی سی رنگت کا ہو تاکہ عرق پیاز کی رنگت کا راز نہ کھل جائے یہ رومال جادو کے پٹارہ میں رکھیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

جادو کی نلکی

ایک دفعہ ایک مداری کو ہم نے کھیل کرتے دیکھا اس کے ہاتھ میں دو نلکیاں تھیں اور ان میں ڈورا پڑا ہوا تھا وہ جب ایک نلکی کا ڈورا کھینچتا تو دوسری کا خود بخود ہی کھنچ جاتا۔ خیال تھا کہ دونوں نلکیاں جڑی ہوئی ہیں لیکن اس نے جھٹ دونوں کو جدا جدا کر دیا۔ تو اب بھی دھاگے اسی طرح کام کر رہے تھے حتیٰ کہ اس نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو بلا کر ایک نلکی اس کے ایک کان سے لگا دی اور دوسری دوسرے کان سے لگوا دی اب اس نے دھاگہ کھینچا تو دوسرا دھاگہ خود بخود کھنچ گیا مجمع کو بہت حیرانی ہوئی اور مداری نے خوب پیسے کمائے لیکن تھوڑی سے غور و فکر کرنے سے یہ بھید ہماری سمجھ میں آ گیا

کہ نلکیوں میں دھاگہ کیونکر کام کرتا ہے۔

درحقیقت بات یہ ہے کہ دونوں نلکیوں کے دھاگوں کے ساتھ اندر کی طرف ایک سکے کی گولی بندھی ہوئی ہوتی ہے جب ایک نلکی کا ڈورا کھینچتے ہیں تو دوسری کو ذرا ٹیڑھا کر دیتے ہیں وہ گولی اپنے وزن کے سبب نیچے کو زور مار کر جاتی ہے تو دھاگہ خود بخود کھینچنے لگتا ہے۔ ان نلکیوں کا کام کرتے وقت ایک کو ٹیڑھا رکھنا چاہیئے اور دوسری کو سیدھا تاکہ ایک گولی نیچے کو کام کرے اور دوسری اپنی جگہ پر قائم رہے ایسی سکے کی گولیاں سناروں سے بنوائی جا سکتی ہیں۔

لٹوؤں کا عجیب کھیل

یہ تین گولے ایک مضبوط دو لڑی ڈوری میں پروئے ہوتے ہیں ان پر ڈوری کی گانٹھ لگا کر دو آدمی مضبوطی سے پکڑے رکھیں اب کھیل کرنے والا ان پر جادو کا ڈنڈا گھما کر ایک زور کا ڈنڈا مارے تو گولے اس ڈوری سے الگ ہو جائیں گے لیکن ڈوری صحیح و سالم رہے گی۔

اس کھیل میں راز یہ ہے کہ تین گولے لکڑی کے بنوائے جائیں اور ان کے مختلف رنگ ہوں ان میں سوراخ بنا کر انہیں مضبوط ڈوری کے دو ڈوروں میں پرو دیں لیکن ڈوروں کو دوہرا کر کے کچے سوت کے دھاگے سے باندھیں اور اسی طرح سے دھاگے کا ڈورا ان میں پرو کر تیار کر لیں۔ مندرجہ شکل سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

آدمی کا کٹا ہوا سر تھالی میں :

یہ شعبدہ تیار کر کے ایک کمرہ یا خیمہ میں پردے کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور ٹکٹ لگا کر پبلک کو دکھایا جاتا ہے عموماً میلوں پر ایسے کرتب بہت منافع بخش ہوتے ہیں اور عوام سے پیسے وصول کرنے کا موقع مل جاتا ہے جب حاضرین پردہ کے اندر دیکھتے ہیں تو میز کے اوپر تھالی کے اندر آدمی کا کٹا ہوا سر نظر آتا ہے اور دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں کیونکہ سر تو موجود ہوتا ہے لیکن دھڑ کہیں نظر نہیں آتا ایک شور مچ جاتا ہے اور لوگ دیکھنے کے لیے ٹوٹ پڑتے ہیں۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ایسا میز تیار کرائیں جس کی تین ٹانگیں ہوں یعنی اسکے تین پہلو ہوں اور اسکے دونوں طرف کے پہلوؤں پر آئینے لگوا دیں مگر پچھلے حصے کو جو پردے کی جانب رہتا ہے یونہی رہنے دیں میز کے اوپر والے تختے میں سوراخ ایسا بنوایا جائے جس میں سے آدمی کا سر گذر سکے اور بڑی تھالی بھی اس قسم کی ہو جس کے اندر ایسا سوراخ ہو، میز کو خیمے کے اندر رکھ کر اس کے نیچے ایک سٹول رکھ دیں اس پر ایک آدمی

اس طرح بیٹھے کہ وہ اپنا سر میز کے سوراخ میں داخل کر دے یعنی اس کا سر تو میز کے اوپر دکھائی دے اور دھڑ میز کے نیچے ہو جو آئینوں کی وجہ سے کسی طرف سے نظر نہیں آئے گا اس کے بعد وہ تھالی لے کر اس میں سے سر کو گذار کر تھالی میز پر رکھ دیں اب دور سے یوں معلوم ہوگا کہ آدمی کا کٹا ہوا سر تھالی کے اندر پڑا ہے۔

ہدایت: اس میز کو آدمیوں کی پہنچ سے دور رکھیں تاکہ آئینہ پر کسی کا سایہ نہ پڑے ورنہ راز افشا ہو جائے گا۔

ریت کا شعبدہ

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض شعبدہ باز ایک مٹکا پانی کا بھر کر اس میں مٹھی بھر ریت ڈال دیتے ہیں اور پھر جب اسے باہر نکالتے ہیں۔ تو ریت بالکل خشک ہوتی ہے اس پر پانی کا اثر نہیں ہوتا تماشائی حیران رہ جاتے ہیں حاضرین میں سے کوئی بھی نہیں سمجھ پاتا کہ پانی تو ہر شے کو گیلا اور گداز کر دیتا ہے پھر ریت اس کے اثر سے کیوں کر محفوظ رہی لیکن اگر ایسے راز ہر ایک کی سمجھ میں آجائیں تو شعبدہ باز پیر و فقیر اور مداری بیچارے کیسے اپنی روزی پیدا کریں ہم آپ کو یہ راز بتائے دیتے ہیں تھوڑی سی سفید ریت لیکر اسے گرم کرائیں پھر اس میں کچھ موم اور گھی ڈالیں جب سرد ہو جائے تو یہ ریت تیار ہے اس ریت کو مٹھی بھر کر پانی میں ڈالیں تو پانی اس پر بالکل اثر نہیں کرے گا جب پانی سے نکال کر باہر رکھیں گے تو بالکل سوکھی خشک اور بھر بھری ہوگی۔

بند لفافے میں سوال بتانا۔

ایک دفعہ ایک جوتشی صاحب آئے تمام شہر میں منادی ہوئی
بڑے اشتہار چھاپے گئے کہ طلسمی استاد سے دل کے راز اور قسمت
کی باتیں دریافت کیجئے قدرت کے ہفتہ راز اور ماضی و مستقبل کے حالات
معلوم کیجئے، شہر سے تھوڑی دور ڈاک بنگلے کے قریب ایک
پر بڑے بڑے بورڈ آویزاں تھے جوتشی بابا..... جوتشی بابا لوگوں کے
کے ٹھٹھ جمع ہو گئے ہر ایک آدمی اپنی قسمت کے راز معلوم کرنے کو
بے تاب تھا۔ ہم بھی وہاں پہنچے تو بڑا ہنگامہ بپا تھا، یکے بعد دیگرے لوگ
اندر جاتے تھے اور اپنے سوالات دریافت کر کے واپس آتے معلوم
ہوا کہ ہر ایک آدمی دو دو روپے فیس دے کر اپنا سوال لکھ کر لفافے میں
بند کر دیتا ہے اور جوتشی صاحب بند لفافے دیکھ کر ہی اس کے سوال
کا جواب لکھ دیتے ہیں ہر ایک جوتشی کے علم اور غیب دانی پر حیران
تھا جوتشی صاحب نے دو دو دن کے قیام میں سینکڑوں روپے کمائے
جوتشی صاحب وہاں بڑے ٹھاٹھ سے براجمان تھے سوال پوچھنے
والے کئی لوگ ادھر اُدھر بیٹھے تھے پیشتر علم جوتش کی کتابیں ادھر اُدھر
میز پر دری پر اور المار ی میں موجود تھیں تپائی پر ٹائم پیس پڑا تھا
جوتشی صاحب کے قریب ایک سلیٹ اور پنسل تھی ہم احتیاطاً گھر
ہم سے سوال لکھوا کر ساتھ لے گئے تھے،
جب ہماری باری آئی تو ٹائم پیس کو دیکھ کر جوتشی صاحب نے
پنسل سے سلیٹ پر وقت نوٹ کر لیا پھر ہمارے نام اور جائے رہائش

کے متعلق پوچھا، یہ سب کچھ انہوں نے سلیٹ پر لکھ لیا پھر فرمایا آپ
کو کونسا رنگ پسند ہے ہم نے کہا ہم کو گلابی رنگ ہمیں بہت مرغوب
ہے تب جوتشی صاحب ایک کتاب پر کاغذ کا سفید ٹکڑا رکھ کر ہماری
طرف سرکا دیا اور پنسل دے کر بولا لیجئے، اپنا سوال لکھ دیجئے ہم نے
کہا جوتشی جی مہاراج سوال تو ہم نے پہلے ہی لکھ کر جیب میں ڈالا ہوا
ہے۔ تو وہ بولے حضرات ستاروں کے چکر اور برجوں کے مقام بدلتے
رہتے ہیں۔

بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم
دگرگوں مے شود احوال عالم

پہلے کا لکھا ہوا سوال اس ساعت سے تعلق نہیں رکھتا پھر
لکھیے گا جوتشی صاحب کے سوال پر ہمارا ماتھا ٹھنکا۔ کہ ضرور دال میں
کچھ کالا ہے خیر ہم نے وہ کتاب اور کاغذ لے کر ذرا پرے ہٹ کر سوال
لکھنا شروع کر دیا لیکن معاً ہمارے دل میں خیال آیا کہ اس کاغذ پنسل
یا کتاب میں کوئی خاص راز والی بات نہ ہو۔ ہم نے کتاب الگ کر دی
اور اپنی ایک پاکٹ بک نکال کر اس پر کاغذ رکھ کر سوال لکھا اور جیب
میں ڈال لیا جوتشی نے کہا آپ اپنا سوال لفافہ میں بند کر کے اس بکس
میں رکھ جائیں آپ کو جواب مل جائے گا ہم نے کہا آپ اپنے جوتش
کے ذریعے ابھی بتائیے ہمارا سوال کیا ہے تب جوتشی مہاراج کچھ سٹ
پٹائے اور بولے اچھا ۲ بجے تشریف لائیے گا خیر ہم ۲ بجے جب
پھر پہنچے تو ہر ایک سائل کو اس کا جواب اور سوال بتایا جا رہا تھا
جب ہم سامنے آئے تو جوتشی کا رنگ اڑ گیا اور بولے افسوس کہ آپ

کے سوال کا جواب آج نہیں دیا جاسکے گا ہم نے کہا جوتشی جی یہ آجکل کے وعدوں سے کام نہیں چلے گا آپ نے روپیہ بوٹنے کا خوب دھندا بنا رکھا ہے۔ اس راز کو بھانپ لیا ہے جوتشی نے نگاہیں نیچی کر لیں بہت شرمندہ سا ہوا۔ آخر جوتشی صاحب اسی دن بوریا بستر لے کر رفو چکر ہو گئے۔

ناظرین آپ حیران اور بیقرار ہوں گے کہ وہ کیا راز تھا جس کے ذریعے وہ جوتشی عالم الغیب بنا ہوا تھا وہ راز جوتشی لوگ اپنے شاگردوں کو سینکڑوں روپے اور برسوں خدمت کرانے کے بعد بتلایا کرتے ہیں اور سینہ بہ سینہ رکھنے کی کڑی شرط لگا دیتے ہیں لیکن ہم وہی راز طشت از بام کیے دیتے ہیں تاکہ حاضرین کرام کسی ایسے پاکھنڈی جوتشی بازیگر کے پھندے میں پھنس کر اپنی جیب خالی نہ کرائیں راز یہ تھا کہ جوتشی صاحب کے پاس جس قدر کتابیں تھیں سب پر ایک ہی قسم کا کاغذ چڑھا ہوا تھا اور سب مجلد تھیں ہر ایک جلد پر کرافٹ پیپر چڑھانے سے پہلے سفید کاغذ اور اس پر کاربن پیپر رکھ دیا جاتا تھا اور سفید کاغذ کا غلاف ہوتا تھا جب کوئی سائل اس پر کاغذ رکھ کر پنسل سے سوال لکھتا تھا تو وہ نیچے والے کاغذ پر بھی لکھا جاتا تھا۔

جوتشی کتاب کا کاغذ کھول کر سوال دیکھ لیتا تھا اور تمام باتیں جو سلیٹ پر لکھی ہوتی تھیں ان کے مطابق کوئی من گھڑت سا جواب تحریر کر دیتا سوال لکھنے والا جوتشی کی عالم الغیبی پر حیران رہ جاتا بس یہ تھا راز جو ہم نے اس کی کتاب کا جائزہ لے کر معلوم کیا۔

ایک اور پاکھنڈ

اسی طرح کا ایک اور پاکھنڈ بھی ہے جس کے ذریعے بند لفافوں کے اندر سے بغیر دیکھے سوال بتائے جا سکتے ہیں۔

چنانچہ ہم نے ایک عامل کو دیکھا تھا وہ سوالات والے لفافوں کا ڈھیر اپنے سامنے میز پر لگا لیتا تھا اور ایک ایک لفافہ کو سونگھ کر بتاتا تھا کہ اس لفافہ میں یہ سوال درج ہے اور اس لفافہ میں یہ سوال لکھا ہوا ہے جس مجمع میں یہ شعبدہ دکھانا مقصود ہو اس محفل میں ایک آدمی کو اپنا راز دار بنا لیا جائے اور اسے سمجھا دیا جائے کہ تم بھی سوال کرنے والوں میں شامل ہو جانا اور اپنے لفافوں کے اندر فلاں بات تحریر کرنا۔ اس کے بعد مجمع میں جس قدر آدمی سوال کرنے والے ہوں ان میں کاغذ کے پرزے اور لفافے تقسیم کر دیے جائیں اور کہہ دیا جائے کہ ہر آدمی اپنی حسب منشاء کوئی سا سوال لکھ کر لفافے کے اندر بند کر دیں اس کا سوال بغیر لفافہ دیکھے بتلا دیا جائے گا۔ جب تمام آدمی اپنے اپنے سوالات لکھ کر لفافے کے اندر بند کر چکے تو تمام لفافوں کا ڈھیر لے کر جادو کی ٹوپی کے اندر رکھ دیے جائیں اور پھر لوگوں کو مغالطے میں ڈالنے کے لئے ایک شیشے کا پیالہ یا گلاس پانی سے بھر کر رکھ دیں اور اس پر کچھ منتر زیر لب پڑھ کر دم کر دیں پھر جادو کی لکڑی ان لفافوں اور پیالے کے درمیان کئی بار گھمائیں اور خوب غور سے کبھی لفافہ کو اور کبھی گلاس کو دیکھیں پھر نی الفور ٹوپی کے اندر سے ایک لفافہ پکڑ کر ہاتھ بلند کریں۔ اور لفافے کو غور سے دیکھ

ہو تو پہلے رومال دکھا کر اپنی چالاکی سے کم کر جائیے اور پھر اس کیس سے نکالیے تو آپ کے فن کا کمال اور بھی زیادہ قابل ستائش ہوگا۔

پتے کا رنگ تبدیل کرنا۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ مداری اور میجک پروفیسر تاش کا کھیل کرتے ہوئے پتے کا رنگ تبدیل کر دیتے ہیں اور دیکھنے والے تعجب کرتے ہیں کہ یہ پتے کا رنگ کیسے تبدیل ہو گیا۔ حضرات یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اس میں صرف تھوڑا سا راز معلوم کر لینا ضروری ہے۔ تاش کا کوئی پتہ لیکر اس کی پشت پر دوسرے پتے کو اس طرح چسپاں کریں کہ اس کا نصف حصہ گوند سے چپک جائے اس کو جب موڑیں گے تو فورا رنگ تبدیل ہو جائے گا لیکن اس کھیل میں پریکٹس کی ضرورت ہے اور کھیل کرتے وقت ذرا چالاکی پھرتی اور دانائی سے کام لیں تاکہ اس اندرونی راز کو کوئی پا نہ سکے بلکہ اس پھرتی اور چالاکی سے چلے کہ تماشائی حیران و ششدر رہ جائیں۔

آنکھیں بند کرکے پتہ بتلانا

میجک پروفیسر کی آنکھیں بند ہی تھیں اور وہ تاش کو ہاتھ میں لیکر کسی کا کھینچا ہوا پتا بتا دیتا تھا تماشائی اس کی قوت احساس اور اسرار علم سے محو حیرت ہو رہے تھے جو کوئی پتا کھینچتا وہ تاش میں ملا کر دو چار بار پھینٹتا پھر جھٹ پتہ نکال کر میز پر رکھ دیتا۔ یہ تاش ایک خاص طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں اس طرح سے کہ پوری تاش کو شکنجہ میں رکھ کر ریتی یا ریگمار سے نصف سوت کے قریب رگڑ دی جاتی ہے

اور یہ تراش ٹیڑھی سی ہوتی ہے اچھا سمجھانے کا طریقہ یہ ہے [illegible] پیش کر سامنے کر دی جائے جب وہ آدمی پتا کھینچ کر اسے دیکھے تو آپ تاش کا پہلو بدل دیں اور اسے کہیں کہ صاحب [illegible] تاش میں رکھ دیں جب وہ رکھ دے گا تو آپ ہاتھ سے ٹٹول کر اس کو باہر نکال کر رکھ دیں اسی طرح جس قدر بھی پتے کھینچے جائیں آپ انہیں بتلا سکتے ہیں احباب کی تفریح کے لیے بہتری کھیل ہے

جلا ہوا پتا صحیح سالم ہو جائے

میجک پروفیسر کسی آدمی کو ایک پتا دے کر کہتے ہیں کہ اسے جلا دیجئے اور راکھ میرے حوالے کر دیجئے تمام حاضرین [illegible] جل کر خاکستر ہو جاتا ہے اور راکھ پروفیسر کے حوالے کر دی جاتی ہے پروفیسر راکھ لیکر اس پر کچھ منتر پڑھتے رہتے [illegible] پھونک لگا کر اسی آدمی سے کہتے ہیں کہ صاحب کوئی سا پتا کھینچ لیں جب وہ پتا کھینچتا ہے تو یہ وہی پتا ہوتا ہے جو جل کر خاکستر ہو چکا ہے وہ صاحب حیران رہ جاتے ہیں اور سب حاضرین [illegible] انگلیوں سے داد دیتے ہیں اب ہم [illegible] کسی آدمی سے کہیں کہ آپ کوئی سا پتا کھینچ لیں جب وہ پتا کھینچتا ہے تو یہ وہی پتہ نکلتا ہے اب تو سارا مجمع [illegible] زعفران زار بن جاتا ہے [illegible] لیے وہ کھینچے [illegible] وہی نکلے گا اس میں راز صرف یہ ہے کہ تاش کی اس دستی میں سب پتے اس قسم کے شامل

ہوتے ہیں اس لیے کسی اور پتے کے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
خواہ دس پتے جلادیں۔ وہ بدستور نکل آئیں گے،

دوسری ترکیب

اس جلے ہوئے پتے کو ثابت کرنے کی ایک اور بھی ترکیب ہے
کہ جب پتا جلایا جاتا ہے اسی قسم کا ایک پتا جادو کے بکس میں بند کر دیا
جاتا ہے یہ بکس بھی خاص طور سے بنوایا جاتا ہے اس کے اندر پیندے
کے اوپر ایک اور تختی لگوائی جاتی ہے جو آسانی سے اوپر نیچے آجا سکے
اور معلوم بھی ہو۔ کہ علیحدہ تختی ہے اب وہ پتا بکس میں رکھ کر اوپر تختی لگا
دیں پھر جلے ہوئے پتے کی راکھ اس بکس میں بند کر کے ڈھکنا لگا دیں اور
بکس کو الٹا کر دیں راکھ نیچے چلی جائے گی اور تختی پیندے میں بیٹھ کر
پتا اوپر آجائے گا آپ بکس پر جادو کی لکڑی پھیر کر اور منتر پڑھ کر
پھونک ماریں اور بکس کھول کر پتا حاضرین کو دکھلا دیں۔

پتے کا چھلانگ لگا کر باہر آجانا

بار ہا دیکھا جاتا ہے اس نے کسی سے کوئی ایک پتا کھنچوایا اور
پھر تاش میں رکھ دینے کو کہا تھوڑی دیر بعد وہی پتہ خود بخود اچھل کر
تاش سے باہر آجاتا ہے اور حاضرین اسے جنات کا کھیل سمجھنے ہیں بہر
ذات حیرے ہوئے لگتے ہیں کہ کام جنوں بھوتوں کا ہے ورنہ پتے کا اچھل
کر تاش سے باہر آنا اور پھر اسی پتے کا باہر آنا جو پہچانا ہوا ہے، یہ نہ
تو کوئی جادو ہے نہ ہی جنات کا کام بلکہ اس میں ذرا سی پھرتی کام کر

رہی ہے،
ایک پتلی سی ربڑ کا ٹکڑا دو پتوں کے درمیان سی لیا جاتا ہے
لیکن یہ ربڑ بہت پتلا ہو۔ جیسا کہ ٹیوب کے والو کا ربڑ ہوتا ہے۔
ان دو پتوں کے درمیان اگر کوئی تیسرا پتا رکھ تاش کو زور سے
دبا کر ڈھیلا چھوڑا جائے تو پتہ اچھل کر باہر آجاتا ہے بس اس
کھیل میں یہی راز ہے (تصویر اس صفحہ پر دیکھیں)
ان پتوں کے بنانے کی ترکیب تصویر ذیل سے بآسانی معلوم ہو جائیگی

پتے تبدیل کرنیکا عجیب کھیل

اگر آپ چاہیں کہ اہل مجمع کے سامنے پنجیوں کے یکے بنالیں اور
یکوں کے بالکل خالی پتے نظر آئیں تو یہ کام نہایت آسانی سے کر سکتے
ہیں صرف اس کھیل کے لئے پتوں کو بنانا پڑتا ہے یعنی ایک تاش
کے چار رنگوں اینٹ پان حکم اور پنجیاں لے لیں ان میں سے تین
کے اوپر والے نشان ریگمار سے اڑا کر پتا صاف کر دیں اب اگر ایک

اصلی بنچی اوپر رکھ کر باقی کو اس پتے کے نیچے رکھ کر پتوں کو کھولیں
تو چاروں پنجیاں ہی نظر آتی ہیں اور اگر دوسری طرف سے سامنے
ایک یکا رکھ کر پتوں کو کھولیں تو سب یکے نظر آئیں گے اور اسی
ترکیب سے ایک خالی پتا سامنے رکھنے سے سب نظر آنے لگیں گے
عجیب حیرت انگیز کھیل ہے صرف ہاتھ کی پھرتی اور چالاکی
درکار ہے جو شعبدہ بازی کے کھیلوں میں لازمی اور ضروری چیز
ہے ان تینوں کی بناوٹ اس تصویر سے واضح ہو جائے گی۔
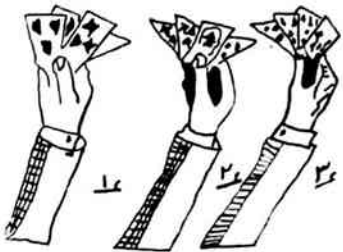
انٹھوں سے خالی پتے بنانا

اس کھیل میں کھلاڑی اپنی حسب منشا جب چاہے خالی پتے
دکھا جاتا ہے اور جب چاہے تو سب انٹھیاں نظر آتی ہیں تماشائی حیران
ہو جاتے ہیں کہ سب انٹھیاں دیکھتے ہی دیکھتے خالی پتے کیونکر ہو گئے
ان کے وہ خال کیا ہو گئے۔

اس شعبدہ کے واسطے بھی پتوں کو اپنے خیال کے مطابق تراش
خراش کر درست کرنا پڑتا ہے یعنی تاش کے چاروں انٹھے لیکر تینوں انٹھوں
کے ایک طرف سے چار چار خال اڑا دیئے جاتے ہیں اور کھیل کرتے
وقت ایک پتا بالکل صاف رکھ لیا جاتا ہے جس پر کوئی خال بھی موجود نہیں
ہوتا یہ خالی پتا اور تین پتے جب کام کرتے ہیں تو سارے پتے سفید یعنی
خالی نظر آتے ہیں اور جب ان کے ساتھ سالم انٹھی رکھ لی جاتی ہے تو تمام
انٹھے بن جاتے ہیں کھیل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تاش کو ہاتھ میں لے کر چاروں پتے
بائیں ہاتھ میں تھام لیے جاتے ہیں یہ وہی رگڑی ہوئی انٹھیاں ہوتی ہیں ان
کو یوں چھپایا جاتا ہے کہ پتوں کا رگڑا ہوا حصہ چھپ جاتا ہے اور ان کا اوپر
والا حصہ سارا نظر آتا ہے۔ اب حاضرین سے دریافت کیا جاتا ہے کہ
حضرات میرے ہاتھ میں کونسے پتے ہیں تو ہر ایک یہی کہے گا کہ چار انٹھے
ہیں آپ فوراً ان پر ہاتھ پھیریں اور منتر پڑھیں اور پتوں کو ہتھیلی پر رکھ
کر ایک پتا جو سالم ہے اسے اٹھا کر میز پر پھینک دیں اور کہیں یہ پتا بڑا
نامراد ہے۔ تاش میں رہنے کے قابل نہیں اور جھٹ وہ خالی پتا جو پہلے
سے میز پر رکھا ہوتا ہے اٹھا کر پتوں کے ساتھ رکھیں اور انہیں پھیلا

دیں خالی پتا سامنے آجائے گا اور سارے پتے خالی دکھائی دیں گے اب پتوں پر ہاتھ پھیر کر حاضرین کو دکھلائیں تو وہ خالی پتے دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے اگر چاہیں تو دوبارہ پھر وہ پتا میز پر سے اٹھا کر حیران کن پتوں کی اشیاں بنا کر دکھائی جا سکتی ہیں بڑا دلچسپ کھیل ہے۔

پتا خود بخود چلنے لگے؟

وہ تاش جو رگڑ کر تیار کی ہوئی ہوتی ہے اس میں سے کسی آدمی سے پتا کھینچوائیں اور کھیل کرنے سے پہلے ایک لمبے بال کے دونوں سروں کو موم لگا دیں اس کا ایک سرا اپنی قمیص کے بٹن پر لگائیں اور پھر وہ کھینچا ہوا پتا تاش سے الگ کر کے ایک طرف رکھ لیں تو چپکے سے وہ بال کا موم والا سرا پتے سے چپکا دیں اور لوگوں سے کہیں دیکھیے وہ پتہ خود بخود تاش سے نکل کر دوڑنے لگے گا اور تاش میز پر رکھ کر پیچھے کو سرکنا شروع کر دیں پتا خود بخود بال کے ذریعے چلنے لگے گا اور لوگ حیران ہوں گے تھوڑی دیر پتے کو میز پر چلا کر پھر پکڑ لیں اور لوگوں کو دکھائیں کہ دیکھیے یہ ہے وہ پتا لوگ اس عجیب کھیل سے بہت محظوظ ہوں گے۔

پتے آواز دینے پر گلاس سے باہر آنے لگے

آپ نے یہ عجیب کھیل بار بار دیکھا ہوگا کہ میجک پروفیسر تاش میں چند پتے کھنچوا کر انہیں تاش میں ملا کر تاش کو ایک شیشے کے گلاس میں رکھ دیتا ہے اور جب آواز دیتا ہے تو پتے گلاس سے نکل کر سامنے آجاتے ہیں اس کی ترکیب یہ ہے۔ ایک سیاہ ریشمی دھاگے

کی ریل منگالیں یہ دھاگہ ایک پتے سے باندھ دیں یہ دھاگہ پتے کے پچھلی طرف رہے اب وہ پتا جو کھینچوانا ہو اس دھاگہ پہ رکھ دیں اور پھر دھاگہ کو الجھا کر ایک اور پتا رکھ دیں اس طرح ایک فالتو پتا اور دوسرا مخصوص پتا رکھتے جائیں۔ اب تاش کا کھیل کرتے کرتے حسب منشاء پتے کھینچوا کر تاش میز پر رکھ دیں اور وہ پتے بھی ادھر ادھر کر کے جھٹ وہ تاش اٹھائیں اور بنائے ہوئے پتے گلاس میں رکھ دیں اس دھاگہ کا ایک سرا آپ کے خفیہ ساتھی کے ہاتھ میں ہوگا جب آپ تالی بجا کر پتا کو آواز دیں گے تو آپ کا ساتھی دھاگے کو فوراً ذرا کھینچے گا تو پتا اوپر سر نکالے گا آپ کہیں ذرا اور اوپر آجائے گا اسی طرح دوسرا اور تیسرا پتا بھی گلاس سے برآمد ہوگا آخری پتا بیگم ہونی چاہیے آپ اسے آواز نہ دیں اور کہیں کہ اب تو کسی کا پتا باقی نہیں ہے یہ سن کر وہ آدمی آواز دے گا نہیں صاحب ابھی میرا پتا نہیں نکلا تو آپ اس سے کہیں اچھا آپ خود ہی آواز دیں جب وہ بیگم کو آواز دے گا تو دھاگے کو آہستہ آہستہ کھینچا جائے تاکہ بیگم بڑی آہستگی سے برآمد ہو، تب آپ کہیں ٹھیک ہے حضرت سمجھی تو یہ بیگم صاحبہ باہر نہیں آتی تھیں ذرا شرماتی ہیں یہ سن کر سب حاضرین قہقہہ لگائیں گے اور کھیل اس تفریح پر ختم ہوگا۔

پتے کا چھوٹے سے چھوٹا ہو جانا

یہ ایک قسم کا بنا بنایا تاش ہوتا ہے پتے پہلے پورے سائز کے

ہوتے ہیں پھر ہاتھ پھیرنے سے نصف سائز کے رہ جاتے ہیں پھر جب ہاتھ پھیرا جائے تو چوتھائی حصے کے برابر رہ جاتے ہیں اس کا بھی نصف پھر گھٹتے گھٹتے بالکل ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

ایسے تاش میجک کا سامان بیچنے والوں کی دکانوں سے مل سکتے ہیں اور کھیل کے کرنے میں کچھ ہاتھ کی صفائی بھی ہوتی ہے،

پوشیدہ پتّا بتانا

تاش کا بنڈل ایک کپڑے کے نیچے رکھ دیں اور کسی شخص سے کہیں کہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر پتا کھینچ کر پہچان لے اور پھر تاش میں رکھ دیں جب وہ آدمی پتا کھینچ کر باہر لے جائے تو آپ تاش کو الٹ دیں وہ آدمی جب پتا رکھے گا تو وہ سیدھا ہوگا لہٰذا آپ اسے دیکھتے ہی پہچان لیں گے آپ پتا دیکھ کر فوراً الٹ دیں اور تاش کو پیش کردہ پتا تاش سے نکال لیں چونکہ وہ لوگ اس راز سے ناواقف ہیں بہت خوش ہونگے،

جادو کا میز

اس میز پر کسی کا سوچا ہوا پتا خود بخود کھڑا ہو جاتا، حاضرین یہ شعبدہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اس شعبدے کے واسطے ایک خاص قسم کا میز تیار کرنا ہوتا ہے میز کے چاروں طرف ہلکی ہلکی تختیوں کی دیوار اس قدر لگوا دیں کہ اس پر پڑی ہوئی چیزوں پر تماشائیوں کی نگاہیں نہ پڑ سکیں اور ایسے کھیل ہمیشہ رات کے وقت کرنے چاہئیں

کیونکہ رات کے دھندلکے اور خاموشی میں جادو اور شعبدات کے کھیلوں کا بہت اچھا اثر پیدا ہوتا ہے،اس میز کے درمیان ایک سوراخ بنایا جاتا ہے جس سوراخ کے نیچے ایک لکڑی کا گٹکا سا لگا ہوتا ہے لیکن یہ سوراخ بہت باریک سا ہوتا ہے اور گٹکا بھی معمولی سا ہوتا ہے تاکہ یہ راز کسی دیکھنے والے پر بھی ظاہر نہ ہو سکے میز کی ایک ٹانگ کی جڑ میں ایک گراری لگائی جاتی ہے اور پاؤں کے نیچے ایک گٹکا لگا ہوتا ہے یہ گٹکا دبانے سے ایک معمولی سی آواز کے ذریعہ تار کو کھینچا جاتا ہے اس کی صورت یہ ہے، (تصویر دیکھیں) م

کھیل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔
میز اونچی جگہ پر رکھ دیں اور تار کے ساتھ کوئی پتا اس طریقہ سے لگا دیں۔

کہ پتے کو تار سے لگا کر گراری سے لگا دیں۔

اب تاش کی گڈی سے کسی شخص کو وہی پتہ کھینچوالیں جو تار میں لگایا گیا ہے جب وہ پتا کھینچ لے تو اس سے کہیں کہ پتہ کو گڈی میں اچھی طرح سے پھینٹ کر ملا دیں اس کے بعد اس سے تاش کی گڈی لیکر اسے میز پر الٹا بکھیر دیں اور حاضرین سے اپنے ڈھب کی باتیں کریں اور پاؤں سے گھٹکے کو دبا دیں اور تماشائیوں سے کہیں حضرات سامنے نظر رکھیے آپ کا پہچانا ہوا پتا چھت میں لٹک جائے گا۔ پھر گھٹکے کو دبا دیں تو تار کے ذریعے پتا میز پر کھڑا ہو جائے گا سب پتے کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے اس طرح مختلف پتے میز پر کھڑے کیے جا سکتے ہیں۔

جادو کا چاقو

آپ نے دیکھا ہوگا کہ میجک پروفیسر اور مداری لوگ پیٹ میں چھری یا چاقو مار کر خون نکال لیتے ہیں اور چاقو پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے مگر جب چاقو باہر نکال لیتے ہیں تو زخم کا نشان بھی باقی نہیں رہتا اس جادو نما شعبدہ پر لوگ عش عش کرنے لگتے ہیں درحقیقت یہ چاقو ہی اس قسم کے بنے ہوئے ملتے ہیں جو خالص ان شعبدات کے لیے تیار کیے جاتے ہیں اس کے دستے کے ایک جانب تو پھل لگا ہوتا ہے اور دوسری جانب ایک بٹن لگا ہوتا ہے اس بٹن کو جب دبایا جائے تو جلدی سے دستہ کے اندر چلا جاتا ہے اور جب بٹن کو دوسری جانب دبائیں تو کھٹ سے پھل باہر آجاتا ہے اس دستہ کو حسب ضرورت پھل سے الگ بھی کیا جاتا ہے اس چاقو کی بناوٹ آپ کو تصویر سے معلوم ہو جائے گی

(تصویر اگلے صفحہ پر)

نشتر
دستہ
بٹن کی کمانی

دستہ والا بٹن جونہی دبایا جاتا ہے دستہ کی کمانی اپنی جگہ سے ہٹ کر ایک طرف سمٹ جاتی ہے اور پھل دستے کے اندر چلا جاتا ہے دستہ کے اوپر ربڑ کا ایک چھوٹا سا غبارہ لال رنگ سے بھر کر رکھا جاتا ہے جب چاقو پیٹ کے اوپر رکھ کر بٹن دباتے ہیں تو پھل کھٹ سے اندر دستہ کے اندر چلا جاتا ہے اور غبارہ پھٹ جاتا ہے جس سے لال رنگ بہنے لگتا ہے ناظرین سمجھتے ہیں کہ چاقو پیٹ کے اندر چلا گیا اور خون بہہ رہا ہے پروفیسر مصنوعی طور پر اپنے چہرے کے اوپر تکلیف کے نشان پیدا کرتا ہے پھر جادو کا ڈنڈا اس چاقو کے اوپر گھما کر جھٹ چاقو کو رومال میں لپیٹ کر بٹن دباتا ہے تو پھل باہر آجاتا ہے جو لال رنگ سے لتھڑا ہوا ہوتا ہے یہ خون آلودہ چاقو سب کو دکھایا جاتا ہے تو لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ اس کھیل میں ہوشیاری اور پھرتی کی ضرورت ہے نشتر کا دستے کے اندر جانا اور باہر آنا کسی کو معلوم نہ ہونے پائے۔

مجمع باز

شعبدہ بازوں کی ایک جماعت وہ بھی ہے جو شہروں اور قصبوں میں عموماً پھر کر مجمع لگاتے ہیں اور طرح طرح کے شعبدے اور باتیں بنا کر ہم نہاد ادویات سادہ لوح انسانوں کے ہاتھوں فروخت کرتے ہیں۔ ہر مجمع باز کے ساتھ ایک نوخیز چھوکرا ہوتا ہے جسے وہ مسمریزم کے عامل کی طرح بے ہوش کر دیتا ہے اور پھر اس پر سیاہ کپڑا ڈال کر اس

سے کہتا ہے کہ میں کون ...... لڑکا جواب دیتا ہے ...... عامل ...... تم کون
معمول ...... پھر کچھ اس قسم کے سوالات۔ جوابات ہوتے رہتے ہیں۔
جو پوچھوں گا بتاؤ گے ...... بتاؤں گا ...... ان سب بھائیوں میں گھوم
جاؤ ...... گھوم گیا ...... یہ کیا ہے ...... وہ کیا ہے،

اسی طرح مختلف چیزوں کے نام پوچھتا ہے اور لڑکا بتلاتا جاتا ہے
پھر عامل مجمع سے کہتا ہے کہ جس کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو وہ پوچھ لے
یا سوال لکھ دے اس کا جواب لڑکا دے گا۔ اس پر سب لوگ اپنا
اپنا سوال بتاتے ہیں یا لکھ کر دے دیتے ہیں تو عامل کہتا ہے آدھے
گھنٹے کے بعد جواب ملیں گے اور وہ اپنی دوائیں فروخت کرنے کے
ڈھنگ کی تقریر شروع کر دیتا ہے لوگ اسے مسمریزم یا جادو کا علم
کہتے ہیں کہ جس کے ذریعے وہ لڑکا سوالات کا جواب دیتا ہے لیکن
یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ صرف چالاکی اور عقل مندی کا جادو ہے
جو سادہ لوح عوام پر کر کے ان سے روپیہ ہتھیا لیا جاتا ہے ان مجمع
بازوں نے چند اصطلاحیں مقرر کر رکھی ہیں جن سے وہ بات بتا لیتے
ہیں ان باتوں کے لیے حروف کا تعین ہوتا ہے مثلاً عامل ایک آدمی کے
کوٹ کے بٹن پر ہاتھ رکھتا ہے تو وہ معمول سے کہے گا۔ بتاؤ ٹھیک
ٹھیک بتاؤ نام لو ...... معمول فوراً کہے گا بٹن مجمع حیران ہوگا۔ کہ لڑکے
نے کیوں کر بتا دیا وہ بے ہوش پڑا ہے اس کے چہرے پر پردہ پڑا ہے
لیکن جناب آپ سمجھتے نہیں عامل اسے بتا گیا ہے کہ بٹن کو، دیکھئے
ہم آپ کو بتائیں ہر جملہ جو عامل بولتا ہے اس کا پہلا حروف لے
کر سوال کو پایا جاتا ہے مثلاً۔

بتاؤ۔ ب، ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ ٹ، نام لو۔ ن اب
عامل کہے گا۔
رنگ بتاؤ ...... ر ...... لو جلدی بولو ...... ل ...... اب بولو لڑکے
...... معمول کہے گا ...... کالا ......
سوالوں کے جواب بتانے کا طریقہ ہے۔
اسی طرح عامل کسی کی گھڑی پر ہاتھ رکھتا ہے اور کہتا ہے۔
میں کون ...... عامل ...... تم کون ...... معمول ...... جو پوچھوں گا
بتاؤ گے ...... بتاؤں گا ...... یہ کیا ہے ...... رکو مت۔
آپ نے سمجھا عامل نے معمول کو بتا دیا ہے کہ یہ گھڑی ہے۔
اب اس نے وقت پوچھنا ہے تو کہے گا وقت بتاؤ۔ مثلاً اس وقت
گھڑی پر چار بجے ہیں تو وہ کہے گا۔ چلو ...... چ ...... آؤ ...... ا ...... رکو مت
۔ لڑکا کہے گا چار بج گئے ہیں۔
اگر آپ بھی پریکٹس کریں اور طریقے سے جملے تیار کر لیں۔ تو
معمول سے سوالات پوچھ سکتے ہیں یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے
ان عامل لوگوں نے مبتدیوں کے لیے ایک باقاعدہ پٹی تیار کر رکھی
ہے اسے یاد کر لینے پر معمول اپنا کام بخوبی کر سکتا ہے وہ پٹی یہ ہے
ا۔ اب بولو لڑکے ب۔ بہت جلدی بولو۔ پ۔ پوچھتے ہیں بتاؤ گے
ت۔ تم کون ہو۔ ٹ۔ ٹھیک طور سے بولو۔ ث۔ ثابت کرو،
ج۔ جو پوچھتا ہوں بتاؤ۔ چ۔ چیز کا نام بتاؤ۔ ح۔ حروف پر
غور کرو، خ۔ خاموش کیوں ہو۔ د۔ دیر مت کرو۔ ر۔ رک جاؤ
س۔ سب کچھ بتاؤ، ش۔ شاباش لڑکے۔ ص۔ صبر سے کام لو۔ ط۔ طاقت

پر مقابلہ شروع ہو جاتا ہے اور مجمع میں ایک رونق اور دلچسپی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے مداری بانسری بجاتا ہے اور مد مقابل بند کر دیتا ہے اسی دوران میں کسی قسم کے مذاق بھی ہوتے ہیں پھر مداری کہتا ہے چھوڑو یار یہ بانسری تو چھوٹے بچے بھی بند کر سکتے ہیں اگر کوئی فن جادو کا آتا ہے تو دکھاؤ۔ اب وہ ایک دوسرے کو جادو کے ذریعے چوٹیں لگاتے ہیں کسی کے منہ سے خون بہتا ہے تو کوئی غش کھا کر نیچے گر جاتا ہے بعض اوقات مداری کے بدن میں کھجلی ہو جاتی ہے اور وہ خارش سے تنگ آجاتا ہے۔ اسی طرح کئی طریقے عمل میں لائے ہیں لیکن ان باتوں کی حقیقت حال کچھ بھی نہیں ہوتی یہ محض ایک فریب کاری ہوتی ہے جو مجمع میں دلچسپی پیدا کرنے کے واسطے کی جاتی ہے۔

مداری لوگوں کے ہاں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ آدمی جو مداری کے ساتھ ایسا کھیل کھیلنا چاہے وہ کھیل شروع کرنے سے پہلے خفیہ طور پر مداری سے کہے دوست آج کوئی "حال گیری" کا کھیل دکھاؤ۔

اس لفظ سے وہ سمجھ جاتا ہے اور بانسری بجاتے بجاتے خود ہی بند کر دیتا ہے اور مد مقابل سے چند کھیلیں کھیل کر کہتا ہے دوست تم کھیل کیوں کھیل رہے ہو، وہ کہتا ہے محض تفریح کے لئے۔ پھر مداری پوچھتا ہے میں کیوں کھیل رہا ہوں تو جواب ملتا ہے پیٹ کے لئے، تب مداری کہتا ہے دوست اگر کہو تو پیٹ پوجا کا سامان کر لوں یہ کہہ کر اپنا کپڑا زمین پر بچھا دیتا ہے اور لوگوں سے پیسے مانگنے شروع کر دیتا ہے۔

ناک کاٹ کر درست کرنا

عموماً مداری اپنے ساتھی کی ناک پر چھری مار کر کاٹ دیتے ہیں یہ

کام اتنی پھرتی اور ہوشیاری سے کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو معلوم بھی نہیں ہوتا اور مداری دیکھتے ہی دیکھتے ناک پر چھری مار دیتا ہے، اور چھری ناک میں کھبی ہوئی نظر آتی ہے اور خون بھی بہتا ہے لوگ حیران رہ جاتے ہیں، بعض رحم دل کہہ دیتے ہیں کہ مداری مت کاٹو ناک مت کاٹو، اور وہ روپیہ دو روپے دے کر اس کھیل کو ختم کرا دیتے ہیں، اس کھیل کا راز چھری کی ایک خاص قسم کی بناوٹ میں پنہاں ہے۔
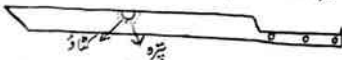
اس تصویر سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ چھری درمیان سے کٹی ہوئی ہوتی ہے اور مداری بڑی پھرتی سے یہ کٹا ہوا حصہ ناک پر رکھ دیتا ہے اور ہاتھ میں سرخ رنگ کا بیلون ہوتا ہے اس میں سے رنگ گرا دیتا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چھری واقعی ناک میں لگ گئی ہے اس کھیل میں بہت احتیاط اور چستی کی ضرورت ہے کسی کو چھری کی بناوٹ اور رنگ کے بیلون پر شک نہ ہونے دیں۔

انڈوں سے کبوتر بن جائیں

یہ بہت پرلطف شعبدہ ہے ایک بکس میں انڈے جوڑ کر رکھ دیئے جاتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد جب ان پر جادو کی لکڑی گھمائی جاتی ہے تو کبوتر بن جاتے ہیں تماشائی حیران رہ جاتے ہیں کہ اس قدر جلدی انڈوں سے کبوتر کیونکر بن گئے۔

اس شعبدے کے واسطے بکس خاص طور پر بنوایا جاتا ہے اس بکس میں دو خانے ہونے چاہئیں اوپر والا خانہ اس قسم کا ہو۔ کہ ڈھکنے کے ساتھ ہی اوپر اٹھ جائے کھیل کرنے سے پہلے نیچے والے خانے میں کبوتر رکھ دیئے جاتے ہیں اور اوپر والے خانے میں انڈے رکھے جاتے ہیں لوگوں کے سامنے انڈے رکھ کر بکس بند کر دیا جاتا ہے اور تھوڑی دیر بعد جب بکس کھولا جاتا ہے تو انڈوں والا خانہ ڈھکنے کے ساتھ اٹھ جاتا ہے اور نیچے سے کبوتر نظر آنے لگتے ہیں۔

چند پُر لطف شعبدے

کچلی ہوئی گھڑی ڈبل روٹی میں

اس کھیل کے واسطے حسب ذیل سامان درکار ہوتا ہے۔ ایک ہاون دستہ دو ہرا چھ انچ کے تنہ کا تیار کرائیں جس کا نمونہ یہ ہے اس ہاون دستے کے اوپر خول نمبر ۲ فٹ کیا جاتا ہے اور خول نمبر ۲ بھی خول نمبر ۱ پر چڑھایا جاتا ہے اس کے درمیان ایک گلاس نما سا لگا ہوتا ہے یہ چار انچ کھلا ہوتا ہے۔ یہ نیچے سے کھلا رکھا جاتا ہے اور دونوں طرف لوہے کی روئیں لگی ہوئی ہیں جیسے یہ تصویر ہے،

خول نمبر ۱

۱۹ انچ لمبائی

خول نمبر ۲ خول نمبر ۱ پر پورے طور سے فٹ آجانا چاہیئے اور چار انچ والا گلاس ان کے اندر آجائے مگر اس طرح سے رکھا جائے کہ خول نمبر ۱ کے نیچے قریباً ایک انچ باقی رہ جائے اس کے بعد خول نمبر ۳ یعنی بڑا ڈھکن ان سب کے اوپر فٹ کر دیا جائے اس کے دونوں سروں کو نیچے کی جانب اس قسم کے کٹاؤ کر دیئے جائیں تاکہ ان کٹاؤں کے اندر خول نمبر ۲ کی کیلیں فٹ آجانی چاہئیں اور جب اسے بند کر کے دبا گھما یا جائے تو اس کے اندر خول پھنس جائے پھر جونہی خول نمبر ۳ کو اوپر اٹھا یا جائے تو اس کے ساتھ ہی خول نمبر ۳ بھی پھنس کر نکل آئے اور اب صرف خول نمبر ۱ ہی خالی دکھائی دے خول نمبر ۲ کے اندر گلاس میں چند پرزے ٹوٹی ہوئی گھڑی کے موجود ہوتے ہیں اور ڈائل وغیرہ سب کچھ ہوگا۔
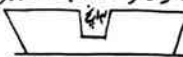
۱۲ انچ

خول نمبر ۱

ترکیب عمل

حاضرین میں سے اس قسم کی رسٹ واچ حاصل کریں کہ جس قسم کی رسٹ واچ کے پرزے آپ کے پاس موجود ہیں اور حاضرین کو دکھادیں کہ یہ گھڑی باقاعدہ چل رہی ہے اب ہاون دستہ کا ڈھکن و خول نمبر ۲ کو اٹھا کر خول نمبر ۱ میں رکھ کر بند کر دیں لیکن خول نمبر ۲ کو

ہرگز نا لٹیں پلٹیں۔ اب ہاون دستہ کو میز پر رکھ کر حاضرین سے کہیے، صاحب گھڑی محفوظ ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھڑی کچھ خراب ہے وقت صحیح نہیں دیتی لہٰذا بہتر ہے کہ اسے درست کرنے کے لیے بھیجا جائے اب خول نمبر ۲ کو ذرا گھما کر اور نکال کر میز پر رکھ دیں اور میجک وینڈ سے خول نمبر ۲ میں پُرزے پڑے ہیں انہیں زور زور سے مارنا شروع کریں تاکہ حاضرین سمجھ لیں کہ گھڑی کو کچلا جا رہا ہے یعنی گھڑی خول نمبر ۱ میں بحفاظت پڑی رہے ہاتھ چلاتے جائیے اور مسکرا کر حاضرین سے کہیے واہ صاحب واہ گھڑی کی مرمت ہو رہی ہے تھوڑی دیر بعد پرزے ٹوٹے پھوٹے نکال کر غور سے دیکھیے، اور حاضرین کو بھی ایک جھلک دکھا دیجیے اب چند دلچسپ باتیں کرتے ہوئے بکس سے ایک ڈبل روٹی نکال لیں، اور چاقو سے اس کے نیچے ایک انچ لمبا سوراخ کر لیں، جو نصف ڈبل روٹی تک چلا جائے، اور کاغذ لپیٹ کر ڈبل روٹی کا پارسل سا بنا دیں، آپ اِدھر اُدھر کی حاضرین سے دلچسپ باتیں کرتے رہیں۔ ادھر آپ کا خفیہ ساتھی چپکے سے ہاون دستہ اٹھا کر میز کے نیچے لے جا کر خول نمبر ۱ سے گھڑی نکال کر ڈبل روٹی میں بند کر دے اور ڈبل روٹی لے کر باہر نکل آئے لیکن خفیہ راستہ سے نکلے کوئی دیکھنے نہ پائے اور سامنے سے آکر کہے جناب پروفیسر آپ کے نام ایک پارسل آیا ہے اب آپ چند مذاقیہ باتیں کر کے وہ پارسل لے لیں اور ڈبل روٹی میز پر رکھ کر حاضرین میں سے کسی سے کہیے۔ لیجیے صاحب چاقو سے ذرا یہ ڈبل روٹی کاٹ دیجیے لیکن ڈبل روٹی اپنے ہاتھ میں ہی رکھیں تاکہ وہ نیچے والا سوراخ نہ دیکھ لے جب ڈبل روٹی کٹے گی تو گھڑی نکل آئے گی اب آپ میز پر

رکھ کر گھڑی سب کو دکھلا دیں بہت ہی دلچسپ کھیل ہے اس طریقے سے انگوٹھیاں بھی غائب کر کے نکالی جا سکتی ہیں،

پھونک لگانے سے دھاگہ ٹوٹ جائے

دھاگے میں ایک ہلکا سا پتھر باندھ کر لٹکا دیا جاتا ہے اس طرح سے اس دھاگے کو جب جادو کی چھڑی لگائی جائے اور منتر پڑھ کر پھونک ماری جائے تو دھاگہ ٹوٹ جاتا ہے اور حاضرین حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ دھاگہ کیسے ٹوٹ گیا۔

دھاگہ
پتھر

اس کھیل میں راز یہ ہے کہ جادو کی چھڑی کے اگلے سرے پر پیتل کا خول چڑھا ہوتا ہے اور اس پر گندھک پتھر کا تیزاب لگا دیا جاتا ہے یہ چھڑی جب دھاگے کو لگائی جائے تو تیزاب تھوڑی دیر میں دھاگے کو جلا دیتا ہے،

پھولوں کا رنگ بدلنا

ایک رنگین پھول لے کر سب کو وہ پھول دکھا دیں پھر کہیں کہ میں ابھی اس پھول کا رنگ تبدیل کر دیتا ہوں اتنا کہنے کے بعد اس پھول کو گندھک کی دھونی دیں اس دھوئیں کے اثر سے پھول کا رنگ تبدیل ہو جائے گا اور وہ بالکل سفید ہو جائے گا لیکن اگر اس بدلے ہوئے رنگ کے پھول کو اصلی حالت پر لانے کی ضرورت ہو تو اس کو نمک کے پانی میں ڈال دو۔ پھول خود بخود اپنے اصلی رنگ

میں آجائے گا۔

ہوا سے آگ پیدا کرنا

اُونٹ کی مینگنی جمع کر لو جب وہ اچھی طرح خشک ہو جائے تب ان کو شہد خالص میں ڈبو کر اچھی طرح سے بھیگا رہنے دیں پھر ان کو نکال کر سایہ میں خشک کر لیں جب آپ ان کو توڑ کر کچھ دیر ہوا میں رکھیں گے تو یہ خود بخود سلگنے لگیں گی،

پانی میں آگ جلے

ایک گلاس پانی کا بھر کر ایک ٹکڑا فاسفورس لائم کا چھوڑ دیں فوراً آگ شعلہ زن ہو جائے گی اور دیر تک شعلے نکلتے رہیں گے،

پروانے چراغ سے دُور رہیں

موسم برسات میں پروانے اکثر تنگ کرتے ہیں چراغ کے اردگرد اس قدر جمع ہو جاتے ہیں کہ وہاں پر بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے اس وقت بھنگے وغیرہ بھی آجاتے ہیں جو ہر طرح سے کاٹتے ہیں اگر ایسا ہو، تو چراغ کے قریب ایک پیاز کے ٹکڑے کر کے رکھ دیں پروانے اور بھنگے فوراً دور ہو جائیں گے۔

مرغ اذان نہ دے

اگر مرغ کو بانگ اذان، دینے سے روکنا مقصود ہو، تو اس

کے سر کو خوب اچھی طرح روغن ناریل سے چکنا کر دیا جائے جب تک سر میں چکنائی موجود رہے گی مرغ بانگ نہ دے گا۔

خطرناک بچھو پیدا کرنا

اگر سفید یا بھورے گدھے کا پیشاب ایک بڑے گھڑے میں بھر لیا جائے اور پھر اس میں بھینس کا گوبر ڈال دیا جائے تو اس کے ذریعے سے کیمیاوی طریق پر کچھ دنوں کے بعد بچھو خود بخود گھڑے میں پیدا ہو جائیں گے،

ہتھیلی پر سرسوں جمانا

ایک پیالہ میں سرکہ ڈال کر اس میں تھوڑے سے سرسوں کے دانے ڈال دو پھر تین دن کے بعد ان کو نکال کر خشک کر لو جب کسی کو تماشا دکھانا ہو تو ان بیجوں کو اپنی مٹھی میں بند کر لو، مٹھی میں مٹی بھی رکھ لی جائے پھر پانی کا چھینٹا دے کر مٹی کو گیلا کر لیا جائے پھر ہتھیلی پر ہوا کرنی شروع کر دو تھوڑی سی دیر میں پودا پھوٹ آئے گا۔

بارش میں پتنگ اُڑتی رہے

اگر تلوں کا تیل روئی سے آہستہ آہستہ پتنگ کے اُوپر والے حصہ پر مل دیا جائے اور پھر اس کو اڑایا جائے تو وہ خوب اُڑے گی اور بارش اس پر قطعاً اثر انداز نہ ہوگی اور نہ ہی اس کا کاغذ پھٹے گا

دو کتوں کو آپس میں لڑانا

اگر کتوں کی لڑائی کا تماشا دیکھنا ہو۔ تو ایک کتے کی آنکھ میں مقناطیس پھیر دیا جائے اور دوسرے کتے کی آنکھ میں لوہا۔ اس کے بعد دونوں کتوں کو چھوڑ کر ان کے درمیان ایک روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا جائے دونوں کتے بڑی دیر تک بڑے زور شور سے لڑیں گے گویا ایک دوسرے کو مار دینے پر تلے ہوئے ہیں جب یہ دونوں لڑتے لڑتے تھک جائیں تو ان کو علیحدہ کر دیں۔

آگ سے فرش نہ جلے

کافور اور ہلدی دونوں کو ہم وزن لے کر پیس لیں اور گیند کی طرح بنا لیں اور اسے سایہ میں خشک کر کے آگ لگا دیں اور اسے دری یا فرش پر بے خطر ڈال دیں۔ دری یا فرش نہیں جلے گا۔

گرم لوہا اٹھانا

جل بھنگرا اور ملٹھی کے پتوں کا عرق لے کر خوب ہاتھوں میں ملیں اور سایہ میں خشک کرنے کے بعد گرم لوہا اٹھا لیں آگ کا بالکل اثر نہ ہوگا

چراغ بارش اور ہوا میں جلتا رہے

سمندر جھاگ اور گندھک پیس کر روئی میں لپیٹ کر بتی بنا دیں اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈال کر روشن کریں اس طرح چراغ آندھی

اور بارش میں بھی نہ بجھے گا۔

پانی میں چراغ جلتا رہے

گدھی کے دودھ میں روئی بھگو کر اسے سایہ میں سکھا لیں پھر سات
...ی دیکر بتی بنا لیں چراغ میں پانی بھر دیں اور اس بتی کو چراغ میں
...رکھ کر جلائیں چراغ پانی میں بھی جلتا رہے گا۔

گھڑے کا پانی جم جائے

...بوڑے کی گٹھلی نکال کر سرمہ کی طرح خوب باریک پیس لیں
اور یہ سفوف پانی سے بھرے ہوئے گھڑے میں ڈال دیں۔ اس
...ے پانی برف کی مانند جم جائے گا۔

گھڑے کا جما ہوا پانی پھر پانی بن جائے

...ے ہوئے گھڑے کے پانی میں سیندھیا نمک پیس کر ڈال دیں تو
جما ہوا پانی بدستور پانی ہو جائے۔

ایک آنکھ کا سرمہ دوسرے کی آنکھ میں چلا جائے

لوہے چون کو باریک پیس کر سرمہ کر کے ایک آدمی کی آنکھ میں ڈال
دیں اور دوسرے کی آنکھ میں سنگ مقناطیس گھس کر لگا دیں جب یہ
...دونوں آدمی ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے تو لوہے چون والے
...سرمہ مقناطیس والے کی آنکھ میں آ جائے گا۔

شراب کا دودھ بن جائے

سم کا بور خشک کر کے پیس لیں۔ اور تھوڑا سا شراب میں ڈال دیں دودھ بن جائے گا،

آگ سے کپڑا نہ جلے

پھٹکڑی اور انڈے کی سفیدی میں کپڑا تر کر کے خشک کر لیں پھر نمک کے پانی سے دھو کر خشک کریں جس وقت تماشا دیکھا نا ہو بنالیں اور بلا خطر آگ پر رکھ دیں آگ ہرگز نقصان نہ دے گی۔

اندھیرے میں آگ معلوم ہو۔

شیشہ میں تھوڑی سی شراب بھر کر اس میں گندھک کا گرد ڈال دیں اور اندھیرے میں رکھ دیں ایسا معلوم ہوگا کہ آگ چمک رہی ہے

سر میں آگ معلوم ہو،

سندھور منس اور گندھک برف کو برابر وزن پیس کر میں کپڑا رنگ لیں اور سر پر باندھیں تو ایسا معلوم ہوگا جیسے سر میں آگ چمک رہی ہو۔

صرف مسواک سے بخار اتارنا

سیپ کی لکڑی کو صاف کر کے سلی مسواک بنا لیں اور بخار والے کو

مسواک کرائیں بخار اتر جائے گا۔

نیم کے پتے کڑوے معلوم نہ ہوں

اجوائن خوب چبا کر کھالیں اس کے بعد نیم کے پتے چبائیں۔ کڑوے معلوم نہ ہوں گے،

کمہار کی بھٹی بند کرنا۔

اگر کسی کمہار کی بھٹی کو بند کرنا منظور ہو۔ تو اس نقش کو اس بھٹی سے کونے پر رکھیں تو مٹی کے برتن نہ پکیں گے اگر نقش نکال دیں تو پکنے لگیں گے۔

۴۴	۱۵	۱	۷
۶	۳	۴۸	۴۷
۵۵	۵	۸	۱
۷۴	۳	۴۹	۴۹

پھوڑا پھنسی فوراً پھٹ جائے۔

تعویذ کو تالاب کی مٹی سے ٹھیکرے پر لکھ کر بکتے ہوئے ڈھول کے وار ڈھول کا چمڑا فوراً پھٹ جائے گا،

تعویذ یہ ہے

۴۴	۵	۱	۷
۶	۳	۴۹	۴۷
۵۵	۵۴	۹	۱
۷۳	۳	۴۹	۴۹

ترکیب: جس جگہ جنات کا بسیرا ہو اور گھر والوں کو ستاتے

پتھر وغیرہ مارتے ہوں تو ساعت نیک میں یہ تعویذ لکھ کر دیوار پر لگا دے تو آسیب وغیرہ دور ہوگا اور گھر میں امن وامان ہوجائے گا

٩	٦	٣	٦
۶	١٢	١٣	٢
عـه	١	٨	١١
عـه	٥	١٠	٥

آدمی پاگل ہوجائے

اگر کوئی شخص اتوار یا منگل کے دن الّو کا گوشت پکا کر کسی کو کھلا دے تو وہ شخص پاگل ہوجائے گا اور تمام عمر ہوش میں نہ آئے گا یاد رکھیئے ایسے نقصان دہ عملیات کا کرنے والا خود ذمہ دار ہوگا اور بارگاہ ایزدی میں جواب دہ ہوگا

دولت مندی

اگر آپ دولت مند بننا چاہتے ہیں تو یہ نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لیں بفضل تعالیٰ آپ کا ستارہ چمکے گا اور آپ کو ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

٨٩	٩٣	٩٦	٨٣
٩٥	٨٣	٨٨	٩٤
٨٤	٩٨	٩١	٨٧
٩٢	٨٦	٨٥	٩٧

لیموں سے خون نکلے

بلبل کے خون سے چھری تر کر کے خشک کر لیں پھر اس چھری سے لیموں کاٹیں اس کا عرق خون کی طرح نکلے گا۔

نیند فوراً آجائے

گدھے کا دانت اور بکری کے سینگ کو جس آدمی کے سرہانے رکھیں خواہ وہ بچہ ہو۔ جوان ہو۔ یا بوڑھا ہو۔ فوراً نیند آجائے گی، عمل عموماً شیرخوار بچوں کے لیئے جو کہ رات کو روتے ہیں کے لئے مفید ہے۔

کنوئیں سے دودھ نکلے

بڑے دودھ میں کوئی سا باریک کپڑا بھگو کر سکھا لیا جائے اور خفیہ طور پر ڈول میں چپکا دیا جائے پھر ڈول کو کنوئیں میں ڈال دیں جو پانی نکلے گا وہ دودھ ہوگا۔

تیل کی کڑاہی گرم نہ ہو،

اگر تیل کی کڑاہی میں تھوڑا سا بیل کا پیشاب ڈال دیں تو کڑاہی ہرگز گرم نہ ہوگی خواہ اس کے نیچے کتنا ہی ایندھن کیوں نہ جلائیں،

آگ جلے مگر کھانا نہ پکے

انجیر کی لکڑی، مینڈک کی چربی سے چرب کر کے چولہے میں دفن کر دیں لکڑی جل جائے گی مگر کھانا نہ پکے گا بلکہ باسی کچا رہے گا نہایت ہی دلچسپ شرارت ہے،

کتا ناچنے لگے

اگر مینگی پیس کر آٹے میں ملا دیں پھر یہ آٹا کبھی کتے کو کھلا دیں۔ اسی وقت ناچنا شروع کر دے گا۔

مکھیاں بھاگ جائیں

گندھک، عقرقرحا اور نرگس کی جڑ پانی میں پیس کر دیواروں پر چھڑک دیں مکھیاں اس جگہ سے فوراً بھاگ جائیں گی،

ہوا میں موم بتی نہ پگھلے

کھانے کا نمک باریک کر کے ایک کپڑے پر لگا کر خشک کریں کپڑے کو بتی کے سب طرف لپیٹ کر بتی کو جلائیں یہ بتی ہوا میں بہت دیر تک جلتی رہے گی اور بالکل نہ پگھلے گی،

انڈا بوتل میں ڈالنا

سرکہ انگوری لے کر اس سے آدھا وزن ایسی ٹک ایسڈ ملا دیں اور انڈا اس میں ڈال دیں تیسرے دن انڈا ربڑ کی طرح ہو جائے گا

دودھ کے برابر بالائی تیار کرنا

خربوزے کے چھلکے دھوپ میں سکھا لیں اور باریک سفوف بنا لیں چولہے پر دودھ رکھ کر جوش کے آتے ہی سفوف کو ڈال دیں تھوڑی دیر بعد بالائی آ جائے گی اسے اتار دیں پھر اسی طرح سفوف چھڑکتے جائیں اور بالائی اتارتے جائیں اسی طرح دودھ کے ہم وزن بالائی ہو جائے گی۔

پسوؤں کا غائب کرنا

جس مکان میں پسوؤں نے ڈیرہ ڈال رکھا ہو اور یہ عمل پانچ چھ روز کرتے رہیں پسو غائب ہو جائیں گے،

غلہ میں کیڑے نہ پڑیں

جس برتن میں غلہ رکھنا ہو اسے پہلے بھنگ کے پانی سے دھو کر

خشک کر لیں پھر غلہ اس میں بھر دیں کرم ہرگز غلہ میں نہ پڑیں گے،

تحریر مٹانا

سہاگہ، نوشادر، سنکھیا ہم وزن لے کر سفوف بنائیں، تھوڑا سا سفوف لے کر پانی میں ملائیں اور تحریر پر لگا دیں دھوپ میں خشک ہوتے ہی تحریر مٹ جائیگی اور کاغذ بالکل صاف ہو جائے گا۔

دل کا راز معلوم کرنا

مینڈک کی زبان کسی کپڑے میں لپیٹ کر سوئے ہوئے کے سرہانے کے نیچے رکھ دیں اس سے سویا ہوا آدمی رازِ دل بیان کرنے لگے گا

بغیر موسم کے پھل پھول حاصل کرنا

جہاں شتر مرغ رہتا ہو وہاں کی مٹی اکٹھی کر کے کھاد بنائیں پھر جس درخت کے بغیر موسم کے پھل پھول حاصل کرنا چاہیں تو اس درخت کے ارد گرد کھاد بھر دیں۔ اور اوپر تھوڑا سا پانی ڈال دیں۔ چند روز کے بعد اس کے پھل پھول ظاہر ہوں گے،

مٹھی کے روپے بتانا

اگر کوئی شخص کہے کہ بتلاؤ میری مٹھی میں کتنے روپے ہیں تو اس سے کہو کہ جتنے روپے تیری مٹھی میں ہیں اتنے ہی اپنی بیوی کے جمع کر جب وہ جمع کرے تو اس سے کہو کہ ان روپوں کو چھ سے ضرب دے لو، جب اس کو کہیں کہ حاصل ضرب کو یاد رکھے پھر کہو کہ اس میں سے نصف رقم بیوی کو دے دے اور باقی سے نصف اپنے بیٹے کو دے دے وہ بھی کاٹ کر دے دے گا اب آپ کہیں کہ اب جو رقم تیرے پاس باقی

آپ کی حساب دانی کی داد دیں گے بعض محفلوں میں ایسی ایسی باتوں سے بہت دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے،

بغیر تولے برف کا وزن معلوم کرنا

برف کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی کو انچوں میں معلوم کرکے آپس میں ضرب دیں۔ حاصل ضرب کو تین سے تقسیم کر دینے سے برف کا وزن پونڈوں میں معلوم کریں۔

ہرا درخت بالکل سوکھ جائے

پانی میں پارہ ملا کر درخت کی جڑوں میں دے دیں پارہ حل ہونے اور جڑوں کو اثر ہونے کے بعد بالکل سوکھ جائے گا،

آم کا درخت زیادہ پھل دے

اگر اس نقش کو آم کے رس سے لکھ کر آم کے درخت ہی کے نیچے لگا دیا جائے تو وہ آم کا درخت بہت پھل دے گا نقش یہ ہے،

۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱

باغ کی حفاظت

اگر اس تعویذ کو لکھ کر باغ یا کھیت کے کونے میں دبا دیا جائے تو وہ باغ یا کھیت چوہوں کی دست برد سے محفوظ رہے گا۔

جواء جیتنا

جو شخص جوئے میں ہار جاتا ہو۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اس تعویذ کو لکھ کر اپنے پاس

(نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں)

رکھے جب تک تعویذ اس کے پاس رہے گا انشاء اللہ کبھی ہار نہ کھائے گا۔

نقش یہ ہے

۱۰	۵	۱۴	۱۵
۳	۱۶	۱۶	۶
۱۳	۲	۲	۱۲
۸	۱۱	۱۱	۱

یہ بھی جوا جیتنے کا نقش ہے۔

۶۰	۶۷	۶	۷
۶	۳	۶۴	۶۳
۶۶	۲۱	۸	۱
۴	۵	۶۶	۶۵

جادو کا صابن

پانی اور تیل کو ملا کر امونیا ڈال دو، تو فوراً صابن تیار ہو جائے گا،

دوائی کا اثر کرنے کیلئے

تعویذ یہ ہے،

۱۴	۱۹	۱۲
۱۳	۱۰	۱۷
۱۲	۱۳	۲۲

اگر کسی مریض کو دوائی اثر نہ کرے تو یہ تعویذ لکھ کر اس کے گلے میں باندھیں دوائی فوراً اثر کرنے لگے گی۔

غیب دان بیل

بعض فریب کار ایک بیل کو خوب سنوار کر اور خوب جھولیں وغیرہ ڈال کر شہر بہ شہر اور قصبہ بہ قصبہ لیے پھرتے ہیں اور مجمع لگا کر بیل کو چھوڑ دیتے ہیں پھر کسی آدمی کا نام لیکر کہتے ہیں فلاں آدمی کہاں ہے

یا کوئی چیز کسی آدمی کو دیکر بیل سے کہتے ہیں اے بیل جس آدمی کے پاس وہ چیز ہے بتاؤ وہ کونسا ہے بیل اِدھر اُدھر مجمع میں گھومتا ہے اور سونگھتا ہے پھر اس آدمی کو جاکر منہ لگا دیتا ہے لوگ حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ بیل غیب دان ہے یا اس کا مالک جادوگر ہے اس طرح سے وہ آدمی کئی مجمع لگاکر لوگوں سے خوب دام وصول کرتا ہے ہم جب اس راز کی تہہ کو پہنچے تو معلوم ہوا۔ کہ نہ تو بیل غیب دان ہے اور نہ ہی اس کا مالک جادوگر ہے بات صرف یہ ہے کہ بیل کے مالک نے اسکو یہ سکھلایا ہوا ہے کہ وہ اس کے اشاروں کو جلد بھانپ جاتا ہے اور آنکھ کے اشارے سے ہی جھٹ ادھر چل پڑتا ہے اور جب بیل اس آدمی کے قریب پہنچتا ہے تو مالک اپنا ہاتھ بیل پر لگاتا ہے تب بیل کو یقین ہو جاتا ہے اور وہ بلا تامل سامنے والے آدمی کو منہ لگا دیتا ہے۔

ایک بار عجیب لطیفہ ہوا۔ ایک جگہ ایک بیل والے برہمن نے مجمع لگا رکھا تھا بہت لوگ جمع تھے سوال و جواب کا سلسلہ شروع تھا لوگ بیل کی غیب دانی پر حیران ہو رہے تھے کہ اتنے میں ہم بھی جا پہنچے دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ ایک بیل کس طرح یہ بتلا سکتا ہے کہ فلاں آدمی کہاں کھڑا ہے کچھ نہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے ہم نے آگے بڑھ کر بیل کے مالک سے کہا کیوں مہاراج اگر ہم کوئی بات پوچھیں تو بیل اس آدمی کو بتلا دے گا وہ بولا۔ ہاں ضرور بتلائے گا۔

تب ہم نے کہا اچھا بھائی اس مجمع میں ایک آدمی موجود ہے جس کے کوٹ کے دو بٹن سیاہ رنگ کے ہیں اور ایک سفید رنگ کا اپنے بیل سے کہو کر وہ اس آدمی کا پتہ بتلائے ہماری بات سن کر اس نے کہا ذرا مجھے بتلا دیجئے کہ وہ کونسا

آدمی ہے ہم نے کہا نہیں یہ نہیں ہو سکتا تب وہ آدمی بہت سٹپٹایا۔ اِدھر اُدھر مجمع پر نگاہ کی۔ کہ اس آدمی کے متعلق معلوم کرے لیکن اس سے کوئی ایسا آدمی نظر نہ آیا سخت پریشان ہوا آخر ہم نے کہا کیوں خواہ مخواہ پریشان ہوتے ہو۔ ہمارے سوال کو تم بتا سکو گے اور نہ ہی تمہارا بیل اس نے کہا ایسا آدمی تو اس مجمع میں ہے ہی کوئی نہیں، تب ہم نے کہا ارے نادان آدمی وہ تو خود تو ہی ہے لیکن اپنے اوپر تم کبھی اپنی نگاہ ہی نہیں ڈال سکتے یہ سن کر بہت شرمندہ ہوا۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ واقعی اس کے کوٹ میں دو سیاہ اور ایک سفید رنگ کا بٹن تھا۔

اس واقعہ سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جب تک وہ اشارہ نہ کرے اور اسے خود بھی معلوم نہ ہو تو بیل کچھ نہیں بتلا سکتا ایسے ایسے فریب کار لوگوں پر اثر بیٹھا کر خوب لوٹتے ہیں،

تیسرے روز کے بخار کے اتارنے کا کامیاب ٹوٹکہ

لکڑی کا گھر ایک عدد سفید گرگٹ ۲ ماشہ میں اچھی طرح حل کریں۔ جس دن بخار کی باری ہو سورج طلوع ہونے سے پہلے تازہ پانی سے کھائیں بخار نہیں چڑھے گا لیکن شرط یہ ہے کہ بخار کی باری کا دن ہو اور سورج نکلنے سے پہلے کھائیں،

چوتھے روز کے بخار اتارنے کے لئے کامیاب ٹوٹکہ

چنے کے دو دانے لیں جو آپس میں جڑے ہوئے ہوں ان کو اسی طرح دو انگل چوڑے کپڑے میں سی کر مریض کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ چوتھے روز

کا بخار نہیں ہوگا۔

آدمی اور جانوروں کے کیڑے گرانیکا ایک عجیب شعبدہ

آدمی، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، اونٹ، گدھی، گھوڑا، خچر، کتا غرضیکہ جتنے جاندار ہیں اگر ان کے کسی عضو میں کیڑے پڑجائیں تو اس بوٹی کے پاس جاکر کہو کہ فلاں چیز اس لفظ کی جگہ آدمی یا جانور کا نام یا کسی جانور خلاً اونٹ گھوڑا وغیرہ فلاں آدمی یا فلاں جانور کے کیڑے گرا دیں جب لفظ گرا دیں منہ سے نکلے فوراً بوٹی کی ایک ٹہنی توڑ لیں اور گرنے کے ازیں ٹہنی ہاتھ میں پکڑے رکھنی چاہیئے جس وقت ٹہنی بوٹی سے جدا ہوگی اسی وقت کیڑے زمین پر گر پڑیں گے خواہ مریض آدمی یا جانور کہیں ہو اس حیرت انگیز بوٹی کا نام اور حلیہ یہ ہے، یہ بوٹی بالکل چھوٹی (خار واشر گونہ) کی شکل کی ہوتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اس کے کانٹے گول اور ٹھگنا کے لیوترے ہوتے ہیں کاغان اور ضلع راولپنڈی میں اس کو غلٹری کے نام سے پکارا جاتا ہے عام دیہاتی لوگ جانتے ہیں۔

یرقان کا مرض دور کرنے والی مالا کا شعبدہ

ہمارے نزدیک ایک شہر میں ایک شخص یہ مالا تیار کرتا ہے جس کے پہننے سے روز بروز یرقان کم ہوتا جاتا ہے اور مالا بڑھتی جاتی ہے وہ تو اس کو اپنے زعم میں اس منتر کی برکت خیال کرتا ہے جو گرہ دیتے وقت پڑھنا بتایا گیا ہے لیکن دراصل حقیقت کچھ اور ہے جس سے عامل خود بھی ناآشنا ہے منتر پڑھنے پڑھانے کی کوئی ضرورت

ہیں، ات سٹ کی جڑ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ہر ایک ٹکڑے کو ایک خادم رشتہ کی ڈوری میں جو کم از کم اکیس عدد ٹکڑے بند جائیں بس مالا تیار ہے مریض کے گلے میں پہنا دیں مالا بڑھتی اور بیماری کم ہوتی جائیگی

ایسا شیشہ جو اونچی جگہ سے پھینکنے پر بھی نہ ٹوٹے

ایک شیشہ میں کبوتر کے پر باریک کرکے خوب ٹھونس کر بھر دیں پھر اس شیشہ کو اونچی جگہ سے کسی شیشی مقام پر پھینکیں محفوظ رہے گا۔

دو چراغ آپس میں لڑیں-

دو بتیاں حریر سفید کی بنائیں ایک کو بکری کی چربی میں آلودہ کریں اور دوسری کو بھیڑیئے کی چربی میں آمیختہ کرکے علیحدہ علیحدہ دو چراغوں میں روشن کریں اور ان کو قریب قریب کرکے رکھ دیں دو چراغ خوب لڑیں گے اور دیکھنے والوں کو حیرت ہوگی۔

انڈے کے چھلکے پر لکھنا اور سفیدی پر ظاہر ہونا

انڈے کے چھلکے پر لکھنا- اور لکھائی کا انڈے کی زردی پر ظاہر ہونا یہ شعبدہ مشرق میں عام ہے امرتسر کے شعبدہ باز خدابخش نے صرف یہ شعبدہ قیصر ولیم کو دکھا کر اس سے دس ہزار فرانک انعام میں حاصل کئے اس کی ترکیب یہ ہے تازہ انڈا لے کر راج ہندی کو پانی میں حل کرکے اس سے اس پر لکھیں اسی طرح کئی بار تکرار کریں۔ پھر انڈے کو توڑ کر ڈالیں سفیدی پر لکھا ہوا ظاہر ہوگا۔

جادو کا انڈا

بعض عامل کسی سے کہتے ہیں کہ تجھ پر کسی دشمن نے جادو کیا ہوا ہے اگر کسی اپاؤ سے دور کردو تو بہتر ہے ورنہ بہت جلد تمہاری موت واقع ہو جائے گی اس سے وہ گھبراتا ہے اور عامل صاحب کی جیب گرم کرکے اپاؤ کے لیے منت سماجت کرتا ہے تو وہ عامل صاحب اس سے ایک مرغی کا انڈا منگاتے ہیں اور اس پر یونہی پھونک سی مار کر کہتے ہیں کہ اسے فلاں جگہ دفن کردے اور ساتویں روز واپس لائیے پھر سات یوم کے بعد جب کو توڑا جاتا ہے تو اندر خون ہی خون بھرا ہوتا ہے عامل کہتا ہے دیکھو یہ جادو سے خون بن گیا تیرا خون بھی طرح سے ضائع ہونے والا تھا حاضرین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ انڈے کی تاثیر ہے کہ مٹی میں دفن کرنے سے چند روز میں خون بن جاتا ہے یہ جادو نہیں۔

انڈے کے اندر تحریر

ایک محفل میں میجک پروفیسر نے ایک انڈا لیکر حاضرین کو دکھلا بالکل ثابت اور صحیح وسالم تھا اب پروفیسر نے کہا لیجئے آپ نے دیکھ لیا اس انڈے کے اوپر کوئی تحریر وغیرہ موجود نہیں ہے اب میں اپنے فن کے زور سے اس کے اندر تحریر لکھتا ہوں تب اس نے وہ انڈا میز پر رکھ کر جادو کے ڈنڈے سے فضا میں کچھ لکھا اور انڈے کے اوپر جادو کا ڈنڈا گھمایا پھر بولا حضرات میں نے اس انڈے کے اندر سفیدی پر لکھ دیا ہے "پاکستان پائندہ باد" اسے توڑیئے تب ایک آدمی نے جھٹ سے اٹھ کر اس انڈے کو احتیاط سے توڑا تو واقعی اس کے اندر لکھا تھا۔

پاکستان پائندہ باد" سب حاضرین حیران رہ گئے اور پروفیسر واہ واہ کردادی۔

آخر یہ راز ہمیں ایک ماہر فن سے معلوم ہوگیا اگر آپ بھی انڈے پر کچھ تحریر کرنا چاہیں تو ایک اونس پھٹکڑی اور نصف پائنٹ سرکہ لے کر اسے گھول کر مرکب تیار کریں اور ایک برش سے حسب منشاء کوئی تحریر لکھ دیں اور دیر کے لئے انڈے کو پڑا رہنے دیں جب تحریر سوکھ جائے تو انڈے کو ابال لیں پھر جب آپ انڈے کو توڑ دیں گے تو وہی تحریر انڈے کے اندر بھی لکھی ہوگی،

یہ آسان سی ترکیب ہے لیکن جو اس راز سے واقف نہ ہو اس کے واسطے سخت تعجب انگیز بات ہے۔

نظر کا کرشمہ

اگر اس چکر پر نظر گاڑ کر چند منٹ دیکھتے رہیں، اور اس کاغذ کو ہلائیں تو چکر گھومتے نظر آئیں گے، اگر کسی معمولی کو سامنے بٹھا کر یہ عمل کریں تو لوگ آپ کے جادو پر حیران ہوں گے۔

نجومیوں کی چالاکیاں

بعض نجومی کسی کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ابھی تیرا طالع کمزور ہے

اور ستارہ جو تیرے فلاں عضو سے متعلق ہے ضعیف ہے اگر تجھ کو یقین نہیں آتا، تو میں موم کی ایک صورت تیرے واسطے بناتا ہوں اِس کو پانی میں ڈال کر رات کو چھت پر رکھ دیں اور صبح کو دیکھنا ستارہ کی تاثیر سے عضو خراب ہو جائے گا اس وقت جان لینا کہ نجوم کا حکم درست ہے اس شعبدہ کی ترکیب یہ ہے
موم کی ایک صورت بنائیں اور عضو مذکور کے جوڑ پر قدرے نمک رکھ کر اوپر سے موم پیسٹ دیں پانی میں پڑنے سے نمک گھلے گا اور عضو خراب ہوگا اس طرح آپ کی بات درست ثابت ہوگی

منشی ایک حرف نہ لکھ سکے

اگر منشی کی دوات میں قدرے املی کا عرق ڈالیں تو وہ ایک حرف نہ لکھ سکے گا۔

سونے کا رنگ تانبے جیسے کرنا۔

اگر بیری کا پتہ سونے پر مل دیا جائے تو اس کا رنگ تانبے جیسا ہو جائے گا۔

نبضوں کا روکنا

اس کھیل میں پروفیسر اپنی نبضیں روک لیتا ہے اور اس حیرت انگیز کھیل سے حاضرین انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں بہت ہی تعجب کن کھیل ہے لطف یہ ہے کہ اس دوران میں پروفیسر جب چاہتا ہے نبض چلنے لگتی ہے اور جب چاہتا

ہے رک جاتی ہے۔
یہ کھیل کرنے کے لیے حسب ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے لکڑی کے دو لٹو یا کچے امرود اور کپڑے کا مضبوط فیتہ یا ایک ازار بند سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔
ان دونوں لٹوؤں کو کپڑے کے فیتے میں حسب ذیل صورت میں سی لینا چاہیئے، ان لٹوؤں کو دونوں بغلوں میں رکھ کر یوں باندھا جاتا ہے کہ فیتہ کی لڑیاں نمبر ۱، ۲ کمر کے پیچھے اور ۳، ۴ سینے پر باندھ لیں لیکن اس طرح سے مضبوط باندھیں کہ ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں چلانے سے یہ فیتہ یا گولے کھسک نہ جائیں اور قمیض کے نیچے نظر بھی نہ آئیں یہ احتیاط رہے کہ جب یہ کھیل دکھانا منظور ہو تو پیٹ بھرا ہوا نہ ہو۔ کیونکہ دم روکتے وقت پیٹ میں تکلیف ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔
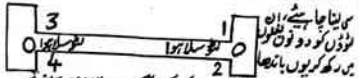
3 1
0 لٹو سلا ہوا لٹو سلا ہوا 0
4 2

کھیل کی ترکیب، سٹیج پہ آکر اس قسم کی تقریر شروع کر دیں کہ حضرات! ڈاکٹر اور حکیم کہتے ہیں کہ نبض بند ہو جانے پر انسان مر جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان کی نبض بند بھی ہو جائے تو بھی زندگی قائم رہتی ہے اس قسم کی ریاضتیں بعض انسانوں نے کی ہیں کہ نبض بند کر کے اور سانس روک کر کئی کئی برس بیٹھے رہے اور پھر زندہ رہے لیجیے آج ہم آپ کو عملی طور پر یہ کام کر کے دکھاتے ہیں کہ نبض بند ہو جانے کے بعد بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے،

آیئے دو صاحبان مجمع میں سے آئیں اور میری نبضوں پر ہاتھ رکھ
کر ملاحظہ کریں، جب مجمع میں سے دو آدمی سٹیج پر آجائیں تو آپ ان سے
کہیں، صاحبان اب میں اپنی نبض روکنے کا عمل شروع کرنے لگا ہوں
آپ میری نبضوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور محسوس کرتے رہیں کہ نبض
کب رکتی ہے اور کب جاری ہوتی ہے لیکن براہ نوازش جب میری
نبض رک جائے اور میں بے حس ہو جاؤں تو مجھے دھکا نہ لگنے پائے
اور جب کھیل کر چکوں گا اس قدر مضمحل ہو جاؤں گا کہ مجھے کرسی پر بیٹھ کر
آرام لینے کی ضرورت ہو گی جب نبض بند کرنا چاہیں تو بازو آگے کر کے
لٹو اپنی بغلوں میں دبائیں بازو اس صورت سے آگے کی طرف رہنے
چاہئیں نبض بند کرنے سے پہلے ان سے کہئے کیا نبضیں چل رہی ہیں وہ
کہیں گے چل رہی ہیں تب آپ مصنوعی طور پر مجرامتہ بنا کر اور پیشانی پر
بل ڈال کر اس طرح کریں گویا بہت تکلیف ہو رہی ہے اب بغلوں
میں لٹو خوب زور سے دبائیں، تو نبض بند ہو جائے گی وہ آدمی دیکھ
کر حیران رہ جائیں گے پھر ڈھیلا چھوڑ دیں تو چلنے لگے گی اسی طرح جب
بازو ڈھیلا کریں یا سخت کریں تو نبض رک جائے گی اور چل پڑے گی اب
ذرا نڈھال بن کر کرسی پر گر جایئے اور چہرے کو مصنوعی طور پر تکلیف
زدہ بنا لیجئے اس کھیل کو دیکھ کر اچھے اچھے حکیم اور ڈاکٹر حیران رہ جاتے
ہیں ایسے کھیلوں میں کام سے زیادہ باتوں کی ضرورت ہوتی ہے دلچسپ اور
لچھے دار تقریر ہو، مجمع کو باتوں میں مشغول کر کے پروفیسر اپنے ہاتھوں کی
کارستانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس لیے میجک پروفیسر کو بڑا انسان
اور شیریں بیان ہونا چاہیئے اور کافی پریکٹس کی ضرورت ہے پریکٹس

کر کے اچھی طرح سے کھیل پر حاوی ہو کر تب سٹیج پر آئیں ورنہ نکتہ رس
حاضرین آپ کی خامیوں کو بھانپ جائیں گے اور سارا مزہ کرکرا ہو کر رہ
جائے گا۔

جادو کا ڈنڈا

ایک سادھو شہر سے قصبے میں آیا کرتا تھا اور لوگوں کو طرح طرح
کے شعبدات دکھلایا کرتا تھا اس کے ہاتھ میں ایک عجیب قسم کا چھوٹا سا
ڈنڈا ہر وقت موجود رہتا تھا اس ڈنڈے کی برکت سے وہ بڑے عجیب
غریب کرتب دکھایا کرتا تھا کبھی کہتا لو بیٹا کیا کھاؤ گے اچھا لو آج جلیبیاں
کھائیں پھر آسمان کی طرف دیکھ کر کچھ منہ میں بڑبڑاتے اور ہاتھ مار کر
جھٹ چند جلیبیں ہتھیلی پر رکھ کر سامنے کر دیتے چونکہ وہ عموماً جلیبیں
کھایا کرتے تھے اس لیے وہ عوام میں جلیبیاں والا بابا مشہور تھے۔
قصبہ میں ایک ساہوکار تھا اس کے ہاں اس کی آمد و رفت تھی۔
ایک دن اس نے ساہوکار کو لالچ دیا جس قدر نوٹ یا زیور لاؤ میں
اسے دگنا کر دوں گا ساہوکار لالچ میں آگیا اور اسے بہت سا زیور اور
نوٹ دے دیئے دوسرے روز سادھو صاحب غائب ہو گئے اور پھر
واپس نہ آئے۔ یہ جادو کا ڈنڈا خاص طور پر بنوایا جاتا ہے جو ڈیڑھ یا
دو فٹ کے قریب لمبا ہوتا ہے رنگ نیلا اور دونوں سرے سفید رنگ
کے ہوتے ہیں اس کے دونوں سروں پر خلا بنے ہوتے ہیں ان دونوں خانوں
میں خاص قسم کی حسب ضرورت چیزیں رکھ لی جاتی ہیں اور بوقت ضرورت
لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر نکال لی جاتی ہیں جنہیں عوام ایک کرامت
سمجھتے ہیں بعض سادھو فقیر لوگوں کو جل دینے کے لیے ان خانوں میں بڑے

وغیرہ بھی رکھ لیتے ہیں اور پھر نکال کر دوسرے ڈبوں میں شامل کر کے
تعداد دوگنی کر لیتے ہیں چیزوں کو گم کرنے اور پھر موجود کرنے میں یہ جادوئی
ڈنڈا بہت کام دیتا ہے اس ڈنڈے کو پروفیسر لوگ بڑی حفاظت
اور احتیاط سے رکھتے ہیں تاکہ کوئی ان خانوں کے راز سے واقف نہ
ہو جائے پروفیسر اس ڈنڈے کو میجک وینڈ بھی کہتے ہیں،

میلہ مویشیاں میں فریب کاریاں

پاکستان بھر میں ہر سال سینکڑوں مویشیوں کی منڈیاں منعقد
ہوتی ہیں لوگ ہزارہا مویشیوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں یہ طریقہ
صرف خریداروں کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے بلکہ اس سے میلوں کی افادیت
بھی متاثر ہوتی ہے ان میلوں میں کیا کچھ ہوتا ہے؟ یہ ایک دلدوز واقعہ
ہے جس کا شکار سادہ لوح خریداروں کو ہونا پڑتا ہے کئی لوگوں کے پاس
صرف اتنا سرمایہ ہوتا ہے جس سے وہ میلے سے مویشی وغیرہ خریدتے
ہیں اور نکمے مویشی حاصل کر کے اپنی قسمت کو کوستے ہیں ایسے دھوکے
باز بیوپاری کیا کیا طریقے اختیار کرتے ہیں، غور کیجئے۔

آپ نے ایک بیل پسند کیا اور اس کے مالک سے کہا کہ ذرا اسے
دوڑا کر دکھایئے وہ جونہی بیل کے جسم پر چھڑی لگاتا ہے وہ بہت تیز بھاگنے
لگتا ہے آپ اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ تو کوئی تیز اور طاقتور ہے اور اصل میں بیل
کے مالک کے پاس جو چھڑی کے پاس جو چھڑی ہوتی ہے۔ اس میں [illegible]
ہے اس کے آگے لوہے کی باریک نوک لگی ہوتی ہے جو [illegible]
جب مالک بیل کے جسم پر چھڑی کی نوک رکھ دیتا ہے تو وہ کرنٹ [illegible]

اتری
کر جسم پر چبھ جاتی ہے اور بیل اس تکلیف سے بیتاب ہو کر تیز دوڑنے
لگتا ہے اسی طرح بعض اوقات مویشیوں کے بیوپاری [illegible]
بنے ہوتے ہیں جس کے اندر سوئی چھپی ہوتی ہے اور [illegible]
وہ مویشی کے جسم پر ہاتھ رکھ کر سوئی اس میں چبھو دیتے [illegible]
سے مویشی بے چین ہو جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ [illegible]
اور چالاک ہے بہت زیادہ [illegible]
کرنے سے پہلے جڑی بوٹیوں سے بنا ہوا [illegible]
جونہی ان کی ناک پر رکھا جاتا ہے تو وہ [illegible]

[illegible]

سچا ثابت ہوتا ہے اور خریدار جھوٹا، دودھیل مویشیوں کے متعلق بیوپاریوں کی دھاندلی بے حد نقصان دہ ثابت ہوتی ہے بعض بیوپاری بالٹی میں دودھ بھر کر بھینس کو پیش کرتے ہیں اور خریدار پر ظاہر کرتے ہیں کہ اس بھینس نے ابھی ابھی دودھ دیا ہے یہ فریب مندرجہ ذیل صورتوں میں دیا جاتا ہے،

۱۔ بھینس کے تھنوں میں کوئی نقص ہو۔ ایک یا دو تھن بالکل مارے ہوئے ہوں،

۲۔ بھینس کا کٹا یا کٹی مر گیا ہے اور کسی دوسری بھینس کا کٹا یا کٹی اس کے ساتھ لگا دیتے ہیں،

۳۔ دودھ کی مقدار کم ہوتی ہے، ۴۔ بھینس دودھ آسانی سے نہیں دیتی، دودھیل بھینسوں کے ساتھ نوخیز کٹا یا کٹی رکھنے کا طریقہ عام ہے ویسے بھینس کسی اور کٹے وغیرہ کو تھنوں کو منہ نہیں لگانے دیتی مگر ایسے بیوپاری کو بھلا خرافت اور اس بات سے کیا واسطہ، وہ ایک چیتھڑے کو شیرہ میں تر کرکے بھینس کی پیشاب گاہ میں داخل کر دیتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد نکال کر یہ چیتھڑا کٹے کے جسم پر مل دیتا ہے اور بھینس جب اس کٹے کو سونگھتی ہے تو اسے اپنی ہی بو آتی ہے اور کٹا دودھ پینے لگتا ہے اس طرح خریدار یہی سمجھتا ہے کہ یہ کٹا اسی بھینس کا ہے چنانچہ وہ اس دھوکے میں آکر بھینس خرید لیتا ہے یہ طریقہ عام طور پر ایسی صورت میں اختیار کیا جاتا ہے جب بھینس کا کٹا مر گیا ہو یا وہ آٹھ دس ماہ کا ہو، اور خریدار پر یہ ظاہر کرنا ہو، کہ بھینس حال ہی میں سوئی ہے۔

گابھن بھینس کے تھنوں کو بیوپاری ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ تھنوں کو ہاتھ لگانے سے ان سے سفید سا پانی برآمد ہوتا ہے مگر بند یا بیمار تھنوں سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوتا۔ اسی طرح گابھن بھینس کی پیشاب گاہ پر شہد کی مکھیوں کے ڈنگ لگاتے جاتے ہیں یا جوتوں سے اس جگہ کو پیٹا جاتا ہے تاکہ وہ سوج جائے اور معلوم ہو کہ بھینس ایک آدھ دن میں دودھیل بن جائے گی یہ طریقہ خواہ کتنے ہی شرمناک ہوں مگر دھوکہ باز بیوپاری انہیں اختیار کرتے وقت کوئی شرم محسوس نہیں کرتے،

دستوری

یہ طریقہ سادہ لوح دیہاتیوں کے لئے بے حد خطرناک ہوتا ہے چار پانچ دلال اکٹھے مل جاتے ہیں ان میں سے کچھ تو بیوپاری بن جاتے ہیں اور کچھ خریدار۔ اور ایک آدمی شکاری کی تلاش میں پھرتا رہتا ہے جب وہ کسی سادہ لوح دیہاتی کو دیکھتا ہے کہ اس نے اپنا مویشی اچھی قیمت پر فروخت کیا ہے تو وہ اس کے پیچھے ہو جاتا ہے اور اس سے راہ و رسم پیدا کرکے اسے وہاں لے آتا ہے جہاں دوسرے دھوکہ باز ایک فرضی سودا کر رہے ہوتے ہیں ان کے سامنے ایک مویشی بندھا ہوتا ہے فرضی بیوپاری فرضی گاہک سے الجھ پڑتا ہے اور کہتا ہے کہ مویشی ہرگز نہیں بیچے گا کیونکہ اس نے پہلے سودا طے کیا تھا اور بعد میں مکر گیا۔ فرضی گاہک اس مویشی کی بہت زیادہ قیمت دینے کو تیار ہوتا ہے حالانکہ مویشی اس سے ایک تہائی قیمت

گاہک نہیں آئے گا اب اپنا مویشی فروخت کر دو، چنانچہ دل برداشتہ مالک مویشی کم قیمت پر ان دھوکہ بازوں کو دے دیتا ہے مویشیوں کے میلوں میں جیب کترے یعنی گرہ کٹ عام ہوتے ہیں کیونکہ ایسے میلوں میں عام طور پر دیہاتی شرکت کرتے ہیں اور لازمی طور پر ان کے پاس کچھ نہ کچھ رقم ہوتی ہے خواہ وہ خریدار ہوں یا مویشی فروخت کرنے والے، جیب کتروں کو ان کی سادہ لوحی کا علم ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ دیہاتی روپیہ پیسہ کہاں اور کس طریقہ سے رکھتے ہیں چنانچہ ایسے میلے جیب کتروں کی جنت کہلاتے ہیں ان کے علاوہ بعض لیٹرے کسی ایسے شکار کو تلاش کر لیتے ہیں جو مویشی خریدنے کے لیے میلے میں آیا ہو۔ اور اس کے پاس خاصی رقم ہو۔ وہ اس سے وقفیت بنا کر اس کے ساتھ میلے میں پھرتے رہتے ہیں رات کو کسی الگ جگہ جا کر سونے کا پروگرام بناتے ہیں اس دوران لیٹرا اپنے شکار کو کوئی نشہ ملی مٹھائی وغیرہ کھلا دیتا ہے، اور جب وہ نشہ میں سو جاتا ہے تو اس کی جیب صاف ہو جاتی ہے۔

سونے کا ٹکڑا

سادہ لوح لوگوں کو لوٹنے کے لیے نوسربازوں کا طریقہ کسی تعارف کا محتاج نہیں، وہ مویشی منڈی میں اس تاک میں رہتے ہیں کہ کوئی آدمی اپنے مویشی اچھی قیمت پر فروخت کر کے اپنے گاؤں کو چل پڑا ہو۔ اس گروہ کے ایک دو آدمی اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں باتوں باتوں میں اس کے ساتھ بے تکلفی پیدا کر لیتے ہیں ان میں سے ایک آدمی آگے نکل جاتا ہے اور پوٹلی میں سونے کی طرح چمکتا ہوا۔ ایک پیتل کا ٹکڑا راستے میں گرا دیتا ہے

جب دوسرے ساتھی اپنے شکار کے ساتھ وہاں سے گذرتے ہیں تو وہ پوٹلی کو اٹھا کر اپنے شکار کے سامنے کھولتے ہیں اتنے میں آگے جانے والا آدمی واپس آ کر ان سے پوچھتا ہے کہ آپ کو کوئی پوٹلی گری ہوئی تو نہیں ملی وہ انکار کر دیتے ہیں اور وہ پوٹلی کو ڈھونڈتا ہوا چلا جاتا ہے جب وہ نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے تو وہ اس سادہ لوح کو کہتے ہیں چونکہ وہ پوٹلی ان دونوں یا تینوں کو ملی ہے لہٰذا آپس میں بانٹ لیں۔ مگر اس کو توڑیں کیسے، آخر ایک کہتا ہے کہ توڑنے کی کیا ضرورت ہے جو دوسروں کو پیسے دے دے اسے دیدو، ویسے تو سونے کا ٹکڑا دس تولے کے قریب ہے جس کی قیمت بارہ سو کے قریب بنتی ہے مگر ہو گا اسے صرف چھ سو روپے ہوں گے اب نوسرباز دیہاتی پر ڈورے ڈالتے ہیں کہ سودا بڑا سستا ہے چھ سو روپے میں بارہ سو روپے کا مال ملتا ہے وہ اس کی مزید قیمت کم کر دیتے ہیں چلو بھائی تم تین سو روپے ہمیں دے دو، دو سو روپیہ ہمارے حصے کے دے دو۔ اور سونے کی ڈلی لے لو وہ بے چارہ پھنس جاتا ہے اگر دو سو روپے دے کر ڈلی لے لیتا ہے اور مسکراتا ہوا گھر چلا جاتا ہے مگر جب وہ سنار کے پاس جاتا ہے تو پیتل کا ٹکڑا ثابت ہوتا ہے۔

نوٹوں کا ہیر پھیر

یہ طریقہ عام طور پر دلال کرتے ہیں زیادہ رقم کے سودے میں دلال بار بار خریدار سے رقم لے کر بیوپاری کو دیتا ہے اور جب وہ مویشی فروخت کرنے سے انکار کرتا ہے تو دلال نوٹ واپس خریدار کو دے دیتا ہے ایک دو بار تو خریدار نوٹ واپس لیتے وقت انہیں گن لیتا

ہے مگر بار بار ایسا کرنا وہ گوارا نہیں کرتا۔ اسی دوران میں دلال دو
چار نوٹ غائب کر جاتا ہے بعض اوقات دلال سو دو سو روپے غائب
کر جاتے ہیں اور خریدار کو پتہ ہی نہیں چلتا جب وہ کہیں اور جاکر سودا
کرتا ہے اور رقم گنتا ہے تو اسے لٹ جانے کا پتہ چلتا ہے مگر اس اثنا
میں دھوکہ باز تو دو گیارہ ہو چکا ہوتا ہے۔

دلالی میں کمی بیشی

مویشی منڈی کے دلالوں کے پاس باقاعدہ سرٹیفیکیٹ ہوتا ہے تاہم نقلی دلال بھی
اپنا کام کرتے ہیں وہ دلالی کرتے وقت مالک مویشی سے تو کچھ قیمت
کا فیصلہ کرتے ہیں مگر خریدار کو اس سے زیادہ پر سودا کر لیتے ہیں۔ دلال
یہ زائد رقم کے علاوہ دونوں جانب سے دلالی بھی لے لیتا ہے بعض
دلال مقررہ شرح سے زیادہ دلالی وصول کر لیتے ہیں، عام طور پر انکی
دلالی ایک روپیہ فی سینکڑہ ہوتی ہے مگر یہ چار پانچ روپے فی سینکڑہ
وصول کر لیتے ہیں اور وہ بھی خریدار اور بیوپاری دونوں سے، حالانکہ
وہ صرف ایک سے دلالی لینے کا مجاز ہوتا ہے منڈی مویشیاں میں اس
قسم کی واردتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔ ایسی منڈیاں منعقد کرنے والوں
پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام
کے لئے موثر اقدام کریں اور ایسے دھوکہ بازوں کی سرگرمیوں پر کڑی
نظر رکھیں جو سادہ لوح لوگوں کی جیبوں پر دن دیہاڑے ڈاکہ ڈالتے
ہیں جو لوگ ان منڈیوں میں بطور خریدار یا مویشی فروخت کرنے جاتے
ہیں انہیں اپنے مفاد کے لئے ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے
اور جب بھی ان کو ایسے آدمی کا پتہ چلے متعلقہ حکام سے رابطہ پیدا

کرکے اس کا انسداد کر دیا جائے،

مجمع باز طبیبوں کے شعبدے

آپ نے بازاری دوا فروشوں کو دیکھا ہوگا کہ بوٹیوں کی کرامتیں
بیان کرتے وقت ایک بوٹی کو ذرا کوٹ کر پانی میں گھولتے ہیں اور
پھر اس پانی کو چھان کر تھوڑی دیر کے لیے ڈھانپ کر رکھ دیتے ہیں
چند منٹ کے بعد جب اس پانی پر سے ڈھکنا اٹھایا جاتا ہے تو پانی جما
ہوا ملتا ہے حاضرین بوٹی کا یہ کرشمہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور عطائی دوا فروش
بڑے زور دار بارعب الفاظ میں کہتے ہیں کہ یہ بوٹی کھائی جائے تو پانی
جیسی پتلی منی کو بھی اس طرح جما دیتی ہے (گاڑھا کر دیتی ہے) جس طرح سے
آن کی آن میں یہ پانی جما دیتا ہے وغیرہ اور پھر کچھ نہ پوچھیئے بازاری دوا
فروش کا گھاس پھونس سونے چاندی کے بدلے فروخت ہو جاتا ہے
آیئے آج ہم آپ کو اس بوٹی کا نام اور حلیہ وغیرہ بتا دیں،

اس بوٹی کا نام جل جمنی ہے یہ ایک بیل ہے جس کے پتے بیضوی
شکل کے ہوتے ہیں پہاڑوں اور شاداب جگہوں میں عام ملتی ہے تازہ
تازہ بوٹی زیادہ موثر ہوتی ہے اس کے پتوں کا عرق نچوڑ کر پانی میں ڈالا
جائے تو پانی فوراً جم جاتا ہے عرق اتنا ہونا چاہیئے کہ جس سے پانی کا رنگ
گہرا سبز ہو جائے، اس بوٹی سے پانی گاڑھا ہو کر اس کی گانٹھ بندھ جاتی ہے۔

مجمع لگانے والوں کا ایک عجیب شعبدہ

بازار میں مجمع لگا کر دوائیاں بیچنے والے پبلک کو یہ شعبدہ دکھاتے

ہیں، تالمکھانہ ایک تولہ لاجونتی یعنی چھوئی موئی کے بیج دو تولہ یہ دونوں چیزیں ہر پنساری سے مل جاتی ہیں دونوں کو نہایت باریک کر کے ملالیں ایک پیالہ میں پانی بھر کر اس کی سطح پر یہ سفوف پھیلا دیں تھوڑی دیر میں جب اس کا لعاب پیدا ہو جائے تب اس جھلی کو پانی سے نکال کر کپڑے کی طرح جوڑا کر کے پھیلا دیں یہ چادر کی طرح پھیل جائے گی ایسا کرنے کے بعد پھر وہ لمبی چوڑی تقریریں کرتے ہیں لیکن اس راز کو نہیں بتاتے اور جریان احتلام کی اکسیری دوا بتا کر خوب روپیہ لوٹتے ہیں۔

آنکھ سے جالا نکالنے کا حیرت انگیز شعبدہ

آپ کو مجمع لگا کر دوائیں بیچنے والوں کا ایک راز بتاتے ہیں جسے جان لینے کے بعد یقین ہے کہ پبلک ان ہتھکنڈوں سے خبردار ہو جائے گی اور وہ یہ ہے کہ سفوف تالمکھانہ آنکھ میں ڈالنے سے جالا نمودار ہوتا ہے یعنی تالمکھانہ کو سرمہ کی طرح باریک سفوف بنا کر شیشی میں رکھ لیا جاتا ہے جب اس شیشی میں سے سلائی بھر کر آنکھ میں لگائی جاتی ہے تو وہ سفوف ہی جالے کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کو مجمع لگا کر دوائیں بیچنے والے فوراً چٹکی سے پکڑ کر آنکھ سے علیحدہ کر لیتے ہیں دیکھنے والے حضرات اور خود مریض بھی اسے اصلی جالا سمجھ کر دوا فروش اور ان کی دوا کی تعریف کرتے ہیں جس سے دوا فروش کی بیسیوں شیشیاں فروخت ہو جاتی ہیں تالمکھانہ مشہور تخم ہے جو اسی نام سے ہی پنساریوں سے عام ملتا ہے۔

مجمع باز حکیموں کا ایک عجیب شعبدہ

بازار میں دوا بیچنے والے دو گلاسوں میں بھرے ہوئے پانی کو جب ...ے ہیں تو وہ پانی خود بخود سرخ ہو جاتا ہے یہ اس طرح ہوتا ہے۔ پنجابی ...یوڈائیڈ ایک حصہ دار چکنا ایک حصہ دونوں کو جدا جدا گلاس کے پانی ...ی حل کریں یعنی ایک گلاس میں پوٹاسی آئیوڈائیڈ کریں اور دوسرے ...وں میں دار چکنا، جب یہ دونوں پانی ملیں گے تو پانی کا رنگ فوراً سرخ ہو جائے گا اور دیکھنے والا حیران ہو گا کہ دونوں گلاسوں کا صاف پانی ملنے ...ی رنگ دار کیسے ہو گیا،

دراصل یہ دوا فروشوں کی شعبدہ بازی ہے جس کے ذریعے یہ اپنی دوائیوں کی تعریف کرتے ہیں، حالانکہ دار چکنا اور پوٹاسی آئیوڈائیڈ ...ونوں زہریلی دوائیاں ہیں اور یہ دونوں پارہ کی آمیزش سے تیار ہوتی ہیں پوٹاسی آئیوڈائیڈ انگریزی دوا فروشوں سے اور دار چکنا پنساریوں ...ے مل جاتا ہے۔

بازاری دوا فروشوں کا حیران کن شعبدہ

بازاروں اور سڑکوں کے کنارے بیٹھ کر جو دوا بیچتے ہیں اور لمبی چوڑی تقریریں کرتے ہیں اور عوام کو یقین دلانے کے لیے دو گلاسوں میں سفید پانیوں کو جب ملاتے ہیں تو پانی کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ یہ میری دوا کا اثر ہے اور اسی طرح یہ دوا حلق سے اترتے ہی جسم میں خون پیدا کر دیتی ہے یہ محض شعبدہ بازی ہے خود آپ بھی اس کا

تجربہ کر سکتے ہیں ،

دو گلاس لو - اور ہر ایک میں تھوڑے پانی ڈالو ، پوٹاشیم سلفو سائنائیڈ ایک گلاس میں اور دوسرے گلاس میں کلورائیڈ ڈال کر حل کر دو ، یہ محلول بالکل بے رنگ ہوں گے لیکن جب ایک گلاس کا پانی دوسرے پانی میں ڈالو گے تو گہرا سرخ رنگ پیدا ہوگا یہ دونوں دوائیاں انگریزی دوا فروشوں سے مل جاتی ہیں اس پانی کو پینا نہیں چاہیئے ۔

بواسیری مستے گرا دینے کا شعبدہ

بہت سے لوگوں نے بواسیر کے مستے نکالنے کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور عجیب شغل کرتے ہیں جس کی کیفیت یوں ہے کہ قصائی کی دوکان سے بکرے کا پھیپھڑا خرید لیتے ہیں ، اس کو پانی میں دو چار منٹ تک جوش دیتے ہیں تاکہ اس کا نرم گوشت اور بھی نرم ہو جائے اور نالیوں سے بآسانی جدا ہو سکے پھر نالیوں کے درمیان گوشت کو ہاتھ سے جدا کر دیتے ہیں تو گوشت سے جدا ہونے کے بعد یہ نالیاں سی بن جاتی ہیں پھر قینچی سے کاٹ کاٹ کر اپنی مرضی سے چھوٹے بڑے دو جڑوں والے یا چار جڑوں والے مستے بنا لیتے ہیں ۔

ان مصنوعی مستوں کو شنگرف سے رنگ لیتے ہیں تاکہ ان کی سفیدی زائل ہو جائے اور یہ اصلی رنگ کے مستے معلوم ہوں ایسے مصنوعی مستے یہ لوگ اپنے پاس چھپا کر رکھتے ہیں جو کہ [illegible] ہو جاتے ہیں اس لیے مختلف [illegible] بڑے اور چھوٹے مستوں کی صورت ہو [illegible] بھر پانی میں بھگو [illegible] یہ ریشم کی طرح نرم ہو جاتے ہیں [illegible] طریقے ہیں

۱- جلاب دے کر مستے نکالنا ، مریض کے جو اصل مستے ہوتے ہیں ان پر ایسی دوائی لگائی جاتی ہے کہ وہ بالکل نرم اور عارضی طور پر معدوم ہو جاتے ہیں پھر مریض کو جلاب دیتے ہیں یہ جلاب بہت سخت ہوتا ہے جو کہ دودھ اور جمالگوٹے سے تیار کرتے ہیں اور مریض کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ گڑھے میں اسہال کرتا جائے اس گڑھے میں پہلے ہی مصنوعی مستے آنکھ بچا کر پھینک دیتے ہیں جب جلاب ہو چکتا ہے تو پانی سے ساری غلاظت کو دھلاتے ہیں جب لمبی لمبی جڑوں والے مستے مریض دیکھتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے پھر حکیم صاحب تیل گرم کرنے کا حکم دیتے ہیں جب تیل گرم ہو جاتا ہے تو مستے ڈال دیتے ہیں تاکہ جل کر کوئلہ ہو جائیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی عقلمند آدمی دیکھ کر راز فاش نہ کر دے مگر مریض کو یہ کہہ کر تسلی کر دیتے ہیں کہ اس عمل کے کرنے سے مستے دوبارہ نہیں اگیں گے غور کرنا چاہیئے کہ مستے کہاں جاتے ہیں اور اثر کہاں تک پہنچتا ہے ۔

۲- بعض دفعہ یہ مصنوعی مستے حلوہ میں چھپا کر کھلا دیتے ہیں جب حلوہ میں جلاب دیا جاتا ہے اس وقت یہ چالاکی ہوتی ہے ۔

بغیر درد کے دانت یا داڑھ کو نکال دینے کا شعبدہ

یہ بوٹی [illegible] اس کا تازہ [illegible] کا رس نکال کر اس رس کو انگلی یا دانت یا داڑھ کے دونوں طرف لگا دیں [illegible] کے بعد دانت یا داڑھ کو انگلیوں سے کھینچیں [illegible] نکل آتا ہے ۔

رنگے سیار

بہت سے فریب کار مختلف بہروپ بنا کر سادہ لوح عوام
عجیب و غریب طریقوں سے اپنے ڈورے ڈالتے ہیں یہ بڑا خطرناک
گروہ ہوتا ہے اور ان کا زیادہ اثر عورتوں پر ہوتا ہے تعویذ گنڈے اور
بھوت پریت کے جال پھیلاتے رہتے ہیں یہ بعض اوقات ہری ہری جوگی
رنگ کے کپڑے پہن کر یا بہروپیے پیر بن کر کسی گھر یک جا گھستے ہیں اور
کہتے ہیں ہمیں فلاں ولی اللہ نے حکم دیا ہے، یا فلاں مزار شریف سے اشارہ
ہوا ہے کہ آپ کے گھر میں آؤں سب بلائیں دور ہو جائیں گی اس طرح
میٹھی میٹھی باتیں کر کے انہیں بھرماتے ہیں کبھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ تمہارے
گھر میں تعویذ دفن ہیں کبھی جن بھوت کا سایہ بتلاتے ہیں بعض وقت
سونا یا نوٹ دوگنے کر دینے کا لالچ دیتے ہیں گویا طرح طرح کے
ہتھکنڈوں سے گھروں پر اپنا سکہ جما کر وہاں اپنا ڈیرہ ڈال دیتے
ہیں اور موقع پاتے ہی ہاتھ رنگ کر رفوچکر ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایک سفید کاغذ پر ایک مرکب سے کوئی تعویذ یا
تصویر بنا کر اپنے پاس رکھتے ہیں اور گھر والوں کو نکال کر دے دیتے
ہیں اور کہتے ہیں اس کو اپنے دونوں ہاتھوں کے اندر تھوڑی دیر کو
پھر آگ پر ذرا گرم کرو جب ایسا کرتے ہیں کاغذ پر وہ تصویر بن جاتی
ہے گھر والے دیکھ کر کرامت کے قائل ہو جاتے ہیں، وہ مرکب یہ ہے
تیزاب گندھک ایک اونس پانی سادہ پانچ اونس، ان دونوں کو ملا
کر ایک شیشی کے اندر رکھ لیں اس مرکب سے اگر کسی کاغذ پر کوئی تحریر

لکھی جائے یا کوئی تصویر بنائی جائے تو وہ بظاہر دیکھنے میں نظر نہیں آتی،
لیکن جب اسے آگ کے سامنے کیا جائے تو وہ تحریر یا تصویر بالکل اس
طرح ہو جاتی ہے گویا سیاہی سے لکھی گئی ہے یہ ایک ترکیب کرامت دیکھ کر
سادہ لوح انسان گرویدہ ہو جاتے ہیں،

اس طرح کا شعبدہ دکھانے کے لیے ایک اور نسخہ بھی ہے یعنی آگ کے
دودھ سے اگر کسی کاغذ پر لکھا جائے تو وہ نظر نہیں آتا لیکن آگ کے
سامنے کرنے سے سرخ سرخ الفاظ ظاہر ہونے لگتے ہیں بعض پیر بن
کر عورتوں کو اولاد کے لالچ میں پھانس لیتے ہیں تعویذ گنڈے تیار کر کے
دیتے ہیں بعض عورتوں کو اس قسم کے تعویذ تیار کر کے دیتے ہیں کہ
تمہارا خاوند بس میں ہو جائے گا ساس اور نند کا کوئی قابو نہیں چلے گا

ایسے مکاروں اور فریب کاروں کو ہمیشہ دور سے ہی سلام
کیجئے ہمارے درمیان دیندار لوگوں اور اللہ کے نیک بندوں
کی کمی نہیں اور ان سے بے شمار لوگ فائدہ اٹھاتے ان کی دعاؤں میں
بھی اثر ہے مگر عوام کی ضعیف الاعتقادی اور سادہ لوحی کا فائدہ اٹھا
کر بعض لوگ نام نہاد پیر اور عامل گئے ہیں جو مذہب اور روحانیت
کے نام پر دولت جمع کرتے ہیں اور معاشرے کو گمراہ کرتے ہیں ذیل
کے چند واقعات روزنامہ مشرق کے فیچر نویس نے حوالہ قلم کیے
ہیں آپ کے مطالعہ اور غور و فکر کے لیے من و عن اس کتاب میں
درج کر دیئے گئے ہیں شاید یہ واقعات ناظرین میں سے کسی کے
لیے سود مند ہوں۔

گھمبیر آواز میں بولے بی بی تمہارے شوہر کو تعویذ گھول کر

بلائے گئے ہیں سفید برقعے میں ملبوس خاتون سر سے پاؤں تک کانپ اٹھی اور
لجاجت آمیز لہجے میں بولی، میرا کون دشمن ہے" بابا جی"
بابا جی پھر مراقبے میں چلے گئے تھوڑی دیر تک ہونٹ ہلتے
رہے اور قدرے توقف کے بعد بولے "تمہاری ساس" جو اپنے بیٹے
کا گھر آباد دیکھنا نہیں چاہتی اتنا کہہ کر بابا جی خاموش ہو گئے،
برقعہ پوش خاتون جانے لگی تو بزرگ نے نیم وا آنکھوں سے اسے
دیکھا جونہی اس نے دروازے سے باہر قدم رکھا، بابا جی بولے
نیک بخت وہ تمہاری جان کے درپے ہے"
بہو نے گھر میں داخل ہوتے ہی برقعہ ایک طرف پھینکا اور دروازے
کی دہلیز پکڑ کر ساس کو کوسنے لگی وہ روئے جا رہی تھی باورچی خانے
میں بیٹھی ساس جب بہو کا یہ رویہ دیکھا تو وہ بھی آستینیں چڑھا کر
سامنے آگئی اور پھر ساس بہو میں اتنی لڑائی ہوئی، کہ آس پاس کے
لوگ یہ منظر دیکھنے کے لیے اپنی کھڑکیوں میں آکھڑے ہوئے۔
شام کو صاحب خانہ گھر آئے تو مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوا ماں
نے اپنے بیٹے سے فریاد کی کہ تمہاری بیوی نے مجھے بلا وجہ گالیاں دی ہیں۔
بیوی نے خاوند سے شکایت کی کہ تمہاری ماں میرا گھر برباد کرنے کیلئے
جادو ٹونے کرتی ہے ماں نے بیٹے کی طرف داری کی تو بیوی نے اپنے کپڑوں
کی پوٹلی باندھی، بکس میں تالا ڈالا اور میکے چلی گئی اس کے گھر والوں
پر جب انکشاف ہوا، کہ بیٹی کی ساس نے اپنے بیٹے کو رام کرنے
کے لیے تعویذ گھول کر پلائے ہیں تو انہوں نے بیٹی سے صاف صاف
کہہ دیا کہ سسرال جانے کی کوئی ضرورت نہیں تمہارا میاں ماں کو

رکھے یا بیوی کو رکھے، گھر آباد کرنا چاہتے ہو تو الگ مکان لے کر
رہو، اس طرح یہ ہنستا بستا گھر آن واحد میں برباد ہو گیا انکی شادی کو
ابھی مشکل چھ ماہ ہی ہوئے تھے میاں بیوی میں انتہا درجے کا پیار تھا ساس
بہو بیٹے کو دیکھ کر جیتی تھی کہ اچانک میاں بیوی میں جھگڑا ہو گیا بات
نے طول کھینچا تو شوہر نے بیوی سے بولنا ترک کر دیا وہ شام کو گھر آتا تو
الگ تھلگ پڑا رہتا، کوئی کام ہوتا تو اپنی ماں سے کہتا حتیٰ کہ کھانا بھی
ماں ہی سے مانگتا، دو چار روز بعد جب میاں بیوی کی ناراضگی دور
نہ ہوئی، تو ایک روز ساس نے بہو کو سمجھایا کہ غلطی تمہاری ہے تم
میاں سے معافی مانگ لو، وہ مرد ہے، اس کے دل میں بات بیٹھ
گئی تو اس کا نتیجہ برا ہوگا لیکن بہو نے ساس کی نصیحت پر کان نہ دھرا
اور اپنی ضد پر اڑی رہی، ساس کو بہو کی یہ ہٹ دھرمی اچھی نہ لگی اس
نے ڈانٹ دیا بہو نے دل میں خیال کیا کہ بیٹے کو ماں سکھاتی ہے اس نے
اپنے خدشات کا اظہار پڑوسن سے کیا تو پڑوسن نے مشورہ دیا
کہ تم بابا جی کے پاس جاؤ، وہ اپنے علم کے اثر سے فوراً بتا دیں گے
کہ تمہارے میاں کیوں ناراض رہتے ہیں
ایک روز وہ ساس سے چھپ کر بابا جی کے پاس گئی، اور انہیں
تمام حالات سے آگاہ کیا اور خاوند کی ناراضگی کا سبب پوچھا بابا جی
نے اسے بتایا کہ ساس اس کی دشمن ہے اور جادو ٹونوں کے ذریعہ
میاں بیوی میں نفرت پیدا کر رہی ہے۔
یہ واقعہ کراچی کے ایک متوسط گھرانے کا ہے اب سے چھ ماہ قبل
اس مختصر خاندان میں خوشی اور سکون تھا لیکن ذرا سی غلط فہمی نا سمجھی

اور ضعیف الاعتقادی نے اس گھرانے کی خوشیاں لوٹ لیں، برادری کے بزرگوں نے میاں بیوی میں صلح کرانے کی کوشش کی مگر لڑکی والوں کی ایک ہی شرط تھی کہ لڑکا بیوی کو لے کر الگ رہے بیٹا جیتے جی ماں کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اس نے یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ میاں بیوی میں مستقل علیحدگی ہو گئی،

لاہور کے ایک سرحدی دیہات برکی کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان کی منگنی ٹوٹ گئی، اس کی نسبت بچپن ہی میں ہوئی تھی اور لڑکی اسے پسند تھی وہ شادی کی تیاریاں کر رہا تھا کہ لڑکی والوں نے اسے ٹکا سا جواب دے دیا لڑکی والے اپنی بیٹی کی شادی کسی دوسری جگہ کرنا چاہتے تھے نوجوان اس صدمے سے نڈھال ہو کر کسی نام نہاد عامل کے پاس گیا اور اسے تمام واقعات سے آگاہ کیا عامل نے اسے چاند کی چودھویں رات کو آنے کے لیے کہا، اور اپنے موکلوں میں شرینی بانٹنے کے لیئے پچاس روپے بھی وصول کر لیے نوجوان ہدایات کے مطابق چودہویں رات کو عامل کی خدمت میں حاضر ہوا، تو عامل اسے قبرستان میں لے گیا قبرستان پہنچ کر اس نے اپنے علم کی طاقت سے موکلوں کو بلایا اس کے موکلوں نے انکشاف کیا کہ جس نئی جگہ لڑکی کی نسبت ٹھہری ہے ان لوگوں نے لڑکی کے باپ اور ماں کو پانی میں تعویذ گھول کر پلائے ہیں اور یہ تعویذوں کا اثر ہے کہ لڑکی کے ماں باپ ان لوگوں کی مٹھی میں ہیں یہ سن کر نوجوان آگ بگولا ہو گیا اس نے اپنی توہین کا بدلہ لینے کے لیے ایک خطرناک سکیم تیار کی اور چند روز بعد لڑکی کے باپ

اور اس شخص کو قتل کر دیا جس سے اس کی منگیتر کی شادی ہوئی تھی یہ نوجوان ان دنوں لاہور جیل میں ۲۰ سال کی قید کاٹ رہا ہے،

یہ نام نہاد پیر، فرضی عامل اور خود ساختہ فقیر نہ صرف سادہ لوح عوام میں دشمنی اور نفاق کا بیج بوتے ہیں بلکہ اکثر و بیشتر ان کی موت کا سبب بھی بنتے ہیں اور مظلوم شہریوں کی صحت سے کھیلتے ہیں،

پشاور کی ایک بستی بسارڈگل حسن میں ایک خاتون کے ہاں اولاد ہوتے ہی مر جاتی تھی اس نے کئی بچوں کو جنم دیا مگر ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچا اس حادثے سے دل برداشتہ ہو کر خاتون کا خاوند اسے ایک نام نہاد عامل کے پاس لے گیا۔ اس نے اسے ایک کالا بکرا چار سیر چینی دس گز کپڑا اور سوا تولہ سونا لانے کے لیے کہا چند روز بعد یہ میاں بیوی مطلوبہ چیزیں لے کر عامل کی خدمت میں حاضر ہو گئے اس نے تمام چیزیں لے لیں اور دوسرے روز رات کے وقت آنے کے لیے کہا۔ مامتا کی ماری ماں اور اولاد کا طالب باپ رات گئے وہاں پہنچ گئے۔ عامل نے انہیں بتایا کہ خاتون پر منحوس روح کا سایہ ہے اور جب تک یہ روح اس پر مسلط رہے گی اس کا بچہ کوئی زندہ نہیں بچے گا۔ خاتون کی درخواست پر نام نہاد عامل نے منحوس روح کو بھگانے کے لیے کالا بکرا حلال کیا۔ اور اس کا خون خاتون کو پلایا، اس نے اس خون سے چند تعویذ بھی لکھ کر دیئے اور اسے کہا کہ وہ یہ تعویذ پانی میں گھول کر پی جائے بکرے کا خون پیتے ہی خاتون کی حالت غیر ہو گئی اور وہ چند ہفتے بیمار رہنے کے بعد چل بسی۔

حرم گیٹ ملتان کے ایک صاحب کو مرگی کا دورہ پڑتا تھا اس کے لواحقین اسے ایک نام نہاد پیر کے پاس لے گئے پیر صاحب نے بتایا کہ اس پر بھوتوں کا سایہ ہے بھوت اتارنے کے لیے انہوں نے مریض پر اتنا تشدد کیا کہ اس نے دم توڑ دیا۔ نام نہاد عامل کو مریض کی موت کی خبر دی گئی تو اس نے یہ کہہ کر تسلی کر دی کہ بھوت اسے چھوڑنے پر تیار نہیں تھے۔

دو سال قبل کا واقعہ ہے کہ لاہور کے میو ہسپتال میں ایک خاتون کو اس حالت میں داخل کیا گیا کہ اس کی زبان جلی ہوئی تھی اور چہرے پر داغنے کے نشان تھے پولیس نے تفتیش کی تو پتہ چلا کہ فرضی عامل نے اس کی زبان گرم لوہے سے داغ دی تھی ملزم ایک ان پڑھ اور عیاش طبع آدمی تھا پولیس نے اسے تشدد اور قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا،

سیالکوٹ کی ایک خاتون بیمار ہو گئی اس کے لواحقین مریضہ کو ہسپتال لے جانے کے بجائے ایک جعلی پیر صاحب کے پاس لے گئے جس نے اسے دیکھ کر کہا کہ دشمنوں نے اس پر جادو کر دیا ہے چنانچہ اس نے معقول نذرانے لے کر خاتون کا علاج شروع کر دیا اور جادو کا اثر زائل کرنے کے لیے اسے پانی دم کر کے دیتا رہا چند ہفتے بعد خاتون کی حالت غیر ہو گئی تو اسے سول ہسپتال لے جایا گیا ڈاکٹروں نے اس کا طبی معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ اس کے دونوں پھیپھڑے ناکارہ ہو چکے ہیں اور اب وہ چند روز کی مہمان ہے۔

سرگودھا کے سول ہسپتال میں ایک بچے کو لایا گیا وہ سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا تھا وہ بیمار ہوا، تو اس کے والدین اسے ایک ذہنی عامل کے پاس لے گئے عامل نے بتایا کہ ان کا بچہ بدروحوں کے زیر اثر ہے چنانچہ اس معصوم جان کو بدروحوں کے چنگل سے چھڑانے کے لئے سرخ مرچوں کی دھونی دی؛ اس عمل سے بچے کی حالت خراب ہو گئی تو عامل نے یہ کہہ بچہ والدین کے حوالے کر دیا کہ بدروحیں اس کے عمل سے زیادہ طاقت ور ہیں اسے ہسپتال میں لایا گیا تو انکشاف ہوا کہ بچے کو سوکھے کی بیماری ہے چند روز بعد بچہ مر گیا۔

روزنامہ مشرق کا فیچر رائٹر مزید لکھتا ہے کہ میں نے ان نام نہاد پیروں اور خود ساختہ عاملوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے چند ہفتے مختلف فرضی پیروں کے ڈیروں اور عاملوں کے اڈوں پر گذارے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ یہ لوگ سادہ لوح عوام کی مذہبی عقیدت اور ضعیف الاعتقادی کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں خاص طور پر عورتیں ان کے فریب میں بہت جلد آ جاتی ہیں اور ان کے اڈوں پر عورتوں کا ہجوم ہوتا ہے یہ عورتیں اپنے دل کی مراد حاصل کرنے کے لیے ان کی روحانی طاقت سے مدد حاصل کرنے آتی ہیں، خاوندوں کی بے اعتنائی اور ساسوں کی بدسلوکی کا علاج ڈھونڈنے کے لیے یہاں پہنچتی ہیں خاندانی دشمنی اور گھریلو رقابت کا انتقام لینے کے لیے ان سے تعویذ حاصل کرتی ہیں اولاد کے لیے ان کی چوکھٹ پر حاضری دیتی ہیں اور اس کے بدلے اپنا سارا گھر لٹا دیتی ہیں ان نام نہاد

پیروں اور فرضی عاملوں کے قریب رہ کر مجھ پر چند ہولناک اور لرزہ خیز انکشافات بھی ہوئے ہیں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ لوگ معاشرے اخلاق اور مذہب کے بدترین دشمن ہیں اور کاروبار کو چمکانے کے لیے انسانیت سوز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں،

میں نے ایک نام نہاد پیر کے اڈے پر دیکھا کہ ایک عورت سے معقول معاوضہ لے کر اس نے دشمن کو رام کرنے کے لیے عورت کو چھپکلی کے خون سے تعویذ لکھ کر دیا اور اس سے کہا کہ وہ یہ تعویذ پانی میں گھول کر اپنے دشمن کو پلا دے۔

ایک فرضی عامل نے ایک ضرورت مند سے کہا کہ اگر وہ اپنی بیوی کے دل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اسے الّو کا گوشت کھلائے اس عامل نے اسے انسانی بالوں کا ایک گچھا سانپ کا خون، چھپکلی کا خون انسانی ہڈیوں کا برادہ بھی دیا اور بتایا کہ ان بالوں کو مرغے کے خون میں بھگو کر بیوی کے سرہانے رکھ دے، سی کا کانٹا، رتی کا دانہ پارہ اور الّو کا گوشت ان کے "روحانی عمل" کے خاص ہتھیار ہیں اور ضعیف الاعتقاد لوگ دشمن کو زک پہنچانے اور دوسرے کو آرام کرنے کے لیے ان سے یہ چیزیں حاصل کرتے ہیں۔

ماہر نفسیات نے مجھے بتایا کہ فرضی عاملوں کی اکثریت نے روپے پیسے کے لالچ میں یہ دھندا اختیار کیا ہے اور چونکہ عام طور پر

یہ گروہ بہت ہوشیار ہوتا ہے لہٰذا وہ عام شہریوں کی نفسیات سے پورا اٹھاتے ہیں ان کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا ہے تو وہ اس کے تمام واقعات سنتے ہیں اور باتوں ہی باتوں میں جان لیتے ہیں کہ کس سے انہیں شکایت ہے لہٰذا وہ کسی خرابی کا ذمہ دار کسی شخص کو ٹھہراتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہماری گھریلو زندگی میں ساس بہو، نند بھاوج اور سسر داماد میں عام طور پر معمولی معمولی رنجشیں پیدا ہوتی رہتی ہیں فرضی عامل اپنی مقصد براری کے لیے ان میں سے کسی ایک کو قصور وار ٹھہرا دیتے ہیں اور عقیدت مند آسانی سے ان کی بات پر یقین کر لیتے ہیں،

ایک ممتاز ڈاکٹر سے میں نے اس سلسلہ میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ نام نہاد عامل حضرات انسانی زندگی کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں انہوں نے الّو کے گوشت اور چھپکلی کے خون کا طبی تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں چیزیں زہریلی ہیں اور انسانی جسم پر ان کا شدید رد عمل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ زہریلے خون سے لکھے ہوئے تعویذ جب کسی انسان کو پانی میں گھول کر پلائے جاتے ہیں تو اس کے جسم میں زہریلا مادہ چلا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ شدید بیمار ہو جاتا ہے عقیدت مند سمجھتے ہیں، کہ جادو اپنا اثر دکھا رہا ہے اور عامل کا تیر نشانے پر بیٹھا ہے،

یہ نام نہاد عامل معاشرہ میں اخلاقی برائیوں کو پھیلانے کے ذمہ دار بھی ہیں، دو سال قبل کراچی میں ایک روحانی عامل کے اڈے

کا سراغ لگایا گیا تھا جو نوجوان لڑکے لڑکیوں کے درمیان خط و کتابت کا ذریعہ تھا اور شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو گمراہ کرنے کا سبب تھا پولیس نے اس اڈے سے متعدد عشقیہ خطوط بھی برآمد کیے تھے،

گذشتہ سال لائل پور کے ایک فرضی پیر نے اپنے عقیدت مند کی سادہ لوحی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کی جوان سال بیٹی کو اغواء کر لیا تھا حیدر آباد کا ایک فرضی عامل اپنے مرید کی بیوی کو ورغلا کر لے گیا تھا اور سکھر کے ایک خود ساختہ بزرگ نے تعویذ دینے کے بہانے ایک گھرانے کی خاتون کا ہزاروں روپے کا زیور اڑا لیا تھا۔

کوہاٹ کی نور جہاں بیمار ہو گئی تو اس کا خاوند اسے روحانی عامل کے پاس لے گیا عامل نے انکشاف کیا کہ نور جہاں پر جنات کا سایہ ہے اور نور جہاں کو جنات سے اس طرح نجات دلائی جا سکتی ہے کہ وہ متواتر اکیلی سات روز اس کے پاس آئے بیوی کی حالت دیکھ کر میاں نے یہ شرط مان لی اور نور جہاں کو عامل کے پاس بھیجنا شروع کر دیا ابھی سات روز پورے بھی نہیں ہوتے تھے کہ عامل اور معمول دونوں ہی غائب ہو گئے۔

راولپنڈی کی رابعہ ایک بچی کی ماں تھی پڑوس میں ایک نام نہاد پیر صاحب کا ڈیرہ تھا بچی بیمار ہوئی۔ تو وہ اسے دم کرانے کے لیے پیر صاحب کے پاس لے جاتی، چند روز بعد پیر صاحب اسکو اغواء کر کے لے گئے اور وہاں اپنی بچی کو در در کی ٹھوکریں کھانے کیلئے تنہا چھوڑ گئی۔

یہ وہ لوگ ہیں جو بیماری معمولی رنجش آپس کی غلط فہمیوں اور مزدوروں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے کلام کے اثر سے دوسروں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ہمیں سوچنا چاہیے کہ اللہ کے کلام میں انسانوں کی بھلائی، بہتری اور خوشحالی مضمر ہے اور یہ کلام سراسر خیر و برکت ہے ظاہر ہے اس کلام کے اثر سے مخلوق خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اس لیے ان لوگوں کے دھوکوں میں بھلا کیا صداقت ہو سکتی ہے،

علمِ جفر

شعبدہ بازیوں اور فریب کاریوں کے علاوہ بعض حقیقتیں بھی ہیں جو مذہبی عقیدوں کے طور پر عوام کے دلوں پر مسلط ہیں چنانچہ علم جعفر کے متعلق لوگوں کا بہت عقیدہ ہے اس علم کی رو سے کئی فالنامے اور خواب نامے تحریر کیے جا چکے ہیں اس علم کی بنیاد حروف ابجد پر ہے جو یہ ہیں۔

ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن
۴۳۲۱ ۷۶۵ ۱۰۹۸ ۵۰-۴۰-۳۰-۲۰
س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ
۸۰-۷۰-۶۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

اس ابجد کے ذریعے علم جعفر میں بہت کچھ کیا جاتا ہے اور لوگوں کو عموماً یہ اعداد و شمار زبانی یاد ہوتے ہیں۔

فالنامہ

اگر کوئی صاحب اپنے دل کی کوئی بات دریافت کرنا چاہیں۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے پہلے اس شخص کے نام کے اعداد بحروف ابجد لیے جائیں پھر اس کام کے حروف لیں جس کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہے

اب ان دونوں اعداد کو آپس میں ضرب دیں پھر اس دن کے اعداد لے جائیں اور سارے اعداد کو حاصل ضرب میں جمع کر دیا جائے اور مجموعہ کو تیرہ (۱۳) پر تقسیم کیا جائے اگر حاصل تقسیم جفت ہو۔ تو کام نہیں ہوگا۔ حالت مشکوک رہے لیکن اگر جواب طاق میں ہو، تو کام ضرور بن جائے گا اور اگر باقی صفر ہو تو کام ہوگا لیکن ذرا وقفہ کے بعد،

دنوں کے نام

شنبہ	یک شنبہ	دو شنبہ	سہ شنبہ
سنیچر	اتوار	پیر	منگل
چہار شنبہ	پنج شنبہ	ادینہ	
بدھ	جمعرات	جمعہ	

طریق کار

مثال کے طور پر لکھیئے محمد انور بروز یک شنبہ دریافت کرنا چاہتا ہے ان کی ترقی ہوگی یا نہیں،

م ح م د   ا ن و ر

۴۴۰۹۴۰   ۳۴۹، ۲۰۰-۶۵۰۱ مطلب

جو دریافت کرنا ہے،

"سفارش" اس کے اعداد لیے جائیں،

س ف ا ر ش

۱۸۰۶۰ ۳۰۰۲۰۰ = ۶۴۱

اب دونوں اعداد کو ضرب دی گئی

۶۴۱×۳۴۹ = ۲۲۳۷۰۹

اب ان اعداد میں یک شنبہ کے اعداد لے کر جمع کریں،

ی ک ش ن ب ہ

۱۰ ۲۰ ۳۰۰ ۵۰ ۲ ۵ = ۳۸۷

دونوں کا مجموعہ = ۳۳۴۰۹۲ ۲۲۴۰۹۶

اب اسے تیرہ ۱۳ پر تقسیم کریں، حاصل تقسیم دو آنے ہیں، یہ جفت ہے پس نتیجہ یہ ہے کہ سفارش مشکوک رہے گی۔

مہورت سفر

بعض لوگ سفر کے وقت دریافت کرتے ہیں کہ آیا مجھے آج فلاں سمت کو جانا چاہیئے یا نہیں، یہ سفر بہتر ہے یا خطرناک اس غرض کے لیے صاحبان فن نے ایک نقشہ مرتب کیا ہے اس نقشہ کے ذریعے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں روز فلاں سمت کا سفر بہتر ہو گا یا نہیں، اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے،

جب کوئی شخص سفر کے متعلق دریافت کرے تو اس نقشے کے مطابق بتلا دینا چاہیئے اس میں جو سمت منع کی گئی، ان کا سفر فائدہ مند نہیں رہتا،

(نقشہ اگلے صفحہ پر)

سہ چہار اندر شمال و پنج شنبہ در جنوب
مشرق در شنبہ دو شنبہ جمعہ یکشنبہ غروب
یعنی ان ایام میں ان اطراف کو جانا اچھا نہیں ہوتا،

فالنامہ قرآنی

قرآن مجید سے فال نکالنے کا طریقہ یہ ہے،

وضو کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیے پہلے تین بار درود شریف پڑھیے پھر سورت فاتحہ کی تلاوت کر لیجئے اور جو معلوم کرنا ہے اس کو خیال میں لا کر رجوع ہو جائیے اور یہ سمجھئے کہ ہر کام میں خدا تعالٰے ہی قادر اور توانا ہے،

یہ نیت دل میں کر کے قرآن مجید کو کہیں سے کھولیں اور اس صفحہ کے شروع میں ہی جو آیات ہیں ان کو تلاوت کیا جائے اور ان آیات کے معنی پر غور کریں۔ آپ کے سوال کا جواب ضرور مل جائے گا۔

ہدایات

یہ خیال رہے کہ قرآن مجید ایک مقدس کتاب ہے اور الہامی کلام ہے اس کا احترام کرتے ہوئے اور اس کی تقدیس کے زیر نظر اس سے کوئی فال بری نیت سے نہ لی جائے اور فال نکالتے وقت قلب میں اطمینان ہو، کلام الٰہی پر بھروسہ ہو، وسوسہ شیطانی کو دل میں جگہ نہ دی جائے اور جو فال نکلے اس پر یقین کامل ہو، اور اس پر عمل کیا جائے اگر نتیجہ خلاف مرضی ہو، تو دوبارہ فال نہ نکالی جائے بس ایک بار جو

آسمانی صحیفہ سے حکم صادر ہو جائے اس پر مطمئن رہنا چاہیئے البتہ اگر ان آیات کا مطلب اور مفہوم برتر از فہم و گمان ہو، تو سمجھنے کے لیے دوبارہ فال لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ کبھی شاذ و نادر ہی ہوتا ہے ہر بار پورے طور پر آیات سے صحیح اور واضح نکل آتا ہے،

اسی طریقے سے ہر مذہب کا انسان اپنی مذہبی کتاب سے فال دریافت کر سکتا ہے مثلاً عیسائی صاحبان انجیل مقدس سے سکھ صاحبان گرو گرنتھ صاحب سے ہندو صاحبان اپنے وید مقدس سے جس کتاب الہامی کو نیت کر کے کھولا جائے اور پہلی سطر پڑھ کر اس کے مطلب اور معانی پر غور کرتے فال نکل سکتی ہے،

دیوانِ حافظ سے بھی فال نکالی جا سکتی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کا نام لے کر دل میں سوال حسبِ منشاء پیدا کریں اور دیوان حافظ کو کھولیں پھر اس کا ساتواں صفحہ الٹ کر ساتویں سطر پڑھیں یعنی ساتواں شعر آپ کی فال کا جواب ہوگا اس کتاب کی فال بہت مجرب ہے اور تمام صاحبان فنِ دیوان حافظ سے ہی فال نکالتے ہیں،

فالنامہ تاتاری

یہ فالنامہ بھی بہت مجرب اور مشہور ہے اسے ترکانی یا سولہ خانوں والا بھی کہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے ،

ہفت صد ہشتاد و شش

ح	ل	ک	ا
ط	ن	م	ب
ی	ع	س	ج
ز	و	ہ	د

اس فالنامہ سے فال معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کا نام لے کر اپنے سوال کا تصور دل میں کریں پھر آنکھیں بند کر کے شہادت کی انگلی ان خانوں میں سے کسی خانہ میں رکھ دیں لیکن بالکل ان دیکھے اور ان جانے طور پر جس جگہ انگلی پڑ جائے وہیں رکھ دیں اب آنکھ کھول کر دیکھیں اور جدول سے اس حرف کے مطابق اپنی فال کا جواب دیکھ لیں ،

(شیڈول اگلے صفحہ پر)

شیڈول یہ ہے ۔

حرف	جواب
ا	کامیابی کی امید رکھیں مایوس نہ ہوں
ب	فال نیک ہے دولت اور عزت ملے گی خواہشات بر آئیں گی
ج	کامیابی کی امید نہ رکھیں بنی بات بگڑ جائے گی ،
د	مایوسیاں دور ہونے والی ہیں ۔
ہ	اگرچہ دشمن کی چال کامیاب نظر آتی ہے مگر آخری فتح آپکی ہے
و	تقدیر چکر میں ہے سفر در پیش ہوگا ۔
ز	ترقی اور دولت حاصل ہوگی ،
ح	ابھی کام بننے میں کچھ رکاوٹ ہوگی ،
ط	سب مرادیں بر آنے کو ہیں ،
ی	دوست آئے گا اور بیمار شفا پائے گا ۔
ک	بیمار صحت پائے گا پرانی امید بر آئے گی تجارت میں منافع کی امید ہے
ل	سفر مت کریں کسی اور ذریعے سے کام ہو جائے گا ،
م	چند روز تک کام ہو جائے گا اور مال بھی ملے گا ۔
ن	دشمن مغلوب ہو، حاکموں میں عزت ملے ،
س	گھبرائیں مت، کامیابی ذرا دیر سے ہوگی ،
ع	مال بڑھے گا، کام میں ترقی ہوگی ،

ایک مکار درویش

ایک دفعہ ایک محفل میں موجودہ زمانے کے مکار فقیروں اور درویشوں کے کارنامے بیان ہو رہے تھے تو اہل محفل میں ایک ہمارے رشتہ دار نے جو خود بھی کسی وقت اس فقیرانہ لائن کا ایک دلچسپ ہیرو رہ چکا تھا ایک چشم دید واقعہ سنایا۔ اس پُراسرار اور دلچسپ داستان کو اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب انگریزی سلطنت کا دور دورہ تھا اور میں ایک انگریز افسر کے ہمراہ ضلع لدھیانہ کے ڈاک بنگلہ پر مقیم تھا مجھے ان دنوں فقیروں اور درویشوں سے ملنے کی بہت لگن تھی ایک روز کسی نے باتوں باتوں میں تذکرہ چھیڑ دیا کہ یہاں سے چند میل کے فاصلے پر جنگلات کے ذخیرہ میں ایک درویش رہتا ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک بہت خدا رسیدہ اور پُراسرار ہستی ہے آدمیوں سے بہت کم ملتا ہے زیادہ تر خلوت میں گذارتا ہے اور بعض اوقات وہ اپنے حجرے کے اندر سے پُراسرار طور پر غائب ہو جاتا ہے،

لوگ ہر روز اسکی زیارت کو جاتے ہیں اور اسکی رہائش گاہ یوں معلوم ہوتی ہے جیسے جنت کا کوئی گوشہ ہے اور وہ درویش کا خوش وضع اور دیدہ زیب انسان ہے کہ انسان دیکھے اور دیکھتا رہے، مرد و زن کا ہجوم لگا رہتا ہے دنیا کی ہر نعمت اس جنگل میں چار دانگ

عالم سے چل کر اسکے پاس پہنچ جاتی ہے دن رات وہاں طالب دیدار موجود رہتے ہیں اور درویش صاحب کرامت کی زیارت کیلئے دور دراز سے لوگ پا پیادہ چلے آتے ہیں وہی مثل ہے ؎

ہر کجا کہ چشمہ بود شیریں
مردم و مور و ملخ گرد آیند

یہ سننا تھا کہ میرے دل میں اس درویش عالی صفات کے دیدار کا شوق پیدا ہو گیا میں نے دوسرے روز ہی بنگلہ کے چوکیدار کو ہمراہ لیا اور پا پیادہ اس جنگل کی راہ لی چلتے چلتے چند گھنٹوں کے بعد دور سے منزل مقصود نظر آئی، دور سے جب اس ذخیرہ کے درخت نظر آئے تو میرا اشتیاق اور بھی بڑھنے لگا دیار حبیب کو دیکھ دیکھ کر دل بے قرار ہو رہا تھا کیونکہ منزل مطلوب قریب آ رہی تھی آخر ہم ذخیرے کے بالکل قریب پہنچ گئے اور سامنے ایک عمارت پر نظر پڑی اتنے میں ایک کنواں نظر پڑا، میں نے اپنے ساتھی سے کہا میاں چوکیدار جی کشف القلوب درویش کی خدمت میں جانا ہے ٹھہرو، ذرا کنوئیں پر سے وضو کر لیں تاکہ پاکیزہ خیال ہو کر درویش کی خدمت میں پیش ہوں، ہم نے کنوئیں سے پانی نکالا، ایک مٹی کا لوٹا وہاں پڑا تھا اس سے وضو کیا، ذرا وہاں دم لیا، پھر اس عمارت کی طرف چلے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک پختہ اینٹوں کا کمرہ اور اس کے آگے ایک برآمدہ تھا جس کے ارد گرد عشق پیچاں کی بیلیں لپٹی ہوئی تھیں اور جا بجا خوبصورت پھول مہک رہے تھے صحن بھی کشادہ تھا اس میں بھی پھولدار پودوں کا جا بجا اہتمام تھا اس سرسبز منظر سے نگاہیں سیر ہو رہی تھیں

صحن میں چند چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں ایک بڑے تخت پوش پر ایک
موٹا تازہ نوجوان آدمی سانولے رنگ کا بیٹھا باتیں کر رہا تھا اور وہ لوگ
شوق سے سن رہے تھے برآمدے کے دائیں طرف ایک چٹائی پر دو حسین
عورتیں پر تکلف لباس پہنے بے باکی اور بے حجابی کے عالم میں بیٹھی آپس میں
باتیں کر رہی تھیں ان کے قریب جو لہے پر دیگچہ چڑھا ہوا تھا دو بڑے
رکابیوں میں مرغوں اور بٹیروں کا بھنا ہوا گوشت رکھا تھا غالباً وہ
مرغ بٹیر گھی میں بھون رہی تھیں، میں دل میں کہا اللہ اللہ کیا شان
پروردگار ہے اللہ والوں کے دربار میں حسن بھی مہک رہا ہے خدا جانے
یہ کس بڑے گھرانے کی خواتین ہیں لیکن درویش کے مکان پر ادنیٰ کنیزوں
کی طرح کام کر رہی ہیں،

ہم بھی چٹائی پر بیٹھ گئے اور میں نے دل میں سمجھا کہ وہ موٹا آدمی ہی
شاید وہ درویش ہے ہم نے سلام کیا اور ادب سے بیٹھ گئے باتوں ہی
باتوں میں معلوم ہوا۔ کہ وہ درویش صاحب کا ملازم ہے اور وہ حضرت
حجرے میں تشریف فرما ہیں وہ شخص درویش صاحب کی کرامتیں بیان
کر رہا تھا مکان کا دروازہ بند تھا اہل محفل باتوں میں مشغول تھے عورتیں
گوشت بھوننے اور حلوہ بنانے میں مصروف تھیں وہ آہو چشم نازنین
گاہے گاہے ہماری طرف دیکھ کر مسکرا دیتی تھیں ہمارے دل میں درویش طلب
کے دیدار کا ذوق بے قراریوں کے مراحل طے کر رہا تھا اتنے میں وہ موٹا
آدمی اٹھ کر دروازے سے کان لگا کر تھوڑی دیر کوئی آواز سننے کی
کوشش کر رہا تھا پھر واپس آکر کہنے لگا ابھی واپس تشریف نہیں
لائے میں نے ادب سے دریافت کیا۔ کیوں جناب حضور کہاں تشریف

لے گئے ہیں۔

اس نے مجھ پر متعجب نگاہیں گاڑ دیں اور ذرا خاموش رہنے
کے بعد کہنے لگا معلوم ہوتا ہے تم پہلے کبھی نہیں آئے۔ میں نے کہا واقعی
مجھے پہلی بار یہاں آنے کا اتفاق ہوا ہے وہ بولا ہمارے حضور دن میں
کئی بار اپنی روحانی قوت کے ذریعے سرکار مدینہ کی کچہری میں تشریف
لے جاتے ہیں، میں نے کہا اللہ اللہ کتنی بڑی سرکار ہے جس کی رسائی
سرکار دو عالم کے دربارِ معلیٰ تک ہے رہے نصیب اگر ایسی برگزیدہ
ہستی کے دیدار فرحت آثار سے آنکھیں فیض یاب ہو جائیں۔

اب پھر باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھوڑی دیر بعد پھر وہ ملازم
اٹھا اور دروازے کے قریب گیا دروازے سے کان لگائے، اور
پھر ہنس کر وہیں سے آواز دی۔ لو حضرت تشریف لے آئے ہیں اتنے
میں آہٹ ہوئی دروازہ کھل گیا اور ایک بڑا خوبرو جوان گیسو دراز
سیاہ ریشمی چوغہ پہنے سر پر بڑا خوشنما رومال باندھے گلے میں پھولوں
کے ہار ڈالے مست و مخمور نگاہوں والا بڑے خرام ناز سے چلتا ہوا
مسند تک آیا۔ اور قالین پر بیٹھ گیا۔

ایک حسینہ نے مخملیں گاؤ تکیہ لگایا۔ اور سب حاضرین بڑے ہی
ادب سے اسے سلام کر کے بیٹھ گئے ہم نے بھی با ادب سلام کیا۔ اور
شامل محفل ہو گئے درویش صاحب نے چند بار خاموش نگاہوں سے
ادھر ادھر دیکھا پھر آسمان کی طرف نگاہ کی اور مسکرا کر اٹھ کھڑے ہوئے
ساتھ ہی سب حاضرین کھڑے ہو گئے درویش صاحب تو اندر چلے
گئے اور باقی حاضرین وہیں چٹائیوں پر بیٹھ گئے، وہ موٹا ملازم بھی اندر

گیا پھر باہر آیا۔ اب باری باری سے ایک ایک آدمی کو اندر سے بلاوا نے لگا۔ ہر ایک آدمی اندر جاتا اور درویش صاحب کو سلام کرکے اندر اپنی دلی مراد بیان کرکے واپس آجاتا میری باری بھی آگئی ،

میں اندر گیا درویش صاحب ایک پر تکلف مسند پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھے تھے تمام کمرے میں مخملیں فرش بچھا تھا جابجا پھولوں کے ہار لٹک رہے تھے ایک جانب صنف نازک کے لقرئی قہقہے بلند ہو رہے تھے میں نے سلام کیا تو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ کہاں سے آنا ہوا۔

درویش کی آواز اور نگاہوں میں بڑی کشش تھی، بڑا بارعب چہرا۔ میں نے عرض کی حضور یونہی قدم بوسی کو حاضر ہو گیا ہوں، جیتے رہو جاؤ کبھی کبھی آیا کرو۔ میں یہ ارشاد سن کر باہر آگیا اب کھانا تقسیم ہونے لگا سب حاضرین نے مرغ مسلم اور حلوہ وغیرہ روغنی پراٹھوں کے ساتھ سیر ہو کر کھایا۔ اور درویش صاحب کے فیضان اور شان رزاقی کا شکریہ ادا کیا،، اس کے بعد حقے کا دور چلتا رہا پھر اس فرنبا نظام نائب السلطنت نے سب کو اجازت دی کہ یہاں رہنے کا حکم نہیں ہے سب صاحبان تشریف لے جائیں چنانچہ یکے بعد دیگرے سب رخصت ہو گئے صرف دو عورتیں باقی رہ گئیں اس شخص نے مجھے کہا آپ بھی تشریف لے جائیں میں نے کہا ہم تو بہت دور سے آئے ہیں اس وقت جانا مشکل ہے آخر بڑے اصرار کے بعد وہ مان گیا ہم سب باہر صحن میں چارپائی بچھائے پڑے تھے لیکن درویش صاحب اندر تھے مجھے نیند نہیں آرہی تھی حیران تھا کہ یہ کیا اسرار ہے دل میں کہتا بار الٰہی یہ تیرے محبوب کا دربار ہے لیکن دل شبہات سے لبریز کیوں ہو رہا ہے

خدا خدا کرکے رات گذری اور صبح اٹھ کر سب نے نماز پڑھی پھر تھوڑی دیر کے بعد کھانا کھایا اور رخصت ہوئے مکان سے باہر آگئے تو میں نے چوکیدار سے کہا یہاں آگئے ہیں تو اس بات کو سمجھے بغیر چلے جانا بے سود ہے ، اس درویش کے ظاہر حالات کچھ اور نظر آرہے ہیں بیان کچھ اور ہوتے ہیں علاقے بھر میں اتنا چرچا ہے کہ صبح دیکھتے دیکھتے کئی گھڑے دودھ کے اور مکھن اور گھی کے برتن آنے شروع ہو گئے اسی طرح مرغ انڈے تیتر اور بٹیر وافر چلے آتے تھے۔

میں نے کہا آؤ دوست ذرا اس ذخیرے کی سیر کریں اس مکان کے عقب کی جانب گھومنے لگے میں نے وہاں گھومتے گھومتے دیکھا کہ ایک جگہ درختوں کے جھنڈ میں کچھ پھول دار گلاب اور چنبیلی کی جھاڑیاں تھیں میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو ان کے درمیان ایک چھوٹا سا گھاس پلیٹ فارم بنا ہوا تھا میں وہاں ذرا رک گیا دل میں ایک سوچ پیدا ہوئی اور میں وہاں بیٹھ کر غور کرنے لگا چوکیدار بھی بیٹھ گیا ہمیں بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ یکایک جھاڑی کے نیچے جنبش ہوئی، میں نے چوکیدار کو اشارہ کیا اور ہم دونوں جھٹ جھاڑی کے پیچھے چھپ گئے اتنے میں دو تختے اوپر کو ابھرے اور کھل گئے اندر سے وہ درویش نمودار ہوا۔ اب ساری بات میری سمجھ میں آگئی میں نے جھپٹ کر درویش کو پکڑ لیا اور چوکیدار کو للکارا۔ کہ اس بدمعاش کو پکڑ لو۔

اب تو درویش کا رنگ فق ہو گیا اور منہ پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں، ہاتھ جوڑنے اور منتیں کرنی شروع کر دیں میرے پاؤں پر گر پڑا اور گڑگڑانے لگا۔ کہ خدا کے واسطے میری آبرو رہنے دو۔ میں تمہیں

پانچ سو روپے دے دوں گا میرا یہ راز فاش نہ کرو۔

میں نے کہا۔ چپ بدمعاش تو خلق خدا کو دھوکہ دے رہا ہے میں تجھے ابھی پولیس کے حوالے کر دوں گا۔ یہ تو نے کیا فریب کاری بنا رکھی ہے چلو مجھے اپنی سرنگ دکھاؤ۔

ہم نے دیکھا۔ اس کمرہ سے لے کر ان جھاڑیوں تک ایک کشادہ سرنگ بنی ہوئی تھی اندر بڑی بڑی موم بتیاں جل رہی تھیں فرش پر چٹائیاں بچھی تھیں۔ اس حجرے کے پیچھے سرنگ کے دہانے پر ایک تہہ خانہ تھا جس میں عیاشی کے سب سامان خورد و نوش موجود تھے جب ہم سب اس کمرے میں پہنچے تو درویش کا نائب اور دو عورتیں ہمیں دیکھ کر حیران ہو گئے،

میں نے گرج کر کہا۔ چوکیدار جاکر ابھی پولیس لاؤ۔ میں ان سب کو گرفتار کراؤں گا وہ سب منتیں کرنے لگے اور وہ عورتیں جھٹ برقعے پہن کر کہیں رفو چکر ہو گئیں۔

سرنگ سے باہر نکل کر کچھ سامان اکٹھا کرنے کے لئے درویش نے مجھ سے اجازت لی، میں نے چوکیدار کو ساتھ روانہ کیا۔ لیکن وہ اسے چکر دے کر ذخیرے میں غائب ہو گیا ہم نے اسے تلاش کیا نہ ملا، اس کا ساتھی کہنے لگا میں ابھی اس کو پکڑ کر لاتا ہوں وہ بھی اس طرح بھاگ گیا اب میں اور چوکیدار رہ گئے ہم نے کمرے کا جائزہ لیا تو درویش مسند کے نیچے سے تیرہ سو روپیہ اور چند نقرئی زیورات دستیاب ہوئے میں نے چوکیدار سے ایک لڈا منگایا اس پر تالیں وغیرہ لادے اور بنگلے پر پہنچا دیئے پولیس والوں کو اطلاع دی گئی۔ انہوں نے بہت چھان بین کی لیکن اس

مکار درویش کا سراغ نہ ملا۔

ایک نقلی پیر

آج کل کے نقلی پیر کس بے حیائی سے زندگی بسر کر رہے ہیں اس واقعہ سے بخوبی پتہ چل سکتا ہے چیچہ وطنی کے نزدیک ایک چک میں ایک پیر صاحب اپنے مرید کے ہاں آ دھمکے جب صبح کو اذان ہوئی تو مریدنی نے وضو کر کے نماز فجر ادا کی لیکن پیر صاحب خراٹے لیتے رہے مریدنی کو پینا ہوا۔ پیر ہو کر نماز سے غفلت کر رہے ہیں رہ نہ سکی جھٹکے سے بیدار کیا اور عرض کی یا حضرت یہ نماز قضا ہو رہی ہے حضرت نے دل ہی دل میں اسے گالیاں دیتے ہوئے چادر منہ سے ہٹائی کیونکہ ان کی میٹھی نیند میں خلل اندازی کی گئی تھی اور لگے انگڑائیاں لینے حتیٰ کہ شاہ خاور نے دریچے سے جھانکا اب خفت کی وجہ سے اور تو کچھ نہ بن سکا ایک نرالی منطق سوجھی چادر سے منہ ڈھانپ کر بیٹھ گئے گویا مراقبے میں ہیں دو چار منٹ بعد نمائشی جھرجھری لی، مریدنی نے جھٹ آپ کی پیٹھ پر روغن لادت سے لتھڑا ہوا ہاتھ پھیرا۔

مرشد اللہ پناہ میں رکھے کیا بات ہے ہمارے ایک مرید دریائے جمنا میں سفر کر رہے ہیں یکایک کشتی ڈانواں ڈول ہوئی انہوں نے ہمیں پکارا لہٰذا ہم نے کشتی کو پیٹھ سے روکا۔ اور بڑی مشکل سے راہ راست پر لائے ہیں۔

سبحان اللہ! کیوں نہ ہو آخر ہمارے مرشد صاحب کی کرامت ہے نا۔ تھی بڑی سیانی پلیٹ میں گھی اور چینی ڈال کر اوپر چاولوں کی تہہ جما دی۔ اور پیر صاحب کے سامنے رکھ دی چشم زدن میں پیر صاحب چاولوں پر لپکے، لیکن گھی اور کھانڈ سے احتراز کیے بیٹھے ہیں۔

مریدنی ادب سے بولی "کھاتے کیوں نہیں" وہاں تو وہ پردہ اٹھنے کی منتظر تھی۔ ذرا چمچے سے ملنے کو ادھر اُدھر ہٹایا۔ تو نیچے گھی اور کھانڈ کی وافر مقدار نمودار ہوئی۔ یہ کیا ہے تمہارے باپ کا سر جو سومیل کی دوری سے ڈگمگائی نیا تو نظر آ گئی، لیکن شہ رگ کے قریب گھی اور کھانڈ کا پتہ نہ چل سکا۔ یہ کہہ کر داڑھی پکڑ کر مرمت شروع کر دی پیر پاپوش کاری کی تاب نہ لا کر واویلا کرنے لگا آخر چند شریف آدمی جائے واردات پر پہنچے اور انہیں پنجہ مریدنی سے چھڑا لیا۔

ایسے نام نہاد پیروں کا یہی حشر ہونا چاہیے ورنہ نیک نہاد اور شریف النفس پیران عظام کے لیے تو عوام کی آنکھیں فرشِ راہ ہوتی ہیں ؎

زر کیا ہے سر بھی دے دیں مریدان باصفا
علم و عمل کا وصف کسی پیر میں بھی ہو،

بابا جی
ایک ناقابلِ فراموش واقعہ

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے اور میرے گرد و پیش

اندھیرا دبے پاؤں آگے بڑھتا جا رہا تھا میری نظریں سامنے رکھے ہوئے ایک کاغذ پر پڑی ہوئی تھی جس پر ایک لڑکی کے ہاتھ کی لکیروں کے نقوش ابھرے ہوئے تھے یکایک مجھے اندھیرے کا احساس ہوا۔ کیونکہ ان کی لکیروں کے نقوش رفتہ رفتہ مدھم پڑتے جا رہے تھے میں نے اپنے ملازم کو آواز دی اور اس سے کہا کہ ٹیبل لیمپ کمرے سے نکال باہر صحن میں لگا دے اور اندر میز پر رکھا ہوا محدب شیشہ اٹھا لائے تاکہ لکیریں صاف اور بڑی بڑی دکھائی دیں ان لکیروں کا بغور مطالعہ کرتے وقت میرے ذہن میں شاہ صاحب کی بیان کردہ داستان گھوم رہی تھی اس انتہائی عجیب اور پراسرار داستان کو سننے کے بعد سب سے پہلا خیال جو میرے دل میں آیا وہ یہ تھا کہ لڑکی یقیناً پاگل ہے "[illegible] پاگل"

ابھی ذہن کی لوح پر ابھرا ہی تھا کہ دفعتہً مجھے اپنی پشت پر ایک شوخ نسوانی قہقہے کی آواز سنائی دی اور اس سے پیشتر کہ میرے منہ سے کچھ نکلتا، اس نسوانی آواز نے نہایت ہی طنزیہ انداز میں کہا۔ نجومی صاحب "لڑکی" پاگل نہیں" آپ کا قیاس غلط ہے،

یہ چند الفاظ معمولی نہیں تھے ایک وزنی ہتھوڑا تھا۔ جو میرے ذہن کے اوپر یک لخت پوری قوت سے برس گیا میں [illegible] ہو کر پیچھے دیکھا تو ششدر رہ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے ایک حسین جمیل نوجوان لڑکی سر تا پا سفید لباس پہنے نہایت وقار اور تمکنت سے کھڑی مسکرا رہی ہے اس کی آنکھوں [illegible]

چشمہ چڑھا ہوا تھا اور اس سیاہ چشمے نے لڑکی کی شخصیت اور چہرے کا وقار بڑھانے میں بڑی مدد کی تھی، میرا ذہن اس لڑکی کو پُراسرار انداز میں وہاں کھڑے دیکھ کر ماؤف ہو گیا کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ لڑکی کون ہے اور یک دم کہاں سے آ گئی پھر اسے میرے دل کی بات کیسے معلوم ہو گئی یقین کیجئے ذہن کی اتنی تیزی اور برو وقت ریڈنگ بے مثال اور حیرت انگیز تھی،

ابھی میں اسی الجھن سے دوچار تھا کہ شاہ صاحب جو اوپر کے کمرے میں کسی کام سے گئے تھے باہر نکل آئے اور لڑکی کو دیکھتے ہی ان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور وہ ٹھٹھک کر رہ گئے لڑکی نے شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر نہایت بے تکلفی سے کہا۔

السلام علیکم شاہ صاحب، کہئے مزاج کیسے ہیں؟ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ آپ تشریف لائے ہیں اس لیے آپ سے ملاقات کو جی چاہا

خیریت تو ہے؟

میں حیرت و سراسیمہ کبھی نوجوان لڑکی کی جانب دیکھتا اور کبھی شاہ صاحب کی طرف۔ شاہ صاحب کے چہرے پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا۔ انہوں نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن الفاظ حلق میں اٹک کر رہ گئے پھر وہ سنبھل کر چند قدم آگے بڑھے اور پہلے باہر پہنچ گئے اور آہستہ سے پنجابی زبان میں کہا۔

"باجی آئے ہیں . . . . ."

اف ہو کے لیے خوف کی ایک ہلکی سی لہر میرے بدن میں دوڑ گئی۔ وہ میں کچھ گیا کہ یہ "باجی" کون ہیں جو آئے . . . . . تھوڑی دیر

پہلے شاہ صاحب نے مجھے جو داستان سنائی تھی وہ ابھی . . . . . بابا جی کے بارے میں تھی جو شاہ صاحب کی صاحبزادی کے جسم میں حلول کئے ہوئے تھے،

شاہ صاحب سے میرا تعارف ان کے ایک مرید کی معرفت ہوا تھا مرید میرے مکان کے زیریں حصے میں مقیم تھا شاہ صاحب کی شخصیت بھی عجیب و غریب تھی پچاس پچپن کا سن چہرہ سرخ و سپید اور اس پر زہد و اتقا کے آثار نمایاں، بھری بھری سپید بڑی داڑھی گفتگو نہایت سلجھی ہوئی بامعنی اور پُر آواز معلومات۔ مزاج سادہ اور نہایت خاکساری و فروتنی کے پیکر تھے میں نے اس سے پیشتر بے شمار پیروں کو دیکھا تھا اور ان پیروں کے بارے میں جو نفرت انگیز احساسات میرے دل میں تھے وہی احساسات میں نے شاہ صاحب کے بارے میں قائم کر لیے لیکن جب ان کو دیکھا اور ان سے بات چیت ہوئی تو مجھے یہ منفی خیال دل سے نکال دینا پڑا، پیری مریدی کے کاروبار سے شاہ صاحب سخت نفرت کا اظہار کرتے تھے شہر میں ان کی آمد بقول ان کے گاؤں کا رہنے والا تھا کوئی معقول انتظام نہ ہونے کے باعث انہیں مجبوراً اس کے ہاں ٹھہرنا پڑا۔

اپنی پریشانیوں کی وضاحت کرتے ہوئے شاہ صاحب نے بتایا تھا۔ کہ وہ کسی قابل ڈاکٹر کی تلاش میں ہیں جس سے وہ اپنی جواں سال بیٹی کے بارے میں مشورہ کر سکیں جو کسی پراسرار مرض میں مبتلا ہے شاہ صاحب نے بتایا کہ لڑکی کی عمر بیس بائیس کے لگ بھگ ہے وہ بالکل ان پڑھ ہے، اس کی زبان میں لکنت ہے لیکن

کچھ دن ادھر کی بات ہے کہ اس پر اچانک دورہ پڑا۔ اور کچھ دیر بے ہوش رہنے کے بعد جب وہ ہوش میں آئی۔ تو اس سے عجیب باتوں کا ظہور ہونے لگا۔ مثلاً اردو تعلیم سے وہ بالکل بے بہرہ ہے حتیٰ کہ پنجابی زبان بھی وہ اچھی طرح نہیں بول سکتی، لیکن اس پُراسرار حالت میں اس کی گفتگو کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر بڑے بڑے اہل زبان دنگ رہ جاتے ہیں لڑکی نے پردے کو خیرباد کہہ دیا اور مردوں کی محفلوں میں اٹھنے بیٹھنے لگی وہ ہر موضوع پر عالمانہ انداز میں بحث کرتی اور ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ اس کا لب و لہجہ بھی مردانہ ہوگیا وہ اپنا نام بھی مردانہ بتاتی ہے؛

چند روز تک اسی حالت میں رہنے کے بعد وہ اپنی سابقہ حالت میں لوٹ آئی لیکن اسے کچھ پتا نہ تھا کہ وہ گذشتہ دنوں میں کتنی بدل چکی تھی اس دن کے بعد سے لڑکی پر وقتاً فوقتاً دورے پڑنے لگے جن لوگوں نے اسے اس کیفیت میں دیکھا ہے ان کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ نیک روح یا جن کا اثر ہے جو لڑکی کے جسم پر مسلط ہے لوگ اسے ولی اللہ سمجھتے اور "باباجی" کے نام سے پکارتے ہیں شاہ صاحب نے میرے بارے میں سن لیا تھا کہ مجھے فن دست شناسی سے دلچسپی ہے اور محض تفریحاً لوگوں کے ہاتھ کو دیکھا تھا اس لیے وہ شام سے کچھ پہلے اپنی صاحبزادی کو میرے پاس ہاتھ دکھانے لائے تھے لڑکی دیہاتی وضع کا سفید برقعہ اوڑھے ہوئے تھی میں نے اس کے ہاتھوں کے نقوش کاغذ پر اتار لیے، کیونکہ خیال تھا کہ ان کا تفصیلی جائزہ لے کر ہی کوئی فیصلہ کرسکوں گا پرنٹس لینے کے دوران میری جو

گفتگو اس لڑکی سے ہوئی، اس سے شاہ صاحب کے بیان کی تصدیق ہوئی تھی کہ لڑکی نہایت سوجھ بوجھ کی مالک ہے اور ہکلا کر بولتی ہے جب لڑکی پیچھے چلی گئی اور شاہ صاحب بھی کسی کام سے کمرے میں چلے گئے تو میں نے ان نقوش کا مطالعہ شروع کیا۔ اور ابھی چند منٹ ہی گذرے تھے کہ وہی لڑکی نئے لباس اور نئی وضع قطع کے ساتھ "باباجی" کے روپ میں میرے سامنے آن دھمکی اور جب شاہ صاحب نے اسے دیکھا تو چپکے سے کہا کہ "باباجی" آگئے ہیں اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ وہی صورت حال درپیش ہے جس کے بارے میں وہ مجھے بتا چکے تھے،

"باباجی" نے شاہ صاحب کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ سن لیے اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور کہا آپ ٹھیک کہتے ہیں شاہ جی۔ میں آگیا ہوں"

یہ کہہ کر باباجی نے میری جانب دیکھا اور سنجیدہ لہجے میں فرمایا۔ "کہئے نجومی صاحب لڑکی کے ہاتھ کی لکیریں آپ نے ملاحظہ فرمائیں؟"

"جی ہاں۔ میں نے جواب دیا" ابھی ابھی ایک محترمہ برقعہ اوڑھے میرے پاس آئی تھیں، اور مجھے اپنے ہاتھوں کے نقوش دے گئی ہیں، کیا وہ خاتون آپ ہی تھیں؟"

باباجی کے لبوں پر ایک خفیف استہزا نمودار ہوا۔ [illegible] اس سے پہلے کہ میں آپ سے مزید گفتگو کروں، یہ [illegible] [illegible] [illegible] بہتر ہے کہ آپ کسی جنس لطیف سے مخاطب نہیں ہیں۔ [illegible] تو یہ

آپ کی ظاہری آنکھیں دیکھ رہی ہیں وہ ایک لڑکی ہی ہے لیکن یہ
محض نظر کا دھوکہ ہے آپ اس "شئے لطیف" کو اپنی ان بشری آنکھوں
سے نہیں دیکھ پائیں گے جو اس لڑکی کے جسم میں موجود ہیں۔ میرا نام عبجر
حیدر ہے اور میں قوم جنات میں سے ہوں اور اس لڑکی کے جسم پر قابض
ہوں۔ کیا آپ کو اس بارے میں کچھ شک ہے۔
"باباجی" نے یہ جملے ڈرامائی انداز میں کہے اس سے میرا دل لرز گیا۔
میں نے دیکھا کہ شاہ صاحب کے ہاتھ کانپ رہے تھے ہمارے قریب
ہی کھڑا ہوا خادم جو "باباجی" کی باتیں سن رہا تھا جنات کا لفظ سنتے ہی
ایسا حواس باختہ ہوا کہ الٹے قدموں بھاگ گیا۔ ادھر میری کیفیت
یہ تھی کہ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور پسینے کے قطرے
میری پیشانی پر نمودار ہو چکے تھے جسم کا ایک ایک رونگٹا کھڑا تھا۔
میں نے منہ ہی منہ میں قرآنی آیات کا ورد شروع کر دیا۔ "باباجی" چند
ثانیے تک میری جانب دیکھتے رہے شاید وہ میری حالت کا اندازہ
کر رہے تھے یکایک انہوں نے فرمایا آپ کچھ تلاوت کر رہے ہیں
یہ سن کر میں دنگ رہ گیا اور واقعی مجھے یقین ہو گیا کہ
اس لڑکی کے جسم پر کوئی فوق الفطرت قوت قابض ہے ورنہ دل
بات اس طرح بوجھ لینا انسان کا کام نہ تھا میں نے اعتراف کیا کہ جی ہاں
تلاوت کر رہا ہوں۔
یہ سن کر "باباجی" ہنسے اور کہا نجومی صاحب آپ کو شاید علم نہیں
کہ سورۃ والناس صرف شریر جنات پر اثر کرتی ہے اور میں ان جنات میں سے نہیں ہوں
جو شریر ہوتے ہیں۔ میں اصحاب خیر میں سے ہوں اور بحمد اللہ مسلمان

ہوں پس آپ مجھ سے خائف نہ ہوں۔
میرے ذہن کا دوسری بار حیرت انگیز اور درست مطالعہ مجھے
یہ یقین دلانے میں مزید موثر ثابت ہوا کہ میں واقعی سورۃ والناس
کی تلاوت کر رہا تھا تاہم باباجی کے الفاظ سن کر میری جان میں جان
آگئی اور اب میں نے یہی مناسب سمجھا کہ جراءت مندانہ طرز عمل اختیار
کیا جائے اور مزید افہام و تفہیم کی غرض سے کچھ سوالات کیے جائیں۔
میں نے کہا! اگر آپ اصحاب خیر میں سے ہیں اور مسلمان بھی، تو آپ
اس بے قصور اور معصوم لڑکی پر کیوں مسلط ہیں۔
اس میں ہماری خواہش اور رضا کو دخل نہیں، ہم کسی اور کے تابع ہیں
جواب ملا۔
وہ کون ہے جس کی متابعت آپ کر رہے ہیں؟ میرا اگلا سوال
تھا۔ "یہ ایک کائناتی راز ہے اور اس رب قدیر کے علم میں ہے جس
نے مجھے اور خلق کیا۔" باباجی نے نہایت عالمانہ مگر مبہم جواب دیا
چند لمحے تک ہم خاموش رہے پھر باباجی نے کہا۔ یہ تو بتائیے
کہ اس بارے میں آپ کا فن دست شناسی کیا کہتا ہے
"میں ابھی لڑکی کے ہاتھ کی لکیروں کا مطالعہ کر رہا ہوں اور
تفصیلی مطالعے کے بعد کچھ عرض کر سکوں گا۔ میں نے جواب دیا۔
ٹھیک ہے لیکن مجھے بتائیے کہ آپ یہ علم کہاں تک سچا ہے
"جناب اس علم کا انحصار بہت کچھ دست شناس کی اپنی
قابلیت فہم و فراست اور مسلسل ریاضت پر ہے ویسے ہاتھ
ایک ذریعہ ہے انسان کے فطری رجحانات، خواہشات

اور آرزؤں کے مطالعے اور ان کے امکانی نتائج کا۔

کیا آپ کو اس سے پہلے بھی کسی ایسی لڑکی کے ہاتھ کی لکیریں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے؟ باباجی نے پوچھا۔

" جی نہیں، میرے یہ ایک انوکھا تجربہ ہے میں نے جواب دیا۔ لیکن آپ کے نزدیک تو یہ سب کچھ ایک دلچسپی تھی۔ ایک پاگل پن تھا۔ آپ سے پہلے بھی بہت سے لوگوں نے اس لڑکی کو پاگل ہی سمجھا، سچ ہے کہ خاکی انسان ہر شئے کے بارے میں شک وشبہ کرتا ہے جس شئے کا اسے عینی مشاہدہ نہ ہو۔

پھر کچھ توقف کے بعد فرمایا " لیکن مسلمان کے نزدیک قرآن مجید سے بالاتر کون سی شہادت ہو سکتی ہے جو وہ جنات کے بارے میں بیان کرتا ہے۔

اس کے بعد باباجی حبار حیدر رحمن نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ جنات کی تخلیق و پیدائش اور اس کی اصلیت و ماہیت کے بارے میں تقریر فرمائی، گفتگو کی روانی کا یہ عالم تھا کہ فصاحت بلاغت بلائیں لے رہی تھی اتنی صاف شستہ اور پاکیزہ اردو بولی جا رہی تھی کہ میں عش عش کر اٹھا،

تقریر کے دوران میں جا بجا قرآنی آیات و احادیث رسول کے حوالے اور عربی و فارسی شعراء کے اشعار نگینے کی مانند جڑتے

چلے جا رہے تھے۔ ایک لڑکی کی زبان سے اردو زبان میں یہ کام کے بارے میں یہ پر از معلومات اور فصیح و بلیغ تقریر سن کر شائبہ شبہے کی وہ معمولی سی رمق جو میرے دل میں تھی، مطلق باقی نہ رہی، اب ادب و احترام سے سر جھکائے میں باباجی کی باتیں سن رہا تھا۔ اور شاہ جی بھی دست بستہ نظریں جھکائے ہوئے کھڑے تھے،

گفتگو کا یہ سلسلہ ابھی جاری تھا کہ شومئی قسمت سے مجھ سے ایک غلطی سرزد ہو گئی بات یوں ہوئی کہ جب میں " باباجی" سے محو تکلم تھا تو حقیقت خواہ کچھ بھی تھی میرے سامنے بہرحال ایک حسین نسوانی چہرہ تھا مجھے اعتراف ہے کہ یہ تقاضائے بشری کبھی کبھی میری نگاہیں بہک کر اس کے حسن و شباب کا جائزہ لینے لگتی تھیں یکایک "باباجی" نے مجھے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

" نگاہوں کو پہلے صاف کیجئے۔ اور پھر ان کی طرف دیکھئے، اچھا ہم جاتے ہیں پھر ملاقات ہوگی،

" باباجی" کے اس اعلان کے ساتھ ہی لڑکی چارو ناچار چت فرش پر گر پڑی اور لوٹ پوٹ ہو گئی، اور شاہ صاحب حواس باختہ ہو کر پانی کا گلاس لینے دوڑے، کچھ دیر کے بعد لڑکی ہوش میں آئی اور شاہ صاحب اسے سہارا دے کر مکان کی نچلی منزل پہ لے گئے جہاں ان کے سونے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اور آہ یہ پُر اسرار تماشا جب ختم ہوا۔ تو رات بھیگ چکی تھی غالباً
۲ بجے کا وقت تھا میری حالت یہ تھی کہ بھوک پیاس سب اڑ
گئی تھی میرا ملازم خوفزدہ ہو کر ایسا بھاگا کر چولہے پر ہنڈیا پکتی
ہوئی چھوڑ گیا اور سالن سب جل گیا، میں جب اپنے بستر پر لیٹا تو
نیند کا کوسوں پتہ نہ تھا بار بار اس لڑکی کی تصویر میرے سامنے آ
جاتی اور کانوں میں جبار رحید رحبن کی باتیں گونجنے لگتیں بلاشبہ
میں نے اس قسم کے واقعات پہلے بھی دیکھے اور سنے تھے لیکن ایسے
عالم فاضل اور مسلمان جن سے کبھی آمنا سامنا نہیں ہوا تھا پھر شاہ
صاحب کی بیان کردہ داستان کے الفاظ میرے ذہن میں تازہ ہونے
لگے اور میں ان واقعات کا عقلی تجزیہ کرنے کی کوشش کرنے لگا
انہی خیالات کے گرداب میں غوطے کھاتے میں نہ جانے کب
نیند کی آغوش میں پہنچ گیا ابھی سوئے ہوئے بمشکل دس پندرہ منٹ
ہی ہوئے ہوں گے کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے زلزلہ سا آ گیا ہے
ہر شے کانپ رہی ہے میں نے اپنے آپ کو زمین پر گرتے پایا۔ اور
چارپائی میرے اوپر سوار تھی۔ یہ حادثہ اتنا فوری پیش آیا کہ میرا
ذہن مفلوج ہو گیا، چاروں طرف مہیب سناٹا طاری تھا لیمپ میں
پہلے بجھا کر سویا تھا ہر طرف گھپ اندھیرا ہی اندھیرا۔ میرا اندازہ
تھا کہ رات کے تین بج رہے ہیں یکایک گلی میں سے کسی کتے کے بھونکنے
کی آواز آئی اور میں جیسے یکدم ہوش میں آ گیا مجھے فوراً باباجی کا

خیال آیا جنہوں نے میری چارپائی الٹ دی تھی بے شک یہ کام
جنوں کے سوا اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال آتے ہی دہشت
سے میرے بدن میں تھرتھری چھوٹ گئی، میں نے پوری قوت سے چارپائی
کو پرے پھینکا اور بے تحاشا دوڑتا ہوا گھر سے باہر نکل آیا۔ اور
سیدھا اپنے ایک دوست کے گھر پہنچا۔ اس کے دروازے پر
دستک دی رات کے اس غیر متوقع حالت میں جب میرے دوست
نے مجھے دروازے پر کھڑے پایا۔ تو حیرت کے آثار ان کے چہرے
پر نمودار ہوئے وہ مجھے اپنے کمرے میں لے گئے اور جلدی سے پانی کا
گلاس لے کر آئے پانی پی کر اوسان کچھ بحال ہوئے تو وہ سوالیہ نظروں
سے میری طرف دیکھنے لگے،

"ان سے جب اس واقعہ کا تفصیلاً ذکر کیا تو وہ چپ چاپ
سنتے رہے اور پھر کہنے لگے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے ہو
بہر حال اب یہیں آرام کرو صبح تمہارا قصہ اطمینان سے سنیں گے"

صبح ہونے میں دیر ہی کتنی رہ گئی تھی، جوں توں کر کے رات کا
پچھلا پہر ختم ہوا۔ اور صبح صادق کے وقت آنکھ تھوڑی دیر کے لیے
جھپکی ہی تھی کہ میرے دوست نے آ کر بیدار کر دیا۔

ناشتے کے بعد انہیں دوبارہ ساری داستان سنائی وہ نہایت
متعجب تھے بعد ازاں میرے ہمراہ میرے گھر تک گئے دستک دی تو
شاہ صاحب ہی دروازہ کھولنے آئے،

مجھے اتنی سویرے گلی میں پا کر حیرت سے پوچھنے لگے، آپ کہاں سے آ رہے ہیں۔ میں نے چارپائی اٹھنے کا واقعہ بیان کیا تو وہ خاموش ہو گئے پھر کہنے لگے، ایسا حادثہ میرے ساتھ بھی کئی مرتبہ ہو چکا ہے شاید باباجی آپ سے ناراض ہو گئے ہیں، میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا باباجی رات کو دوبارہ آئے تھے تو شاہ صاحب نے بتایا کہ انہیں اس بات کا کچھ علم نہیں، باباجی کے آنے جانے کا کوئی وقت معین نہیں،

میں نے شاہ صاحب سے کہا جب بھی باباجی تشریف لائیں تو مجھے بتا دیجئے میرے دوست ان سے ملنے کے خواہش مند ہیں شاہ صاحب نے وعدہ کر لیا، میں نہا دھو کر کپڑے پہن دفتر چلا گیا۔ جب میں واپس گھر آیا تو شاہ صاحب نے بتایا کہ باباجی آئے اور میں نے تمہاری خواہش کا ذکر کیا تھا لیکن انہوں نے یہ جواب دیا نجومی صاحب کا ایمان کمزور ہے اور وہ اپنے دوستوں سے میری غیبت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ بات سن کر میں پھر دانتوں میں انگلی داب کر رہ گیا،

"باباجی" کی یہ بات حرف بحرف درست تھی حقیقت یہ ہے کہ رات کے حیرت خیز واقعات کے باوجود دن بھر مجھ پر تشکک و گمان کے دورے پڑتے رہے تھے اور اس خدشے کا اظہار میں نے اپنے دوست سے بھی کیا تھا،

ایک روز میرے وہی دوست جن کے ہاں میں نے رات کو گھر سے بھاگ کر پناہ لی تھی تشریف فرما تھا، اور ہم دونوں "باباجی" کے مسئلے پر

سر جوڑے غور کر رہے تھے۔ ادھر ادھر کی باتوں کے بعد دفعتہً انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ "کیا تم نے لڑکی کے ہاتھ کی لکیروں کے مطالعے سے کچھ نتائج اخذ کیے ہیں،؟

ان کا یہ سوال سن کر میں یک لخت چونک پڑا اور ذہن کے آگے سے گویا ایک پردہ سا اٹھ گیا اور مجھے کچھ کچھ روشنی دکھائی دی واقعہ یہ تھا کہ میں نے اس حادثے میں پڑ کر ایسا بدحواس ہوا۔ کہ پامسٹری وامسٹری سب بھول چکا تھا ایک آدھ مرتبہ خیال بھی آیا کہ ان لکیروں کو دیکھوں مگر پھر سوچا کہ جن کی موجودگی میں جو نہ جانے کس عمر کا ہے میرے اس فن دست شناسی کی کیا حقیقت ہے اور ویسے بھی مجھ پر اس کا کا خوف دبدبہ بیٹھ چکا تھا، میں نے اپنے دوست کے سامنے اقرار کیا کہ لڑکی کے ہاتھوں کے نقوش میں ابھی تک اچھی طرح دیکھ نہیں پایا یہ سن کر میرے دوست کہنے لگے،

"تم عجیب آدمی ہو۔ تم نے اپنا اصل کام ترک کر دیا اور لایعنی باتوں کے تعاقب میں روانہ ہو گئے بندہ خدا ابھی میرے سامنے ان نقوش کا معائنہ کرو۔ اور دیکھو کہ وہ کیا بتاتے ہیں۔

ان کے اصرار پر میں بادل نخواستہ اٹھا اور میز کی دراز میں سے شاہ صاحب کی لڑکی کے ہاتھوں کے پرنٹس نکال لایا۔ اور نہایت توجہ اور غور سے انہیں دیکھنے لگا، مجھے یوں محسوس ہوا، جیسے ہاتھ کی ان لکیروں میں آہستہ آہستہ جان پڑ رہی ہے اور وہ مجھ سے مخاطب

ہیں ان لکیروں نے جو کچھ مجھ سے کہا وہ میرے لیے مزید حیرت کا باعث تھا لکیریں کہتی ہیں۔

• لڑکی کے والدین وفات پا چکے ہیں وہ مغویہ ہے۔ شادی شدہ ہے اس کے بطن سے اولاد بھی ہوئی ہے اسے طلاق ہوئی۔ بیرون ملک جا چکی ہے غیر معمولی ذہانت کی مالک ہے اور تعلیم یافتہ ہے اسے پُراسرار علوم حاصل کرنے کا شوق ہے فطرتاً عیش پسند اور ڈرامائی مفاد رکھتی ہے اسے کچھ خطرے درپیش ہیں ۔۔۔۔۔ کسی قتل و نقل کا معاملہ بھی ہے کوئی قانونی الجھن ۔۔۔۔۔ گرفتاری وغیرہ ،

میں نے لکیروں کی یہ باتیں جب اپنے دوست کو بتائیں تو وہ حیرت سے اچھل پڑے ، دوست مصر ہوئے کہ براہ راست بات شاہ صاحب سے کی جائے ، لیکن میں بضد تھا کہ لڑکی ہی سے علیحدگی میں بات ہو ، تو زیادہ مناسب ہے چنانچہ میں موقع کی تلاش میں لگا رہا۔ آخر ایک روز خوش قسمتی سے یہ موقع مل ہی گیا شاہ صاحب ایک ضروری کام سے اپنے گاؤں جا رہے تھے لڑکی کو وہ اپنے مرید کے گھر یعنی میرے مکان میں رہنے والے کرایہ دار کے ہاں چھوڑ گئے میں نے جرأت کی لڑکی کے ہاتھ کی لکیروں والا کاغذ اٹھایا اور اس کے کمرے میں داخل ہو گیا وہ ایک پلنگ پر بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی میرے قدموں کی آہٹ پا کر چونکی اور میری طرف حیرت سے دیکھنے لگی میں نے اس کی نظروں میں ابھرتے ہوئے خوف کی واضح علامت دیکھ لی ،

معاف کیجیے ، میں آپ کا ہاتھ ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں میں نے اسے کاغذ دکھایا ، تاکہ اسے اطمینان ہو جائے کہ یہ نقوش آپکے ہاتھوں ہی کے ہیں۔ اور بغیر اجازت اسکے دونوں ہاتھ باری باری دیکھے پھر اس کے ہاتھ چھوڑ کر اپنے لہجے میں ڈرامائی انداز پیدا کرتے ہوئے کہا کاش میں یہ ہاتھ اسی دن دیکھ لیتا ، لکیریں کتنی سچی ہیں ..... محترمہ آپ ایک زبردست خطرے میں ہیں میں نے صرف اتنا کہا اور کمرے سے باہر آ گیا اور ایک دوسرے کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھ گیا چند ہی منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور لڑکی داخل ہوئی ، اس کا خوبصورت چہرہ کسی انجانے خوف کے باعث زرد پڑ گیا تھا ، دبے قدموں چلتی ہوئی وہ میرے بالکل قریب آن کر کھڑی ہو گئی اور گھبرائی ہوئی آواز میں بولی ،

میرے ہاتھ میں کیا ہے ؟" وہی جو آپ کو معلوم ہے میں نے کہا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ...... میں .... اس نے ہکلا کر کچھ کہنا چاہا ، میرے لیے بس اتنا ہی اشارہ کافی تھا اب سارا خوف میرے دل سے نکل چکا تھا میں ترکش کا آخری تیر چلایا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں ،

• آپ مجھے کچھ بتانا" مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں ؟ میں نے جواب دیا کہ میں بتانا بھی چاہتا ہوں اور پوچھنا بھی ، —— بشرطیکہ تم دیانت اور جرأت کا ثبوت دیتے ہوئے سب حقیقت بیان کر دو — اس نے وعدہ کیا میں نے اس کے ہاتھ کی لکیروں سے جو نتائج اخذ کیے تھے وہ بتلانے لگا جب میں نے اسے بتایا کہ وہ قتل کے جرم کا ارتکاب بھی کر چکی ہے تو اس کا چہرہ سپید پڑ گیا اور ہونٹ خشک ہو گئے ، اس نے میری بیان کردہ سب باتوں

کا اقرار کیا اور بولی — آپ کا علم سچا ہے اس کے بعد انساں رو رو کر اپنی زندگی کے حالات تفصیل سے بیان کیے جن کا خلاصہ یہ ہے،

وہ دہلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئی اس کی عمر اس وقت چھبیس ستائیس برس ہے اس کے والدین بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے اسکی پرورش انہی شاہ صاحب نے کی جو رشتے میں اس کے چچا لگتے ہیں اور اب اسے اپنی بیٹی کہتے ہیں اس کی تعلیم میٹرک تک ہے سولہ سترہ برس کی عمر میں اسے ایک نوجوان ڈاکٹر سے محبت ہو گئی اور اس نے ڈاکٹر سے شاہ صاحب کی مرضی کے خلاف شادی کر لی ڈاکٹر کی پہلی بیوی موجود تھی جو ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی ڈاکٹر کی مرضی سے یہ لڑکی ڈاکٹر کے ساتھ مشرق وسطیٰ میں چلی گئی جہاں ان کا قیام چار پانچ برس رہا وطن واپس آئے تو اس کے تعلقات ڈاکٹر سے بھی کشیدہ ہو گئے اور اس نے ڈاکٹر سے طلاق لے لی، پیٹ بھرنے کے لیے اس نے دو برس تک ایک پرائیویٹ علمی ادارے میں لائبریری کی حیثیت سے کام کیا جہاں اسے بہت علمی ادبی اور مذہبی کتابیں پڑھنے کا موقع ملا اور اس طرح اس کا علم بڑھتا گیا،

اسے جنوں بھوتوں کی کہانیوں اور مسمریزم کے کمالات سے بڑی دلچسپی تھی اتفاق سے علمی ادارے کا مالک اس کو بُری نیت سے دیکھنے لگا اور وہ ملازمت چھوڑنے پر مجبور ہو گئی اب بے یار و مددگار تھی اس نے اپنے چچا کو ڈھونڈ نکالا — بابا جی کا پلاٹ شاہ صاحب کی اختراع ہے اور انہوں نے لڑکی کو اس کی خوب مشق کرائی دراصل شاہ صاحب پہلے ہی سے تعویذ گنڈے کا معمولی

کاروبار کرتے تھے،

حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک ذہین ترین خاتون تھی فن دست شناسی کے سولہ تجربے کے دوران میں یہ پہلا موقع تھا کہ ایسی خوبصورت اور ذہین عورت میرے مشاہدے میں آئی، میرے دل میں اس کی کہانی سن لینے کے بعد بھی ایک تقدس اور رعب کی کیفیت طاری رہی،

اس کی ذہانت اور علمی استعداد کی بے پناہ داد دینے کے بعد ایک مخلصانہ مشورہ اسے میں نے یہ دیا کہ اس ناپسندیدہ روش کو ترک کر کے کوئی آبرومندانہ طرز معاش اختیار کرے تو شاید ان خطروں سے محفوظ رہے جس کی گواہی اس کے ہاتھ کی لکیریں دے رہی تھی اس نے کہا کہ وہ خود اس دھندے سے تنگ آ چکی ہے لیکن شاہ صاحب کے بس میں ہے جونہی اسے موقع ملا وہ الگ ہو جائے گی،

میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آدھی رات کو میری چارپائی تم نے ہی الٹی تھی تو وہ ہنسی اور کہنے لگی — وہ حرکت شاہ صاحب کی تھی اس واقعہ کو بیتے ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا۔ اچانک ایک روز اخبار میں ایک خبر پر نظر پڑی واقعات یوں بیان کیے گئے تھے، کہ فلاں مقام پر مقامی پولیس نے ایک شاہ صاحب اور ان کی صاحبزادی کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے،

واقعہ یہ تھا کہ صاحبزادی نے اپنے اوپر ایک فرضی جن سوار تھا جس کے ذریعے اس نے ایک مال دار مرید سے بہت بڑی رقم اور

ہتھیا لیے اور بعد ازاں افشائے راز کے ڈر سے اپنے خاص دو تین مریدوں کی معرفت اسے ٹھکانے لگا دیا، میں سمجھ گیا کہ یہ وہی شاہ صاحب اور ان کی صاحبزادی "باباجی" ہیں اس کے بعد ان مجرموں پر کیا بیتی؟ اس کا علم مجھے نہ ہو سکا کیونکہ تھوڑے دن بعد ہی میں پاکستان سے باہر چلا گیا۔ اب بھی تنہائی کے لمحات میں جب مجھے اس خاتون کا خیال آتا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ قدرت نے اسے حسن و جمال کے علاوہ کتنی فیاضی سے ذہانت اور علم کا خزانہ عطا کیا تھا۔ لیکن اسے گندہ ماحول اور اچھی تربیت نہ ملنے کی وجہ سے وہ غلط راستے پر چل نکلی اور کون کہہ سکتا ہے کہ اب بھی ہمارے معاشرے میں ایسی کتنی ہی حورتیں اور شاہ صاحبان موجود ہیں جو شب و روز ایسے ہی کھیل کھیلنے میں معروف ہیں۔

کرنسی نوٹ اور سونا دوگنا کرنے والے

یہ جادوگر لالچی اور سادہ لوح انسانوں کو خوب لوٹتے ہیں اور ایک ہی حملہ میں گھر کا تمام اثاثہ نقدی اور زیورات اڑا کر لے جاتے ہیں یہ لوگ درویش بن کر کسی گاؤں یا قصبہ میں ڈیرہ جماتے ہیں اور چند روز اپنی زہد و ریاضت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھا کر اپنی طرف

راغب کر لیتے ہیں کسی سے بولتے کم ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں وہ بستی کے لوگوں میں بھانپ لیتے ہیں کہ کھاتا پیتا انسان کون سا ہے بس اسی کو نشانہ بنا لیتے ہیں کسی رات کے اندھیرے میں اس سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں بیٹا فقیر کی موج آ گئی ہے لاؤ تمہیں اپنے مرشد کی برکت سے مالا مال کر دیں۔ خدا کے کلام میں بڑی برکتیں ہیں بیٹا اس کلام کا منکر کافر ہے ہمیں مرشد نے ایک ایسا اسم اعظم بتایا ہے کہ اس کی برکت سے مال دوگنا ہو جاتا ہے اس قسم کی چکنی چپڑی باتوں سے اس کا دل بھرما لیتے ہیں اور جب وہ زیور اور نقدی لا کر پیش کرتا ہے تو نہایت پارسا بن کر کہتے ہیں نہیں بیٹا اس مال کو درویشوں نے ہاتھ نہیں لگانا۔

اسے رومال میں باندھ کر برتن میں ڈال لو۔ اور اوپر سے منہ باندھ دو۔ درویش اس پر اسم اعظم دم کر دے گا۔

یوں اس کو پھانس کر پھر ایک شب کو اپنے مخصوص طریقے سے زیورات وغیرہ اڑا کر نو دو گیارہ ہوتا ہے اور گھر والے جب برتن کا جائزہ لیتے ہیں تو نقدی اور زیورات ٹھیکریوں اور پتھر کا روپ دھار چکے ہوتے ہیں۔

راہ گیر لیٹرے

بعض لمبے لمبے بالوں والے اور عجیب و غریب گودڑیاں پہنے ہوئے خضر صورت درویش ہاتھوں میں تسبیح اور نگاہوں میں تقدس لیے جنگلوں اور شاہراہوں پر بعض راہروں کو مل جاتے ہیں اور لال پیلی آنکھیں نکال کر ایسے دو چار نعرے لگاتے ہیں کہ مسافر حیران رہ جاتا ہے یوں مبہوت کر کے اب عمل شروع کر دیتے ہیں۔

لو بیٹا، آج تمہاری قسمت کھل گئی ہے فقیر سے ملاقات ہو گئی لاؤ ایک پیسہ ..... اور جب مسافر ایک ساقر دیتا ہے تو اس پر پھونک مار کر لوٹا دیتے ہیں۔ ... لو بیٹا اسے اپنے پاس رکھو مال میں برکت ہو گی فقیر کا بول کبھی خالی نہیں جاتا جب مسافر روانہ ہوتا ہے تو پھر آواز دیتے ہیں بات سنو بیٹا ادھر دیکھو..... یہ کہہ کر مسافر کے سر یا مونچھوں کے بال پکڑ کر زور سے اللہ ھو کا نعرہ لگاتے ہیں، تو بالوں سے دودھ کے قطرے پھوٹ نکلتے ہیں اور مسافر حیران رہ جاتا ہے، اب درویش اپنے جلال میں آ کر کہتے ہیں لاؤ بیٹا جو کچھ تمہارے پاس ہے فقیر کے کھنڈرا سے میں ڈال دو آج تمہاری قسمت کھل گئی ہے

مسافر ایسا مبہوت ہو جاتا ہے کہ اس کے پلے جو کچھ ہوتا ہے نکال دیتا ہے بعض اوقات تو یہ سینکڑوں روپے بٹور لیتے ہیں اور کہتے جاؤ پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا، اور خود غائب ہو جاتے ہیں،

روحانی سیاہی بنانا

ایک روحانی سیاہی تیار کرنا جس سے کئی کام لیے جا سکتے ہیں اس سیاہی کے روحانی اثر سے کوسوں دور کی خبر ایک سیکنڈ میں دریافت کر سکیں گے مرے ہوئے عزیزوں سے ملاقات کر سکیں گے، ہر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج، گم شدہ اشیاء اور چور کی تلاش اسی ایک سیاہی کے ذریعہ ہو سکے گی ہر مذہب کا آدمی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے سیاہی فروخت بھی کی جا سکتی ہے،

ہینگ بقدر دانہ مکی، گوگل بقدر دانہ مکی سوڈ المرغ: نتی تیل مٹی البوند کاجل تیل سرسوں روغن زیتون حسب ضرورت تمام اشیاء کو کھرل کر کے شیشی میں رکھیں وضو کر کے پاک جگہ پر اول آخر درود شریف بدعائے نیت گیارہ بار پڑھ کر دم کر لیں بعدہ آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر ۔ بار پڑھ کر دم کریں پڑھتے وقت منہ مغرب کی جانب ہو معمول کے دائیں انگوٹھے کے ناخن پر لگا کر اسے غور سے دیکھنے کی تاکید کریں، پھر عرصہ

بعد معمول کہے کہ دروازہ کھول دو، جب دروازہ کھل جائے تو معمول تاکروب کو جگہ صاف کرنیکا حکم دے پھر بہشتی کو پانی چھڑکنے کا حکم دیں،

اس کے بعد اسی طرح دربار لا بچھوائیں اس پر تخت شاہی اور کرسیاں کھونے کے لیے کہیں، جب تمام انتظام ہو جائے تو شاہ جنات بمعہ امراء وزراء بلوا کر بعد سلام بجالانے کے بادشاہ کو تخت پر بیٹھنے اور امراء کو کرسیوں پر بیٹھنے کے لیے کہیں۔ اب اس دربار شاہی کے ذریعہ ہر سوال کا جواب ملے گا اگر معمولی ان پڑھ ہے تو جواب اشارہ سے حاصل کریں اگر معمول پڑھا ہوا ہے، تو اس کے ذریعہ بادشاہ سے کہیں کہ تم نے چند سوالات کا جواب حاصل کرنا ہے براہ مہربانی لکھنے کے لیے بلیک بورڈ مہیا کر لیجئے فوراً خادم بورڈ مہیا کر دیں گے،

بادشاہ سے سوال کریں اور جواب بورڈ پر لکھوائیں معمول پڑھ کر بتا دے گا ہر روح کو ملا کر بھی جواب لیا جا سکتا ہے جب سب کام ہو چکے تو بادشاہ کو رخصت کر دیں آسمان پر ابر کی صورت میں تیز زوال کے وقت گل منع ہے کچھ نظر نہ آئے گا،   (ختم شد)

منگوانے کا پتہ

حمید بک ڈپو اردو بازار لاہور